اطلبوا العلم ولو كان بالصين
LYTTON LIBRARY
MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH.
Class No. ۳۳۲۶۹۵۴۲
Book No. ب ۲۳ ا ب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اِمدادِ باہمی

اور

برہما

جسے

پنجاب کواپریٹو یونین لاہور نے شائع کیا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U 1403

دیباچہ

امداد باہمی اور برہما

یہ مختصر سی کتاب جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں، امداد باہمی کے ایک ممتاز
رہبر و عالم مسٹر ہربٹو کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں اس عالمگیر تحریک کے
ابتدائی امور کو نہایت آسان پیرائے میں واضح کیا گیا ہے۔ اگرچہ فاضل
مصنف نے متذکرہ اوراق میں برہما کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس لحاظ سے
اس کا تعلق صرف ایک خاص ملک سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پڑھنے والے
پر صاف واضح ہو جائیگا کہ مقامی امور کو چھوڑ کر باقی کی ساری کتاب کا
تعلق ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ سے ہے۔ سب سے نمایاں خصوصیت
اس نسخہ کی یہ ہے۔ کہ اس میں امداد باہمی کی تعریف۔ تاریخ۔ اغراض و
مقاصد۔ نظام عمل۔ ذمہ داری۔ قرضہ۔ امانت۔ سوسائٹی۔ اجلاس
عام۔ کمیٹی۔ یونین۔ سنٹرل بنک۔ بنک ہائے انفکاک۔ ادائیات وغیرہ
چیزوں کی حقیقت اور اصلیت سوال و جواب کے پیرایہ میں سمجھائی گئی
ہے۔ ان امور کے علاوہ تحریک امداد باہمی کے اولین پیشوا اول رفائزن
شلزے ڈلچ اور لوزیٹی وغیرہ کی مختصر سوانح عمریاں بھی بیان کی گئی ہیں
نیز انہوں نے اپنی تجویز کردہ سوسائٹیوں کیلئے جو ممتاز اصول وضع

فرمائے۔ ان کی کیفیت بھی سلجھے ہوئے انداز میں بیان کی گئی ہے۔ جو حضرات اس تحریک کے بنیادی اصولوں سے آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ ان کیلئے اس کا مطالعہ بے حد فائدہ رکھتا ہے۔

تعلیم اور امداد باہمی

جب سے اس تحریک کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسی وقت سے یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ کہ اس کی کامیابی کا دارومدار زیادہ تر اس امر پر ہے۔ کہ ان اُنھوں کے ممبران امداد باہمی کے اصول سیکھ جائیں۔ تعلیم پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ شاہی کمیشن تحقیقات زراعت نے بھی جس کے ایک رکن پنجاب میں اس تحریک کے روح رواں صاحب ایچ کیلورٹ فنانشل کمشنر لاہور بھی ہیں۔ اس حقیقت پر اپنی رپورٹ میں کئی ایک مرتبہ خاص زور دیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے۔ کہ عامۃ الناس کو امداد باہمی کی تعلیم دی جائے۔ "تعلیم" عربی زبان کا ایک لفظ ہے اسکے معنی ہیں کسی چیز کو جاننا۔ "علم" کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔ لیکن سب سے بہتر تعریف یہ ہے۔ کہ جس چیز سے انسان اپنے آپ کو اپنی قوتوں۔ اپنی خوبیوں کو جان جائے۔ اس وصف کا نام علم ہے۔ گویا تعلیم کا فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنی چھپی ہوئی استعدادوں اور اپنی خداداد قوتوں کو جان جائے۔ اور ان سے کام لینے۔ فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائے۔ تعلیم کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ کسی چیز کو آہستہ آہستہ منزل بہ منزل جاننا۔ جیسے بھی اگر غور کیا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ واقعی تعلیم کا فائدہ یہی ہونا چاہیئے کہ انسان اپنی قوتوں سے صحیح فائدہ اٹھانے کے قابل بن جائے۔

امداد باہمی کا مقصد

امداد باہمی کی تحریک کھلے اور واضح طریق پر یہ سمجھانا چاہتی ہے۔ کہ انسان مدد ذاتی اور امداد باہمی کے ذریعہ اپنی ہر ایک ضرورت کو پورا کرسکتا اور اپنی ہر تکلیف کو دور کرسکتا ہے۔ کسی کام کی ابتدا کرنے سے پیشتر اگر اس کی کامیابی کا یقین نہ ہو۔ قوی امید نہ ہو تو انسان مشکل سے اس کو شروع کرتا ہے۔ اعلیٰ درجے کا عالم سائینسدان بھی جب تک کوئی امید سامنے نہیں رکھ لیتا۔ اس وقت تک کسی تحقیق کا بیڑا نہیں اُٹھاتا۔ محض یہ یقین ہی کہ سمندر میں موتی ہیں۔ انسانوں کو مجبور کر دیتا ہے۔ کہ گہرے پانی میں چھلانگ مارنے سے پرہیز نہ کریں۔ سیدھا سادہ بھولا بھالا قدرت کا نیک دل اور صاف دل سپوت کسان بھی زمین میں بیج ڈالنے اور ہل چلانے سے پیشتر یہ امید اپنے دل میں قائم کرلیتا ہے۔ کہ اسکی فصل ہری بھری ہوگی۔ مال فروخت ہوگا۔ نفع حاصل ہوگا اس سے اُسے روپیہ میسر آئیگا۔ جس سے اسکی ضروریات پوری ہوسکیں گی مختصر یہ کہ داناؤں کا یہ قول بالکل راست ہے کہ

دنیا بہ امید قائم است

یعنی دنیا کا سارا سلسلہ امید پر قائم ہے۔ امید ایک بنیادی اینٹ ہے۔ جس پر جہان کی عمارت کھڑی ہے۔ اس ایک اینٹ کے نہ ہونے سے عمارت کا نقشہ بگڑ سکتا ہے۔ امداد باہمی اس امید کو روشن کرتی یا یوسیوں کو مٹاتی اور بتاتی ہے کہ انسان اپنی قسمت کا معمار خود ہے۔ خدا انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ ان مختصر سے الفاظ پر غور کرنیوالا

خود بخود سمجھ سکتا ہے کہ "امداد باہمی" اپنی ذات میں ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ "امداد باہمی" کی کسی ایک انجمن کا ممبر بن کر لوگوں کو لکھنا پڑھنا آ جاتا ہے۔ یا یہ کہ امداد باہمی کی سوسائٹی کوئی مدرسہ کالج یا یونیورسٹی ہے۔ میرا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر تعلیم کے ٹھیٹھ مفہوم کو مدنظر رکھا جائے۔ اور اسکے واقعی معانی پر غور کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ "امداد باہمی" اپنی ذات میں خود ایک تعلیم ہے۔ ایک شخص کسی اقتصادی مصیبت میں مبتلا ہے۔ اسے "امداد باہمی" کا پیغام سننے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ جب اس کا دل مان لیتا ہے۔ کہ سوسائٹی کا ممبر بن کر اسے اپنی حالت سنوارنے کا موقع حاصل ہو سکتا ہے تو وہ پورے دل سے پورے یقین کے ساتھ انجمن میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ فعل ایک اعلیٰ درجہ کی مدد ذاتی ہے۔ جونہی اس کا نام ممبران کی فہرست میں درج ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ سوسائٹی کی مدد کرے۔ سوسائٹی اسکی مدد کرتی ہے سوسائٹی اس کی اپنی ہے۔ گویا ممبر سب کی مدد کرتا ہے اور سب اسکی مدد کرتے ہیں۔ اسے شاعر نے بدیں الفاظ ظاہر کیا ہے ؎

میں سب کے کام آؤں سب میرے کام آئیں
اک فرض آدمیت امداد باہمی ہے

مختصر یہ کہ اس ممبر کو دیکھنے کا نفع ملتا ہے۔ کہ کس طرح اسکی اپنی قوتیں۔ اپنی طاقتیں اس کے اپنے کام آ رہی ہیں۔ گویا یہ عملی تعلیم ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے۔ کہ تعلیم کی غایت ہے۔ کتابیں پڑھ کر بھی اس سے زیادہ قابلیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کہ انسان ان خزانوں کو نکال جائے۔ جو اس کے اپنے دل اور دماغ میں چھپے ہوئے ہیں۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ

جو شخص لکھنے پڑھنے پر قادر ہو۔ پڑھا لکھا ہو۔ تعلیم یافتہ ہو۔ اسے زیادہ بہتر طریق پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "امداد باہمی" کے رشتے میں کس قدر حیرت انگیز قدرت موجود ہے۔

پنجاب کواپریٹو یونین

پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے "امداد باہمی" کی خوبیاں اور اثروں کو ہندوستان میں سب سے پہلے سمجھا۔ اور اس پر خوب عمل کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس میں آج ۲۰ ہزار سے زیادہ سوسائیٹیاں قائم ہیں۔ پنجاب میں "امداد باہمی" کی تعلیم پر ہمیشہ ہی زور دیا گیا ہے۔ پنجاب کی غیر سرکاری اور واحد مرکزی جمعیت امداد باہمی یعنی پنجاب کواپریٹو یونین نے سب سے بڑا مقصد امداد باہمی کی تعلیم کو قرار دیا ہے۔ یونین سب انسپکڑوں کی تعلیم کا انتظام کرتی ہے۔ انسپکڑوں کو تعلیم میں مدد دیتی ہے۔ سب انسپکڑات کو امداد باہمی کی تعلیم سے بہرہ ور کرتی ہے۔ انجمنوں کے سیکرٹریوں کو تعلیم دیتی ہے۔ اسکی ان سرگرمیوں کی سارے ہندوستان میں دھاک ہے اور ہر صوبے کے رہبر پنجاب آتے اور یونین کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر بے حد داد دیتے اور اپنے ہاں اس کے پروگرام کو رائج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں یونین نے یہ بھی ارادہ کیا کہ عمدہ اور مفید کتابوں کا ترجمہ کرایا جائے۔ انہیں شائع کیا جائے۔ اور اس طریق سے امداد باہمی کی تعلیم کو

وسیع کیا جائے ۔ چنانچہ کتاب امداد باہمی اور برہما اس کوشش کا ایک کرشمہ ہے ؛

یونین نے ان کتابوں کے ترجمے ۔ لکھائی وغیرہ پر معقول رقم خرچ کی ہے ۔ یونین نے عام اشاعت اور عام نفع کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کتابوں کی صرف واجبی قیمت مقرر کی ہے ۔ ضرورت ہے کہ پنجاب کے تمام حامیانِ امداد باہمی خاص طور پر ان کتابوں کی اشاعت میں حصہ لیں ہندوستان کے دیگر صوبوں میں بھی ان کتابوں کا مطالعہ بے حد فائدہ کا موجب ہو سکتا ہے ۔ اسلئے ہر ایک حامی امداد باہمی کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے ۔ کہ ان کتابوں کی اشاعت اور خریدمیں یونین کا ہاتھ بٹائے ۔

(ایڈیٹر)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	پہلا باب (اغراض و مقاصد)	۹
۲	دوسرا باب (سرمایۂ دیانت)	۲۸
۳	تیسرا باب (ذمہ داری)	۳۴
۴	چوتھا باب (ساکھ (کریڈٹ))	۴۳
۵	پانچواں باب (ادائیگی قرضہ)	۵۶
۶	چھٹا باب (ممبری)	۶۸
۷	ساتواں باب (نظام جمہوری)	۷۶
۸	آٹھواں باب (سرمایہ محفوظ)	۹۳
۹	نواں باب (یونین ہائے امداد باہمی)	۱۰۴
۱۰	دسواں باب (سنٹرل کوآپریٹو بنک) (مرکزی انجمن)	۱۱۱
۱۱	گیارھواں باب (بنک ہائے امداد باہمی انفکاک اراضیات)	۱۲۵
۱۲	بارھواں باب (انجمن ہائے امداد باہمی کس طرح قائم کرنی چاہئیں)	۱۳۵
۱۳	ضمیمہ اوّل (لیکوئیڈیشن، شخصی قرضہ کا علمبردار)	۱۵۲

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۴	شُلزے (قصباتی امداد باہمی کا علمبردار)	۱۵۷
۱۵	لیوگی لوزیٹی - اطالوی بنک ہائے عوام کا بانی	۱۶۱
۱۶	امداد باہمی اور حکومت	۱۶۸
۱۷	ضمیمہ سوم	۱۷۲
۱۸	فہرست ممبران درخواست دہندگان	۱۷۳

رسالہ کوآپریشن

پنجاب کوآپریٹو یونین لاہور تحریک امداد باہمی کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کیلئے ایک ماہواری رسالہ بنام "کوآپریشن" لاہور شائع کرتی ہے۔ "کوآپریشن" پنجاب کا سب سے زیادہ چھپنے والا رسالہ ہے۔ یہ رسالہ تحریک امداد باہمی کا آئینہ ہے۔ یہ رسالہ اقتصادیات کا بہترین درس دیتا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے ہر گوشے میں پہنچتا ہے۔ اس کا حجم ۵۲ صفحے۔ اور رسالانہ چندہ تین روپیہ ہے۔ پنجاب کے ہر پڑھے لکھے بھائی کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ اور اشتہار دینے والوں اور کتابوں پر ریویو کرانے والوں کو اس کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (مینیجر کوآپریشن)

امداد باہمی اور ملک بر پنجاب

پہلا باب

اغراض و مقاصد

۱ ۔ امداد باہمی کے معنی بتاؤ ؟

امداد باہمی کے لغوی معنی اکٹھے مل کر یا جمع ہو کر کام کرنا ہے ۔
... مطلوبہ اصطلاح میں اس کا مفہوم چند اشخاص کا عام مشترکہ اقتصادی مفاد کی خاطر باہم مل جل کر کام کرنا ہے ۔

۲ ۔ ان چند اقتصادی اغراض کا ذکر کرو ۔ جن کے حصول کیلئے لوگوں نے انجمنیں قائم کر رکھی ہیں ؟

ایسے بہت سے اغراض ہیں ۔ جن کو حاصل کرنے کی خاطر لوگوں نے انجمنیں بنائی ہوئی ہیں ۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

۱ ۔ قرضہ حاصل کرنے کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ)

۲ ۔ فروخت پیداوار کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی پیداوار یا فروخت)

۳ ۔ سامان کی خرید اور فروخت کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی بہم رسانی یا تقسیم

۴ ۔ تعلیہ ران مویشیوں کے بیمہ کیلئے (انجمن ہائے امداد باہمی بیمہ مویشیان)

۵ ۔ تعمیر مکانات کے لئے (انجمن ہائے امداد باہمی تعمیر مکانات)

۳ ۔ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کی ابتدا کا مختصر سا حال بیان کرو ؟

آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے وسط یورپ کے ایک نہایت قابل ۔

ہمدرد خلائق اور پُرجوش انسان ریفائزن نامی نے عوام الناس کی قابلِ رحم حالت کا بہ نظر غور ملاحظہ کیا جو اس تباہی اور بربادی کے علاوہ جو قحط کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی، ساہوکاروں کے پنجۂ ظلم میں بھی گرفتار تھے۔ جو ان سے ظالمانہ اور تباہ کن سود وصول کر رہے تھے۔ اسے ان مصیبت زدگان کو آزاد کرنے کیلئے ایک خیال سوجھا۔ یہ خیال امداد باہمی کا تھا۔ جو اس عیسائی ہمدرد بنی نوع انسان کے دل میں پیدا ہُوا۔ اور جس کی بنیاد اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر رکھی گئی۔ اس شخص نے اپنا یہ خیال دوسرے لوگوں کو واضح طور پر سمجھایا۔ ان میں سے کچھ لوگ جنہوں نے اس خیال کو بہ نظر پسندیدگی دیکھا اور جو اسے عملی جامہ پہنانے پر تیار تھے۔ آپس میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے پہلی انجمن امداد باہمی قرضہ کی بنیاد ڈالی۔ اس خیال کو جب عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس نے مثل جادو کے اپنا اثر دکھایا۔ جو اگرچہ فوری نہ تھا مگر پھر بھی اس نے چند سال کے عرصہ کے اندر اندر ان باہم مل جُل کر کام کرنے والوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو بہت حد تک سدھار دیا۔

قریباً انہی ایام میں ایک شخص شُلز نامی نے اپنے طور پر اسی قسم کی انجمن ہائے امداد باہمی یا بنک شہروں میں پیشہ وروں اور کاروباری آدمیوں کیلئے بنانے شروع کئے۔ انہوں نے بھی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو سُدھارنے میں ویسے ہی اچھے نتائج پیدا کئے۔

لوزیٹی ایک اطالوی وزیر اعظم نے شُلز کے طریقہ ہائے کار کو قبول کیا۔ اور ان میں قدرے تغیر و تبدل کیا۔ جرمنی میں دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ ریفائزن اور لوزیٹی کے طریقوں پر چلنے لگیں۔

۴ — انجمن امداد باہمی قرضہ کیا چیز ہے؟

انجمن امداد باہمی قرضہ ایک ایسی انجمن ہے۔ جو دیانت دار۔ نیک اخلاق۔ کم استطاعت اور مزدوری پیشہ لوگوں کے اقتصادی مفاد کی خاطر بنائی جاتی ہے۔ جس کا سارا انتظام ممبران کے اپنے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ ہر ایک ممبر کو کم از کم ایک حصہ ضرور خریدنا پڑتا ہے۔ جسے وہ قسطوں کی صورت میں ادا کرتا ہے۔ اس طرح حصص بذریعہ اقساط ادا کرنے سے ممبروں کو کفایت شعاری کا عادی بنایا جاتا ہے۔ نیز ان کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بچت کا روپیہ بطور امانت ان انجمنوں میں (جوان کیلئے روپیہ جمع کرنے کا محفوظ انتظام ہوتی ہیں) جمع کرائیں۔ پوری احتیاط اور تحقیق کے بعد ممبروں کو واپسی کی آسان شرائط اور ساہوکاروں سے مقابلتہً ارزاں سود پر مفید اور ضروری اغراض کے واسطے قرضہ جات دیئے جاتے ہیں۔ اور ناجائز طریق استعمال کو روکنے کے لئے قرضہ جات کے استعمال کی نگرانی کی جاتی ہے۔ خلاصہ مقصد یہ کہ انجمن امداد باہمی قرضہ ایک ایسی انجمن ہے۔ جو دیہاتیوں کیلئے قرضہ جات کی بہم رسانی کا انتظام کرتی ہے۔

۵۔ دیہاتیوں کے لئے تنظیم قرضہ کی ضرورت واضح کرو۔ اور بتاؤ کہ اس تنظیم کے ذرائع کیا ہیں؟

دیہات میں قرضہ دینے کا کام چند افراد کرتے ہیں۔ جن کا حساب کتاب رکھنے کا کوئی باضابطہ طریقہ نہیں ہوتا اور وہ شرح سود کسی منصفانہ اصول کی بنا پر مقرر نہیں کرتے۔ وہ مقروض کی ضرورت کو دیکھتے ہیں۔ جسے جس قدر زیادہ ضرورت ہوتی ہے اُسے اسی قدر زیادہ شرح سود پر قرضہ دیتے ہیں۔ اور قرضہ کی واپسی کیلئے حیلے وحجتیں تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ اکثر اوقات مقروض کے حق میں تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ دیہات میں لین

دین کے مروجہ دستور کے باعث جو نقصانات مقروض کو پہنچتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک وہ ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ دیہات میں کاروبار کی حالت بدیہی طور پر قابل اطمینان نہیں ہے اسکو مفید بنانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ کہ ساہوکاروں کی بجائے جو اس کام کو شخصی اور انفرادی حیثیت سے کرتے ہیں یہ کاروبار جماعتیں سرانجام دیں اور وہ ایسے باقاعدہ اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ جن پر زمانۂ حال کے بنکر عمل کر رہے ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ داد وستد کا یہ طریقہ امداد باہمی کے اصولوں کے مطابق کیا جاوے۔ تاکہ غریب لوگ بھی جنکی خاطر یہ طریق رائج کیا گیا ہے۔ فائدہ اٹھا سکیں۔

۲- کیا انجمن ہائے امداد باہمی دیسی انجمنیں کہلا سکتی ہیں اور یہ کہ کیا یہ انجمنیں مایوس کن قرضہ جات سے نجات دلا سکتی اور اخلاقی پستی کو دور کر سکتی ہیں؟

ہاں! یہ انجمنیں دیسی کہلا سکتی ہیں۔ لیکن اسوقت جبکہ اس کے ممبروں کے دلوں میں امداد باہمی کا نصب العین جڑ پکڑ جائے۔ اور وہ اسے عملی جامہ پہنانے پر قادر ہو جائیں۔ امداد باہمی اقتصادی اور اخلاقی بیماریوں کیلئے ایک یقینی شفا بخش اور قابل اعتبار نسخہ کی مانند ہے۔ یورپ اور دیگر ممالک میں اسکی آزمائش کی گئی ہے اور یہ نسخہ مؤثر اور کارگر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے طفیل پستی کی انتہائی گہرائی میں گرے ہوئے اشخاص کو بھی ابھرنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے۔ یہ مجرب نسخہ برہما میں بھی یقیناً دیہی صحت عطا کر سکتا ہے۔ اور مایوس مقروضوں کو بھی قرضہ کی آفت سے نجات بخش سکتا ہے۔ دیہات میں امداد باہمی کے پیغام کی تبلیغ دیہاتیوں کو ایک مشہور نسخہ بتانے کی مانند ہے۔

اس دوائی کے اجزا اہل دیہات کو آسانی سے میسر آسکتے ہیں۔ دیہاتی خود بخود ہی اس دوائی کو تیار کر لینگے اور اپنی متعدد بیماریوں مثلاً مایوس کن مقروضیت

اور اخلاقی تنزل کے علاج کیلئے استعمال کرینگے۔ اگر دوائی میں مناسب اجزا ہوں۔ تو یہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگی۔ تندرست لوگ بھی اس دوائی کو حفظ ماتقدم اور مقویات کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

۷۔ سرکار عالیہ نے تحریک امداد باہمی بر ہمایں کیوں جاری فرمائی؟

چند ایک مفلس جماعتیں یعنی کاشتکاران کچھ اپنی عاقبت نااندیشی اور کچھ تباہ کن اور غاصبانہ شرح سود کی وجہ سے جو ان سے ساہوکار لیتے تھے۔ از حد مقروض ہوگئے تھے۔ ان کی مایوس کن حالت اور مقروضیت کے علاج کی تلاش کی کوشش میں یہ مناسب خیال کیا گیا۔ کہ وہ علاج جو وسط یورپ میں مؤثر ثابت ہوا ہے۔ یہاں بھی آزمایا جاوے۔ گیارہ سال سے زاید عرصہ ہوا۔ کہ امداد باہمی کے خیال کی اشاعت کیگئی۔ اور اسکو عملی جامہ پہنایا گیا نتائج نے اس کوشش کو بار آور ثابت کیا۔ جن لوگوں نے بر ہمایں امداد باہمی پر عمل کیا ہے۔ ان کی اقتصادی اور اخلاقی حالتوں میں ترقی ہوئی ہے۔

۸۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے چند ایک اغراض و مقاصد بیان کرو؟

وہ مندرجہ ذیل اغراض کیلئے قائم کی گئی ہیں۔

۱۔ ممبران کو اس قابل بنانے کیلئے کہ وہ منفعت بخش اغراض کے لئے جس کی انہیں درحقیقت ضرورت ہے آسان شرایط واپسی اور مقابلۃً سستی شرح سود پر قرضہ جات حاصل کر سکیں اور اس طرح ممبران کو پرانے قرضہ جات کی ادائیگی اور معقول سرمایہ جمع کرنے میں مدد دیں۔

۲۔ ممبران کو کفایت شعاری سکھلانے اور لین دین کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے۔

یہ ہیں ان انجمنوں کے خاص اغراض و مقاصد جن سے حسب ذیل نتائج

از خود مرتب ہوتے ہیں۔

۳۔ ممبران اپنے باہمی مشترکہ مفاد کے لئے متحد ہو جاتے ہیں۔

۴۔ ممبران کا رشتۂ اخلاق مدد ذاتی اور اپنے آپ پر بھروسہ کرنے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور گاؤں کی اخلاقی حالت میں ترقی ہو جاتی ہے۔

۵۔ ممبران میں ہمدردی بنی نوع انسان نشو و نما پاتی ہے۔ اور عوام الناس میں صحیح رائے کے اظہار کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ ممبران اپنے گاؤں۔ ملک اور اہل ملک کی ترقی کیلئے مدد کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ الغرض انجمن ہائے امداد باہمی مستقل اور تسلی بخش جمہوریت کی منزل تک پہنچنے کے لئے نزدیک ترین اور محفوظ ترین راستہ کی ہدایت کرتے ہیں۔

۹۔ بیان کرو کہ ایک دیہاتی انجمن امداد باہمی قرضہ کس طرح بتدریج اپنے مقاصد حاصل کرتی ہے؟

دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ زیادہ تر غریب مزدوری پیشہ جماعتوں میں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن بعض صورتوں میں متمول اور ہمدرد خلائق انسان بھی اپنے غریب ہمسایوں کی مدد کی غرض سے شامل ہو جاتے ہیں۔ غربا عموماً اس خیال سے شامل ہوتے ہیں۔ کہ وہ قرضہ جات آسان شرائط اور سستی شرح سود پر حاصل کر سکینگے۔

ہر ایک ممبر کو بوقت شمولیت خواہ وہ کتنا ہی غریب ہو حصص لینے لازمی ہوتے ہیں۔ لوریڈی طرز کی انجمن میں زر حصص دس سالانہ اقساط میں ادا کرنا پڑتا ہے اس طرح لسے ہر سال یہ رقم پس انداز کرنی پڑتی ہے اور دس سال کے اختتام پر ایک معقول رقم اس کے حساب میں جمع ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس فالتو روپیہ ہو انہیں روپیہ بنک میں جمع کرانے کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں

اس اقتصادی فائدے کے علاوہ دوسرے فائدے کچھ کم نہیں ہیں۔ مثلاً . . . . انجمن کے اجلاس میں وقتاً فوقتاً حاضر ہونے سے ایک ممبر متعلقہ بحث ومباحثہ میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنے مشترکہ مفاد کے لئے کام کرنا سیکھ لیتا ہے۔ اور اس طرح سے اس میں روح اتحاد نشوونما پاتی ہے۔

چونکہ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کے ہر ایک ممبر کی تمام جائداد انجمن کے قرضہ کیلئے کفیل ہوتی ہے۔ لہذا باہمی ضبط اور نگرانی کی جاتی ہے اور چونکہ ہر ایک ممبر پیشتر کی نسبت زیادہ اعلیٰ اور مفید زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلئے وہ بہت ترقی کر جاتے ہیں۔ نیز وہ اپنے ساتھیوں کے جذبات کی پاسداری کا سبق سیکھ جاتے ہیں۔

چونکہ ہر ممبر دوسرے ممبران کے کام کاج پر متواتر گہری نظر رکھتا ہے اسلئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کمزوروں کو بھی انتہائی کوشش کرکے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر رکھنا پڑتا ہے۔ اس طریق سے تمام انجمن کا رشتہ ومعیار اخلاق مضبوط تر اور بلند تر ہو جاتا ہے۔ جوں جوں انجمنیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ممبران اپنی توجہ دیگر ضروری امور کی طرف مبذول کرتے ہیں۔ وہ دیہاتی بھائیوں کی تعلیم مدرسوں اور سکولوں کی مالی امداد اور گاؤں کے ذرائع آمدورفت کو ترقی دینے سڑکوں کو پختہ کرنے حفظانِ صحت کی بہتری۔ بیجوں اور طریقہائے کاشتکاری کو ترقی دینے۔ بند بنوانے۔ ترقی حیثیت اراضی اور انجمن ہائے خرید و فروخت میں دلچسپی لینا شروع کر دیتے ہیں۔ الغرض دیہاتی زندگی میں بیداری کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اہل دہ آہستہ آہستہ اپنے آپ میں ہمدردی بنی نوع انسان اور اپنے اغراض ومقاصد کو خود سرانجام دینے کی قوت پیدا

کر لیتے ہیں۔ صحیح تعلیم سے جو امداد باہمی کی کاروباری جانب سے پیدا ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ صحیح دیہاتی رائے عامہ نشوونما پاتی ہے۔

١٠۔ کیا ممبران کی اخلاقی ترقی کے بغیر حقیقی امداد باہمی کی روح پیدا ہوسکتی ہے؟

جس امداد باہمی سے ممبران کے اخلاق میں ترقی نہ ہو۔ اسے کبھی بھی حقیقی امداد باہمی نہیں کہہ سکتے۔ جب امداد باہمی مضبوطی سے جڑ پکڑ جاتی ہے تو انجمن کے ممبران کا رشتۂ اخلاق مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ اور وہ گاؤں کے تمام پبلک معاملات میں عاقلانہ دلچسپی لینے لگ جاتے ہیں۔ اس طریق سے صحیح دیہاتی رائے عامہ قائم ہو جاتی ہے۔

١١۔ اہل دیہات انجمن امداد باہمی قرضہ کی ممبری کے کیوں خواہشمند ہوتے ہیں؟

عموماً غریب دیہاتی اس لئے ممبر بنتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی از قسم ارزاں اور نقد قرضہ حاصل کر سکتے ہوں۔ اس سے حاصل کر لیں۔ اور متمول دیہاتی عموماً اس لئے شامل ہوتے ہیں۔ کہ وہ انجمن کے ذریعے سے غریب ممبران کی جو کچھ بھی مدد کر سکتے ہوں کریں۔

اگرچہ غریب اہل دہ شروع میں قرضہ جات حاصل کرنے کے خیال سے شامل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ آہستہ آہستہ مدد ذاتی کا سبق سیکھ جاتے ہیں۔ یہ سبق خیراتی جماعتیں نہیں سکھا سکتیں۔ کیونکہ خیرات عام طور پر خیرات گیر کی اخلاقی حالت کو مضبوط کرنے کے بجائے کمزور کر دیتی ہے۔

١٢۔ انجمن امداد باہمی قرضہ اپنا سرمایہ کہاں سے حاصل کرتی ہے؟

اس کا سرمایہ مندرجہ ذیل ذرائع سے حاصل ہوتا ہے:—

(١) زرِ حصص ممبران۔

(٢) امانت ہائے ممبران و غیر ممبران (جو گاؤں میں یا آس پاس کے علاقوں

ہیں رہتے سہتے ہوں)۔

۳۔ قرضہ جات جو آس پاس کی دیگر انجمن ہائے امداد باہمی یا سنٹرل بنکوں سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

۱۳۔ تحریک امداد باہمی کا حامی ہو کر ایک شخص کس طرح اپنے پرانے قرضہ جات کو بیباق کر سکتا ہے۔ اور اپنی جائداد اور حیثیت بڑھا سکتا ہے۔ مفصل بیان کرو؟

غریب دیہاتیوں کو قرضہ تقریباً بشرح ۵ فیصدی ماہوار لینا پڑتا ہے لہذا مبلغ ۵۰۰ روپیہ کے قرضہ پر وہ پچیس روپیہ ماہوار یا تین سو روپیہ سالانہ ساہوکار کو ادا کرتا ہے۔ حالانکہ انجمن کو اسے صرف سوا چھ روپے ماہوار یا پچھتر ۷۵ روپیہ سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سے حامی تحریک امداد باہمی ہو کر وہ دو سو پچیس ۲۲۵ روپیہ سالانہ بچاتا ہے۔ اگر وہ حامی امداد باہمی ہے۔ اور تین سو روپیہ سالانہ ادا کرتا ہے۔ تو وہ دو سال سے کچھ زائد عرصہ میں اپنا تمام قرضہ بیباق کر دیگا۔

یا ایک شخص ایک سو بیس روپیہ کی پیشگی بشرح چالیس روپیہ فی سینکڑہ ٹوکروں سے لیتا ہے۔ اور اسے تین سو ٹوکرے مابیتی تین صد روپیہ دینے پڑتے ہیں۔ وہ عملی طور پر ساہوکاروں کو ایک سو بیس روپیہ کے تقریباً چار ماہ کے استعمال کے لیے ایکسو اسی روپیہ بطور سود ادا کرتا ہے۔ حالانکہ اگر اس نے یہ رقم کسی انجمن سے قرضہ لی ہوتی۔ تو اسے صرف چھ روپیہ سود ادا کرنا پڑتا اور وہ ایک سو چوہتر ۱۷۴ روپیہ بچا کر دولت مند ہوتا۔ لہذا چار یا پانچ سال کے عرصہ میں اسکی مالی حالت بہت ترقی کر جاتی۔ امداد باہمی کا اثر اگرچہ دیر کے بعد

محسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اثر اپنے اندر اعجاز کی شان رکھتا ہے۔

۱۴۔ حصّہ سے کیا مُراد ہے؟

حصّہ اس حق یا اس شرکت نفع کے مرادف ہے۔ جو اس کو انجمن کے انتظام۔ منافع اور واصلات میں حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے وہ اس کی قیمت بشکل روپیہ ادا کرنے سے حاصل کرتا ہے۔ یہ روپیہ انجمن اپنے کاروبار میں استعمال کرتی ہے۔

۱۵۔ ریفائزن اور لوزیٹی دیہاتی انجمنوں میں کیا فرق ہے؟

ریفائزن طرز کی انجمنیں غریب ترین جماعتوں میں بنائی جاتی ہیں لیکن لوزیٹی نمونہ کی انجمنیں قدرے خوشحال لوگوں میں قائم کی جاتی ہیں۔ جب ریفائزن نے پہلے پہل اپنی انجمنیں جاری کیں۔ تو ممبران کو حصص ادا نہیں کرنے پڑتے تھے۔ جب گورنمنٹ نے حصص پر اصرار کیا۔ تو اس نے ایک برائے نام رقم بطور حصص لینے کا انتظام کیا۔ پنجاب میں بھی قیمت فی حصہ مبلغ دس روپیہ مقرر ہے۔ بر ہا میں لوگ بہت ہی زیادہ غریب نہیں ہیں۔ لہٰذا قیمت فی حصہ دس روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ ان انجمنوں میں زرِ حصص کم و بیش ایک قسم کی فیس داخلہ ہے۔ لوزیٹی انجمنوں میں قیمت فی حصہ ایک سو روپیہ ہے۔ جو دس سالانہ اقساط میں واجب الادا ہوتا ہے۔

۱۶۔ کسی ممبر کا ایک انجمن میں انتہائی حق کیا ہو سکتا ہے؟

گورنمنٹ کی خاص منظوری کے بغیر کوئی ممبر بھی کسی انجمن کے اتنے حصص خرید نہیں کر سکتا۔ جن کی مالیت ایک ہزار روپیہ (دس حصص) یا کل تعداد حصص کے پانچویں حصہ یا پانچواں دونوں میں سے کم ہو۔ جس سے زیادہ ہو۔

۱۷۔ لوزیٹی طرز کی انجمن کا ایک ممبر سال کے اختتام پر کیا رقم پس انداز

کرتا ہے ؟

اگر اس نے ایک حصہ لیا ہے۔ اور اسے باقاعدہ اقساط میں ادا کرتا ہے تو دس سال کے بعد وہ سو روپیہ بچاتا ہے۔

۱۸۔ کیا برہما میں اہل دیہات عموماً کفایت شعاری کو کام میں لاتے ہیں۔

نہیں برہما میں دیہاتیوں نے کفایت شعار ہونا نہیں سیکھا ہے۔ اور وہ یہ عادت ڈالنے میں سست ہیں۔ انجمن ہائے امداد باہمی آہستہ آہستہ انہیں یہ عادت سکھلا دینگی۔ اور وہ برے وقت کیلئے پس انداز کرنا سیکھ لینگے۔

۱۹۔ جن طریقوں سے انجمنیں کفایت شعاری سکھلاتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کرو ؟

انجمن امداد باہمی قرضہ اپنے تمام اغراض و مقاصد کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا دیہاتی بنک ہے۔ جس میں دیہاتی اپنی تھوڑی موجودہ بچت یا پیشتر سے بچایا ہوا مال جو زیر زمین دفن ہونے کی صورت میں انہیں منافع نہیں دلاتا ہے۔ جمع کرتے ہیں۔ اس تحریص کا تو ذکر ہی کیا۔ جو ایسی دفن کردہ دولت چوروں یا ڈاکوؤں کو دلاتی ہے۔ جب اہل دیہات اپنی انجمنوں کو بطور بنک استعمال کرینگے تو وہ کفایت شعار بن جائینگے۔ ممبران جنہوں نے قرضہ جات لئے ہوئے ہیں۔ وہ اس امر کی احتیاط کرتے ہیں۔ کہ وہ تیوہاروں اور مذہبی رسومات کے موقعوں پر فضول روپیہ خرچ نہ کریں۔ اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ تیار کرنے سے وہ زیادہ باقاعدہ کاروباری ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ زیادہ کفایت شعار بن جاتے ہیں۔

۲۰۔ انجمن اپنے سرمایہ کو کس طرح استعمال میں لاتی ہے ؟

ممبران کو قرضہ جات دینا ہی ایک طریقہ ہے۔ جس میں انجمن کا سرمایہ

استعمال ہوتا ہے۔ قواعد کسی دیگر طریق استعمال کی اجازت نہیں دیتے۔

۲۱۔ کیا دیہاتی انجمنوں کے حصہ داران اور امانت داران کبھی انجمن کے کسی مقروض کے کاروبار میں دلچسپی لیتے ہیں؟

ہاں! اگر مقروض قرضہ کو اصلی غرض پر صرف نہیں کرتا ہے۔ یا فضول طریقہ سے روپیہ ضائع کر دیتا ہے۔ تو حصہ داران اور امانت داران کو اپنے روپیہ کے ضائع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ قدرتی امر ہے۔ کہ حصہ داران و امانت داران مقروض کی اچھی طرح نگرانی کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ روپیہ واقعی منفعت بخش اغراض پر صرف کر رہا ہے یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ نقصان یا صرف بیجا کی روک تھام کے لئے ہر ایک قرضہ کی دیکھ بھال کئی آدمی کرتے ہیں۔

۲۲۔ مقروض پر اس کے قرضہ کے استعمال کی نگرانی کا کیا اثر ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ روپیہ اس کے دوستوں کا ہو؟

یہ نگرانی اسے زر قرضہ کے استعمال میں زیادہ محتاط بناتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کے افعال کی نگرانی ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس کے گمراہ ہونے کا کم موقعہ ہے۔ اور وہ راہ راست پر چلتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ بری عادت کا عادی ہو تو یہ باقاعدہ اور باہمی نگرانی اسے اپنے اطوار کے درست کرنے میں مدد دیتی ہے۔ پس انجمنیں دیہاتیوں پر کافی اخلاقی تعلیمی اثر رکھتی ہیں۔

۲۳۔ جو مقروض منفعت بخش اغراض کیلئے روپیہ قرض لے کر اسے اصلی غرض پر صرف نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

ایسے مقروض سے سارا قرضہ فوراً واپس لیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی

اسے انجمن سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اگر روپیہ وصول نہ ہو تو اسکی جائیداد نیلام کی جاتی ہے۔ اور زرِ نیلام انجمن کے قرضہ کی ادائیگی میں صرف کیا جاتا ہے۔

۲۴۔ مثالیں دیکر واضح کرو کہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ حامیانِ امداد باہمی کو اخلاقی تعلیم میں کیسے مدد دیتی ہیں؟

ممبران محنتی کیسے بنائے جاتے ہیں فرض کرو کہ ایک ممبر زید کو مبلغ تین سو روپیہ قرضہ دینا ہے۔ وہ کاشت کے موسم میں کاہل ہو جاتا ہے اور دوسرے آدمیوں کی طرح کام جلد شروع نہیں کرتا۔ بلکہ گاؤں میں پڑا رہتا ہے۔ دیگر ممبران اسے سست دیکھ کر اور یہ جان کر کہ اسکی کاہلی سے اس کی پیداوار کم ہوگی۔ اگر پیداوار کم ہوئی تو انجمن کو نقصان ہوگا۔ اور اگر انجمن نے نقصان اٹھایا تو انہیں خود بھی نقصان اٹھانا ہوگا۔ وہ اسے کہینگے دیکھو زید! تم کاہل ہو رہے ہو۔ براہِ نوازش کام شروع کرو۔ ورنہ اپنی انجمن کی بہتری کی خاطر اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے تمہارے خلاف سخت کارروائی کرنی پڑیگی۔ اگر زید ممبر نہ ہوتا۔ تو دیگر ممبران اس کیلئے تکلیف برداشت نہ کرتے لیکن چونکہ وہ ممبر ہے لہٰذا انہیں اس کے کاروبار میں دلچسپی لینی پڑتی ہے۔ زید یہ جانتے ہوئے کہ دیگر ممبران کی نظریں اس پر ہیں۔ اور اگر اس نے ان کی نصیحت نہ مانی۔ تو اسے دکھ اٹھانا پڑیگا۔ مجبوراً کام شروع کردیگا اور اس طرح خود بخود محنتی بننے کی کوشش کریگا۔

ممبران کو منشیات سے کیسے باز رکھا جاتا ہے؟ بھگت سنگھ جو شراب پینے کا عادی تھا اور جس نے انجمن میں شامل ہونے کے بعد سے بری عادات چھوڑ دی تھیں۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیوہاروں میں تاڑی پینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ مگر اسے معلوم ہے کہ وہ اگر مخمور پایا گیا۔ تو انجمن سے

خارج کر دیا جا دیگا۔ کیونکہ کئی ممبران اس کے ارد گرد رہتے ہیں جو اسے بھانپ لینگے۔ لہٰذا وہ طبیعت کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اگر وہ اپنے مکان میں شراب پینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ تو وہ جانتا ہے کہ اس کا ہمسایہ جو انجمن کا ممبر ہے اس راز سے آگاہ ہو جائیگا۔ اور اسے ظاہر کر دیگا۔ لہٰذا یہ خیال کرتے ہوئے کہ بہت سے لوگوں کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ وہ منشی دفشہ آور اشیاء سے باز رہیگا۔ اور اسلئے مجبوراً نیک بن جائیگا

باہمی امداد کیسے حاصل کیجاتی ہے؟۔ ایک ممبر فضل دین اپنے ہل جوتنے کے بیل کھو دیتا ہے۔ وہ تلاش کرتا ہے مگر بے سود۔ آخر اس معاملہ کی رپورٹ صدر انجمن کو کرتا ہے۔ جو تمام ممبران کو مع اس یونین کی تمام انجمنوں کے جس کے ساتھ اسکی اپنی انجمن ملحق ہے۔ اس امر سے مطلع کرتا ہے۔ تمام ممبران کو معلوم ہے کہ فضل دین کا نقصان ان کی انجمن کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ جس کا اثر خود اُن پر بھی پڑیگا۔ اس لئے وہ گم شدہ جانور کی تلاش میں انتہائی کوشش کرینگے۔ ارد گرد کی انجمنیں بھی جانور کو ڈھونڈنے کی کوشش کرینگی۔ کیونکہ ایک انجمن کا نقصان یونین کی دیگر ملحقہ انجمنوں کو بھی حصہ رسدی متاثر کریگا۔ گرد و نواح کی انجمنیں جانور ڈھونڈ لینگی تو وہ جلدی سے مالک کو پہنچا دینگی۔ اگر انجمن امداد باہمی قرضہ کی ممبری کا سوال نہ ہوتا تو کسی نے بھی ایک دوسرے کے معاملات میں ایسی دلچسپی کسی طرح سے نہ لی ہوتی۔ گویا امداد باہمی" ہیں ان کے کام وہ میرے کام آئیں" کا احساس پیدا کرتی ہے۔

الف۔ کچھ روپیہ انجمن سے قرض لیتا ہے۔ اور اسے ایک کھیت کے کام خرچ کرتا ہے۔ عرصہ کے بعد ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھیت کے سلئے

پانی کافی نہ ملنے کے سبب وقت محسوس کرتا ہے۔ اس کے پڑوس میں جو ہمسایہ ہے۔ وہ بھی انجمن کا ممبر ہے۔ یہ اگر چاہے تو وہ اوّل الذکر کی وقت دور کر سکتا ہے۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہمسایہ ایثار کا ثبوت دے کیا یہ شخص اوّل الذکر کے لئے آمادۂ ایثار ہوگا؟

اگر پڑوسی ب۔ الف کی مدد نہیں کرتا۔ تو آخر الذکر کے دھان کے کھیت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ الف کو نیز انجمن کو نقصان ہوتا ہے۔ اور انجمن کے نقصان کا نتیجہ ب کا نقصان ہے۔ جو اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ اس کا اثر خود اس کے اپنے مفاد پر پڑتا ہے۔ الف کی مدد کریگا۔ خواہ اسے اپنے وقت اور فرصت کی قربانی کرنی پڑے۔ لہٰذا امداد باہمی آہستہ آہستہ عالمگیر اخوت کی طرف رہنمائی کریگی۔

۲۶۔ کیا یہ امداد باہمی ہمیشہ ممبران تک ہی محدود رہیگی؟

نہیں۔ کچھ عرصے کے بعد اس کی توسیع دیگر اہل دیہات تک ہو جاویگی خواہ وہ انجمن کے ممبر نہ ہوں۔ اس طرح آہستہ آہستہ دیہاتیوں میں ہمدردیٔ بنی نوع انسان کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

۲۷۔ وہ کونسا رشتہ ہے۔ جو ممبران انجمن ہائے امداد باہمی کو باہمی مفاد کی خاطر مل جل کر کام کرنے کیلئے مضبوطی سے متحد کر دیتا ہے؟

یہ مادی یا مالی رشتہ ہے۔ جو انہیں اس مضبوطی سے متحد کرتا ہے۔ یہ امر کہ ہر ایک ممبر انجمن کے غیر ادا شدہ قرضہ کا جو کسی ممبر کی نادہندگی کی وجہ سے بقایا پڑا ہو۔ اپنی تمام جائیداد کی حد تک ذمہ وار ہے۔ انہیں مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کے کاروبار کی نگرانی کی طرف مائل کرتا ہے۔

۲۸۔ چند ایک دیگر ایسے رشتوں کا ذکر کرو جو لوگوں کو متحد کرتے ہیں؟

سب سے پہلے خاندانی رشتہ ہے۔ جو اہلِ خاندان کو متحد اور ان سے ایک دوسرے کی بہبودی کی خاطر کام کراتا ہے۔ پھر ذات کا تعلق ہے۔ جو تمام ایک ذات والوں کو اکٹھا رکھتا ہے۔ اور ایک دوسرے کیلئے کام کرنے پر مجبور کرتا ہے علاوہ ازیں رشتہ نسل۔ پیشہ۔ گوت اور مذہب ہے۔ جو تمام ہم نسل ہم پیشہ ہم ذات اور ہم مذہبوں کو متحد رکھتا ہے۔ اور ان سے باہمی مفاد کی خاطر کام کراتا ہے۔

۲۹۔ انجمن ہائے امداد باہمی صحیح رائے عامہ کس طرح پیدا کرتی ہیں؟

انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران ایک دوسرے کی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ چیز ان میں ایسا جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ کہ وہ ان امور میں بھی خوب حصہ لینے لگ جاتے ہیں۔ جن کا تعلق گاؤں کے عام اور مشترکہ مفاد سے ہوتا ہے کثرت رائے غالب آتی ہے۔ اور اقلیت کو اکثریت کی مرضی کے تابع ہونا پڑتا ہے۔ جو کچھ کہ اکثریت کی مرضی ہوتی ہے۔ اقلیت کو ماننی پڑتی ہے۔ اور اکثریت میں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ کافی تعلیمیافتہ اور تجربہ کار کاروباری آدمی ہوں۔ تو وہ آئندہ نسلوں کے دلوں کو آہستہ آہستہ متاثر کر لینگے۔ جوں جوں انجمنیں ترقی کرتی جاویں گی۔ سرکردگان زیادہ باسمجھ ہوتے جاوینگے۔ اور دیگر ممبران کے خیالات کو قرینِ مصلحت طریقوں پر ڈھال لینگے۔ اور اس طرح سے صحیح رائے عامہ نشو ونما حاصل کریگی۔

۳۰۔ انجمن امداد باہمی اپنے ممبران میں ہمدردئی بنی نوع انسان کا جذبہ کس طرح پیدا کرتی ہے؟

ایک ممبر تمام ممبران کے کاروبار میں دلچسپی لیتا ہے۔ اور سب کی مشترکہ بہتری کیلئے کام کرتا ہے۔ جوں جوں انجمنیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ یہ جذبہ ممبران سے

غیر ممبران تک وسعت پذیر ہوتا جاتا ہے۔ اس جذبے سے سرشار ممبر کو اپنے پڑوسی کی مدد کرنے پر ابھارا جاسکتا ہے۔ یا اسے غیر ممبر کو امداد باہمی کے اصولوں کی تلقین پر مامور کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے ایک انجمن کا ممبر آہستہ آہستہ تمام اہل دیہات کے معاملات میں اپنے گاؤں اور ملک کی ترقی میں دلچسپی لینے کا سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کے دل میں ہمدردئ بنی نوع انسان کا جذبہ نشوونما حاصل کرتا ہے۔

۳۱۔ رحیم ایک ممبر نمبردار کے ساتھ جو غیر ممبر ہے جھگڑ پڑتا ہے۔ اور قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ کیا ممبران کو اپنے ساتھی ممبر کی مدد کرنی چاہیئے یا نمبردار کی؟

حامیان تحریک امداد باہمی کو اپنے ساتھی ممبران کی مدد تب ہی کرنی چاہیئے جب آخرالذکر با اصول زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اور قانون کی پابندی کر رہے ہوں۔ اگر نمبردار کا سلوک غیر منصفانہ ہے۔ تو معاملہ ضلع کے افسر اعلیٰ کے نوٹس میں لایا جاسکتا ہے۔ جو اس کا تصفیہ کریگا۔ یہ حامیانِ امداد باہمی کا کام نہیں ہے کہ وہ ایسے معاملات میں مداخلت کریں۔ جن کا تعلق گاؤں کے انتظام سے ہو۔ ہاں وہ حکام کی مدد کر سکتے ہیں۔ نمبردار گاؤں کا سرغنہ ہوتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اس کی عزت کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ غیر ممبر ہی ہو۔ اگر حامیانِ امداد باہمی اس کی مدد نہ کریں گے۔ تو وہ گاؤں کے امن و امان کی خاطر جرائم کو دبانے کے قابل نہیں ہو سکیگا۔ اور اگر وہ اسکی مدد نہیں کر سکتے۔ تو انہیں اس کے اختیارات کو پامال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر گاؤں میں انجمن امداد باہمی قائم ہو جاوے اور حامیان امداد باہمی متحد ہو جائیں تو ان کا اتحاد با اختیار اشخاص کو خلاف قانون کارروائیاں کرنے سے ایک

معقول حد تک روک سکتا ہے۔

۳۲۔ انجمن ہائے امداد باہمی کا تعلیمی اثر کیا ہے؟

ممبران باہمی متحد ہونے اور انجمن میں مالی ذمہ داری لینے سے مقابلتہً ارزاں شرح سود پر قرضہ لینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ان کے قرضہ جات بیباق ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کچھ جائداد بنا لیتے ہیں۔ چونکہ انہیں مخصوص سالانہ اقساط میں ادا کرنے پڑتے ہیں۔ وہ ہر سال کچھ پس انداز کرنے اور کفایت شعار بننے کا سبق حاصل کرتے ہیں۔ انجمن امداد باہمی جو ایک قسم کا دیہاتی بنک ہے ممبران کو اپنی تھوڑی تھوڑی بچت یا دفینہ جمع کرنے کا موقع دیتا ہے۔ اور اچھے منافعہ پر روپیہ لگانے کی محفوظ جگہ مہیا کرتا ہے۔ انجمن ان کی اور بالخصوص ان کے استعمال روپیہ کی نگرانی کرتی ہے۔ کمزور ممبران مساوی معیار پر رکھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح انجمنیں ایک اعلیٰ اخلاقی تعلیم دینے والوں کا فرض سرانجام دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سرکردہ حضرات کو اہل دہ اور اہل ملک کے ابھارنے اور ان کی بہتری کے لئے اپنی انتظامی اور تنظیمی قابلیتوں کے اظہار اور استعمال کا موقع مل سکتا ہے۔

۳۳۔ بیان کرو کہ امداد باہمی کے سامنے کونسا اہم مقصد پیش نظر ہے؟

امداد باہمی کے بغیر خواہ وہ کسی شکل میں ہے ایک فرد واحد۔ جماعت قوم یا سلطنت کی زندگی اپنی طاقت اور قدرت کو کھو دیگی۔ اور دنیا کا کاروبار جلدی یا بدیر سکون پذیر ہو جائیگا۔ امداد باہمی انسان کی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس کے بغیر ذہنی۔ تمدنی۔ اخلاقی روحانی۔ اقتصادی اور سیاسی دنیا میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال کہ قلمرو ئے برطانیہ کے مختلف ممالک کو ایک شاہی رشتہ میں منسلک ہونا چاہیئے

شخل امداد باہمی کا ایک ثمر ہے۔ جسے اپنی بہرہ مندی کے لئے اپنے اصلی سرچشمہ سے قدرتی خوراک حاصل کرنی ہوگی۔ یعنی روحِ امداد باہمی اور اس کے اصولوں کی اثر اندازی سے بہرہ ور ہونا پڑیگا ؛

دوسرا باب

سرمایۂ دیہات

۱۔ دیہات میں ساہوکار قرضہ جات پر کیا شرح سود لیتے ہیں؟

۱½ فیصدی سے ۵ فیصدی ماہوار تک۔ یعنی انکا معیار مقروض کی مالی حیثیت اور اس کی کاروباری ساکھ کی مضبوطی ہوتا ہے۔

۲۔ کون اشخاص زیادہ سے زیادہ اور کون تھوڑی سے تھوڑی شرح سود ادا کرتے ہیں؟

متمول اور دولتمند اشخاص کو تھوڑی سے تھوڑی شرح سود اور مفلوک الحال اشخاص کو زیادہ سے زیادہ شرح سود ادا کرنی پڑتی ہے۔

۳۔ متمول اور غرباء میں یہ فرق کیوں روا رکھا جاتا ہے؟

قرض خواہ جانتا ہے کہ دولتمند یقیناً قرضہ ادا کر دے گا کیونکہ اس کے پاس کافی جائداد ہے۔ جو برائے وصول قرضہ روپیہ میں تبدیل کی جا سکتی ہے لیکن غریب کو قرضہ دینا خطرہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ اگر وہ روپیہ برائے ادائیگی مہیا نہ کر سکے۔ تو اس کے پاس کوئی جائداد نہیں جو برائے وصولی قرضہ روپیہ میں تبدیل کی جا سکے۔ اسلئے متمول آدمی سے وصولی کا پورا یقین ہوتا ہے جس کا غریب کی صورت میں نہیں ہو سکتا پس اس خطرہ کے عوض جو قرضخواہ کو غریب کو قرضہ دینے میں نظر آتا ہے وہ اس کے قرضہ پر زیادہ شرح سود لگاتا ہے۔ جو کہ اس بے اطمینانی پر ایک قسم کی ایزادی یا بٹہ ہے۔

۴۔ کیا ساہوکار مالداروں کی نسبت غربا سے زیادہ شرح سود لینے میں قابلِ الزام ہے؟

نہیں۔ اُسے معاملات کو اپنے کاروبار کے مطابق ترتیب دینا ہے اگر غربا دیانت دار اور قابلِ اعتبار ہوں تو وہ انہیں انہی شرائط پر روپیہ دیگا۔ جن شرائط پر دولتمندوں کو دیتا ہے۔ فرض کرو ایک ساہوکار دس دیہاتیوں میں سے ہر ایک کو سو سو روپیہ قرض دیتا ہے۔ اور ان میں سے ایک قرضہ ناقابل وصول ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ساہوکار اس کمی کو پورا کرنے کیلئے دوسروں سے زیادہ شرح سود نہ لے تو اسے اپنا کاروبار بند کرنا پڑیگا۔ اس لئے جب قرضہ ناقابلِ اعتبار مقروضوں کو دیا جاتا ہے۔ تو شرح سود زیادہ ہوتی ہے۔ پس قرضہ جتنا زیادہ محفوظ ہو شرح سود اتنی ہی کم ہوتی ہے۔ اور جتنا وہ معرض خطر میں ہو شرح سود اسی قدر زیادہ ہوگی۔

۵۔ کن حالتوں میں قرضہ زیادہ محفوظ اور قرض خواہ کو اس کی ادائیگی کا پورا یقین ہوتا ہے؟

اگر مقروض دیانت دار اور محنتی ہو۔ اور اس سے ادائیگی کے ذرائع مہیا ہوں

۶۔ کیا امیر آدمی ہمیشہ دیانت دار ہوتے ہیں؟

نہیں۔ بعض اوقات وہ بددیانت بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن قرضخواہ اُن کی جائداد کو جو قرضہ کی ضمانت ہوتی ہیں۔ قرق کرا سکتا ہے۔ اور قرضہ دیا ہوا روپیہ وصول ہو جاتا ہے۔ خواہ متمول شخص بددیانت ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی جائداد ہی ہے۔ جو اسے ارزاں شرح سود پر قرضہ دلواتی ہے۔

۷۔ کیا غربا ہمیشہ ساہوکاروں کو دھوکا دیتے ہیں؟

نہیں۔ چند بددیانت غربا اپنے قرضہ جات ادا نہیں کرتے۔ لیکن ایماندار

اور محنتی غریب آدمی ہمیشہ ادائیگی قرضہ کی خاطر روپیہ کماتے ہیں۔

۸۔ اگر ایک مزدور باوجود غربت کے اصلی معنوں میں دیانتدار اور محنتی ہو۔ تو کیا تمہارے خیال میں ایک تھوڑی سی رقم قرضہ برائے اخراجات مزدوری کیلئے اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

ہاں۔ کیونکہ وہ محنتی ہے۔ وہ مزدوری کرکے روپیہ کمائیگا۔ اور بوجہ اپنی دیانتداری قرضہ ادا کر دیگا۔

۹۔ فرض کرو۔ دس یا زیادہ ایسے دیانتدار اور محنتی مزدور تمام اپنی مشترکہ ذمہ داری پر یکجا ہو جاتے ہیں۔ کیا ساہوکار ایسے لوگوں کو ان کے کاروبار کیلئے سرمایہ بہم پہنچانے کو تیار ہوگا؟

ہاں۔ ایک ذمہ دار محنتی اور دیانتدار مزدور قابل اعتبار آدمی ہے اگر ایسے اشخاص کا زیادہ اجتماع ہو تو اور بھی قابل اعتبار ہو جاوینگے یہ ممکنات میں سے نہیں۔ کہ تمام کے تمام یک لخت مر جاوینگے۔ اور تمام اپنی اپنی جائداد اچانک کھو بیٹھینگے۔ چونکہ وہ دیانتدار اور محنتی ہیں۔ وہ اپنے اپنے قرضہ کی ادائیگی کیلئے روپیہ کمائینگے۔

۱۰۔ کیا دیانتدار اور محنتی آدمی کے ایک گروہ میں جو اپنی مشترکہ ذمہ داری پر قرضہ برداشت کرتے ہیں لیتا اور ایک دولتمند آدمی میں کوئی فرق ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

دونوں صورتوں میں ساہوکار کو یقین ہوتا ہے۔ کہ اس کا قرضہ واپس ہو جاویگا۔ بدیں وجہ وہ کم شرح سود لینے پر تیار ہو جاتا ہے۔ دولتمند ضمانت کی بنیاد اسکی دیانتداری اور محنت نہیں۔ بلکہ اس کی دولت ہے۔ جو برائے وصول قرضہ روپیہ میں تبدیل کی جا سکتی ہے۔

برخلاف اس کے غربا کا محنتی اور دیانتدار ہونا ایک قسم کی دولت ہے۔ جس پر ساہوکار اپنے روپیہ کی واپسی کے لئے بھروسہ کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر ... سرمایۂ دیانت داری کا مطلب یہ ہے۔ کہ غریب آدمی کے کاروبار میں اسکی دیانت داری بطور سرمایہ استعمال ہوتی ہے۔

۱۱۔ کیا انجمن امداد باہمی سے مراد محض غریبوں کا ایسا گروہ ہے۔ جو ارزاں شرح سود پر قرضہ حاصل کرتا ہے؟

نہیں۔ محض اجتماع غربا کافی نہیں۔ بلکہ ارزاں شرح سود پر قرضہ حاصل کرنے کی خاطر محنتی اور دیانت دار اشخاص کا اجتماع لازمی ہے۔ جب ایسے اشخاص کے گروہ انجمن امداد باہمی قرضہ بناتے ہیں۔ تو ان کے قائم مقام قرضہ کے تمسکات پر بغیر رہن اراضیات یا بغیر مرکزی انجمن میں نقدی کی ضمانت کے دستخط کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ دیہی امداد باہمی کے قرضہ کا اصول کس امر پر مبنی ہے؟

یہ سرمایۂ دیانت اور محنت پر مبنی ہے۔

۱۳۔ بتایئے کہ سرمایۂ دیانت سے آپ کی مراد کیا ہے؟

ہر ایک کاروبار کے چلانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی کام انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ حصولِ قرضہ میں متمول آدمیوں کا انحصار ان کی مادی دولت پر ہوتا ہے۔ اور یہ ان کی مادی دولت یا جائداد ہی ہے۔ جو حسب ضرورت ان کی ضروریات بشکل قرضہ پورا کرتی ہے۔ غربا کو بھی اپنی محنت کو استعمال میں لانے کے لئے سرمایہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ دولت مندوں کی طرح ان کے پاس برائے حصول قرضہ کوئی جائداد نہیں۔ بلکہ ان کے پاس ایک بہتر بدل ہے۔ یعنی ان کی دیانتداری

اور محنت کشی۔ جو قیمتی ذمہ داریاں ہیں۔ اور اس سرمایہ کی وجہ سے ارزاں سود پر قرضہ حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا اُمرا کا سرمایہ انکے مادی مقبوضات ہیں۔ لیکن غربا کا سرمایہ ان کی دیانت داری اور ان کا محنتی ہونا ہے جسے وہ بطور سرمایہ کے اپنے پاس رکھتے ہیں۔

۱۴۔ دیانت اور محنت کو کس بنا پر قابل وقعت جائیداد و متاع تصور کیا جاتا ہے؟

جن زمینوں میں دھان بویا جاتا ہے۔ وہ زمینیں قیمتی اثاثہ جات خیال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے چاول پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہی چاول کی مشینیں قیمتی ہیں۔ کیونکہ وہ دھان کو چاولوں میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ جو بلحاظ وزن دھان سے زیادہ قیمتی ہوتی ہیں۔ انہی مادی اشیاء کا نام دولت ہے۔ اور یہی قیمتی کفالتیں ہوتی ہیں۔ اگر غربا محنت نہ کرتے تو دھان کے کھیتوں سے دھان کیسے پیدا ہوتا اور مشینیں دھان سے چاول کس طرح نکالتیں۔ پس یہ غریب طبقہ کی محنت ہی کی وجہ سے ہے۔ کہ کھیتوں اور مشینوں سے دھان پیدا ہوتا ہے۔ اور چاول بنتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ غربا کی محنت بھی کسی قوم کی ایسی ہی دولت ہوتی ہے۔ جیسے دھان کے کھیت اور چاول کی مشینیں۔ اسی طرح دیگر صفات مثلاً ڈاکٹر کا تجربہ۔ دستکار یا کاریگر کا علم اور حکمت اور اس حالت میں یہ کسی قوم کیلئے ایسے ہی مایۂ ناز اور قیمتی اشیاء ہیں۔ جیساکہ مادی اجناس۔

۱۵۔ دیہاتی اپنا روپیہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ میں کیوں جمع کراتے ہیں۔ اور مرکزی انجمنیں ابتدائی انجمنوں کو کیوں قرضہ دیتی ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی انجمن میں دس یا دس سے زیادہ دیانت دار

محنتی اور نیک چال چلن آدمی شامل ہوتے ہیں۔ جو باہم مل کر ادائیگی قرضہ یا واپسی امانت کی ضمانت دیتے ہیں۔ یہ نہ تو اغلب ہے۔ اور نہ ہی ممکن۔ کہ تمام حامیانِ امداد باہمی اپنے مویشی۔ مکانات اور قابل کاشت زمین کو بیک وقت کھو بیٹھیں۔ اگر ایسا ہو بھی جاوے۔ تو بھی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور بچ رہیگا۔ ممبران کو قرضہ جات دینے اور ان کی نگہداشت کے لئے جو انتظام ہے۔ اس کے قواعد ایسے عمدہ طور پر بنائے گئے ہیں۔ اور انہیں ایسی اچھی طرح استعمال میں لایا جاتا ہے۔ کہ امانتیں اور مرکزی انجمن کے قرضہ جات بالکل محفوظ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں تمام انجمن ہائے امداد باہمی محکمہ امداد باہمی کی نگرانی میں ہوتی ہے۔ جو سال میں کم ازکم ایک دفعہ ضرور ان کی پڑتال کا بندوبست کرتا ہے۔

۱۶۔ اس امر کی وجوہات بیان کرد کہ کیوں غربا کو بھی معقول شرح سود پر قرضہ مل جاتا ہے۔ یعنی وہ واپسی کیلئے آسان شرائط اور سستی شرح سود پر قرضے لیتے ہیں۔ جب کہ پیشتر ازیں صرف اُمرا ہی سستے قرضے سے فائدہ اُٹھاتے تھے؟

اوّل۔ اپنی محنت اور دیانتداری کے باعث۔

دوئم۔ دس یا دس سے زیادہ آدمی مشترکہ ضمانت پر قرضہ لینے کیلئے مل جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک تمام قرضہ کا فرداً فرداً ذمہ دار ہوتا ہے۔

تیسرا باب

ذمہ داری

۱۔ ممبران کی ذمہ داری سے کیا مراد ہے؟

کسی چیز کی ادائیگی کے لئے کسی کے لازماً پابند ہونے یا مالی واجبات کے از روئے معاہدہ لازماً و حکماً ادا کرنے کو لفظ "ذمہ داری" سے تعبیر کرتے ہیں۔ کسی ممبر انجمن کی ذمہ داری سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی انجمن اپنے قرضہ جات کو ادا نہ کر سکنے کے باعث ٹوٹ جاوے تو جس حد تک ممبران اپنی اپنی جائداد سے ان قرضہ جات کو پورا کرنے پر مجبور ہوں۔ وہ ان کی حدِ ذمہ داری ہو گی۔

۲۔* انجمن ہائے امداد باہمی نے یہ ہمایں جو اقسام ذمہ داریوں کی اختیار کی ہوئی ہیں۔ ان کو بیان کرو؟

ذمہ داریوں کی دو ہی صورتیں ہیں۔ محدود اور غیر محدود۔

محدود ذمہ داری کی انجمنوں میں ذمہ داری حصص یا کفالت تک محدود ہوتی ہے۔

۳۔ غیر محدود ذمہ داری کی تشریح کرو؟

فرض کیا کہ الف ایک کاشتکار ب مہاجن سے سو روپیہ قرض لیتا ہے ب دو ضامن طلب کرتا ہے۔ ج اور د بہ حیثیت ضامنان پرو نوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اگر الف اور ج دونو کی تمام جائداد ضائع ہو گئی ہو تو اس صورت میں کون رقم قرضہ ادا کریگا۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ساہوکار د سے مطالبہ کریگا

* پنجاب میں بھی محدود اور غیر محدود دونو قسم کی ذمہ داری اختیار کی جاتی ہے۔

کہ وہ تمام رقم مع سود کے ادا کرے اوپر ذکر آچکا ہے کہ د کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ چونکہ اس بات کے متعلق کوئی ذکر نہیں آیا کہ اس کو کتنا روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ لہٰذا وہ تمام رقم کا ذمہ دار ہے۔ درحقیقت الف۔ ج اور د کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ الف ایک مقروض کی ذمہ داری اور اس کے ضامنان ج اور د کی ذمہ داری کسی انجمن کی ایک ذمہ داری کے مشابہ ہے۔ پس غیر محدود ذمہ داری کے معنی یاد رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک ساہوکار۔ قرض دار اور اس کے ضامنان کی ذمہ واری کا خیال مدّنظر ہو۔ کسی انجمن کی غیر محدود ذمہ داری کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر وہ انجمن ٹوٹ جاوے یا دیوالیہ ہو جاوے۔ تو انجمن کے تمام قرضہ جات کیلئے ایک ممبر اپنی جائداد کی پوری قیمت تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ جب تک تمام قرضخواہوں کا حساب بیباق نہ ہو جاوے۔ تو اسکی جائداد سے وصول کی جا سکتی ہے۔

۴۔ کس قسم کی انجمنوں کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے اور کیوں؟

خصوصاً دیہاتی انجمنیں جن کے ممبران انجمن کے کاروبار کے لئے کافی سرمایہ بہم پہنچانے کیلئے چندہ نہیں دے سکتے۔ غیر محدود ذمہ داری اختیار کرتی ہیں۔ پہلے پہل تمام شہری بنکوں کی ذمہ داری بھی غیر محدود ہوتی تھی۔ لیکن اب اپنے اپنے سرمایۂ حصص کا لحاظ رکھ کر وہ اپنی ذمہ واری محدود رکھتے ہیں۔ دیہاتی ممبران اپنی غربت کی وجہ سے کافی سرمایہ حصص جمع نہیں کر سکتے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کو امانت دار اپنا روپیہ امانت رکھنے سے پہلے مدّنظر رکھتے ہیں۔ بجائے کافی سرمایہ حصص کے دیہاتی ممبران اپنی تمام جائداد انجمن کے قرضہ جات کے لئے کفالت میں دے دیتے ہیں۔ ہر ایک ممبر انجمن کے قرضہ جات کیلئے اپنی تمام جائداد کی حد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ چونکہ تمام ممبران ایک دوسرے کے

حالات سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔اس وجہ سے دیہات کی انجمنوں میں غیر محدود ذمہ واری اختیار کی جا سکتی ہے۔کیونکہ وہاں متحدہ نظام اگر باضابطہ طور پر عمل میں لایا جاوے۔تو انجمن کے استحکام اور دوام کا یقین ولاتا ہے۔ اور قرضہ آسانی سے مل جاتا ہے۔

۵۔قصباتی انجمن کے واسطے آپ کسی قسم کی ذمہ واری اختیار کرنے کی سفارش کریں گے؟

قصبات یا شہروں میں ممبران ایک دوسرے کے اسقدر نزدیک سکونت نہیں رکھتے۔جس سے وہ ایک دوسرے کی نگرانی کر سکیں۔اور متحدہ نظام قائم کر سکیں۔برخلاف اس کے جو باتیں دیہاتیوں کو میسر نہیں آتیں۔ان کو آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں۔مثلاً بھاری سرمایہ حصص۔ازیں وجہ ان کی ذمہ داری محدود ہونی چاہیئے۔

۶۔انجمنوں کی ذمہ داری کون کونسی صورتوں میں محدود ہو سکتی ہے؟

دو صورتوں میں (اوّل) بصورت حصص (دوئم) بصورت ضمانت یا کفالت نامہ۔

۷۔انجمنوں کی ذمہ داری محدود بحصص کی تشریح کیجیئے؟

اس کا مطلب یہ ہے۔کہ اگر ایک انجمن ٹوٹ جائے۔اور قرضخواہوں کو پورا پورا روپیہ ادا نہ کیا جائے تو ہر ایک ممبر اپنے حصص کی پوری قیمت تک ادائیگی کا ذمہ وار ہے۔اگر ایک ممبر نے سو سو روپیہ کی قیمت کے تین حصص خرید کئے ہوئے ہیں۔اور ہر ایک حصہ کی بابت صرف پچیس پچیس روپیہ ادا کئے ہوئے ہیں۔تو اسکو ہر حصہ پر باقی پچھتر روپیہ بھی ادا کرنے لازم ہونگے۔ یعنی کل دو سو پچیس روپیہ۔مبلغ سو روپیہ ایک حصہ کی برائے نام قیمت ہے۔

مبلغ ۲۵ روپے اداشدہ سرمایہ اور پچھتر روپیہ سرمایہ واجب الادا۔ ہر ایک حصہ کے متعلق پچھتر روپیہ کو جو ابھی تک ادا نہیں کئے گئے محفوظ ذمہ داری کہا جاتا ہے۔ اگر انجمن کے قرضہ جات کا تصفیہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہر ایک ممبر کو یہ رقم بھی ادا کرنی ہوگی۔ ایک بڑی رقم کا محفوظ ذمہ داری میں رکھنا غیر محفوظ ہے۔

۸۔ انجمنوں کی ذمہ داری بذریعہ ضامن یا کفالت نامہ محدود ہونے سے کیا مراد ہے؟

اس سے یہ مراد ہے کہ ممبران اور حصہ داراں اس حد تک ذمہ دار ہیں۔ جس حد تک متفقہ فیصلہ ہو چکا ہو۔ اور جو بروئے قواعد متعین کی جا چکی ہو مثلاً تنخواہ دار لوگوں کی انجمنوں میں ممبران فیصلہ کر لیتے ہیں۔ یا اس بات کی ضمانت دے دیتے ہیں۔ کہ اگر انجمن ٹوٹ جائے۔ اور اپنے قرضہ جات ادا نہ کر سکے تو ان میں سے ہر ایک ممبر مبلغ سو روپیہ یا اپنی ایک ماہ کی تنخواہ یعنی دونوں میں سے جو رقم مقدار میں کم ہو ادا کریگا۔

۹۔ چند ایسی انجمنوں کے نام بتاؤ۔ جن میں سے بعض کی ذمہ داری بلحاظ حصص اور بعض کی بلحاظ ضمانت یا کفالت محدود ہو؟

سنٹرل بنکوں اور شہری بنکوں کی ذمہ داری بلحاظ حصص اور ملازمت پیشہ اشخاص اور یونین کی ذمہ داری بلحاظ ضمانت یا کفالت محدود ہوتی ہے۔

۱۰۔ کسی یونین کے ساتھ ملحقہ انجمن کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے؟

یونین کے ساتھ ہر ایک ملحقہ انجمن دیگر ملحقہ انجمنوں کے خراب قرضہ جات کے لئے غیر ممبران سے لئے ہوئے گذشتہ سال کے قرضہ جات یا اپنے سرمایۂ زیر کار کا نصف جو رقم ان دونوں سے زیادہ ہو تک ذمہ دار ہوتی ہے۔

۱۱۔ کیا عوام ایک ایسی انجمن امداد باہمی میں جسکی ذمہ داری محدود اور

اور سرمایہ حصص کم ہو۔ اپنا روپیہ بطور امانت رکھنے پر تیار ہونگے؟
نہیں عام امانت داران محدود ذمہ داری کی انجمن یا بنک میں سرمایہ حصص اور خاص کر ادا شدہ سرمایہ حصص ہی کو مدنظر رکھتے ہیں۔ کیونکہ محفوظ ذمہ داری زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

۱۲۔ کیا کوئی امانت دار کسی غیر محدود ذمہ داری کی انجمن میں اپنا روپیہ امانت میں رکھنے سے پہلے سرمایہ حصص کا خیال کرتا ہے؟
نہیں کیونکہ ایک غیر محدود ذمہ داری کی انجمن کی طاقت اس کے ممبران کی دیانتداری۔ محنت پسندی اور ساتھ ہی ان کے مادی مقبوضات (مال واسباب) پر موقوف ہے۔ نہ کہ سرمایہ حصص پر۔ انجمن کے قرضہ جات تمام ممبران سے وصول کیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو پورا کرنے کیلئے ممبران کی جائداد استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔

۱۳۔ محدود اور غیر محدود ذمہ داری کو اختیار کرنے میں کیا نقطہ نظر ملحوظ رکھا جاتا ہے؟
ایک چھوٹے سے گاؤں میں جہاں غریب لوگ رہتے ہیں اور تمام ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ کافی سرمایہ حصص اکٹھا نہ کر سکیں۔ تاہم وہ اپنی جائداد قرضہ جات کی ادائیگی کے لیے بطور کفالت پیش کر سکتے ہیں۔ ازیں وجہ غیر محدود ذمہ داری ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے جہاں ممبران کافی سرمایہ جمع کر سکتے ہوں۔ وہاں عام طور پر محدود ذمہ داری اختیار کی جاتی ہے۔ ایسی انجمنیں اکثر اوقات بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ شہری لوگ دیہاتیوں کی طرح ایک دوسرے کے کاروبار سے کماحقہ واقفیت نہیں رکھتے۔ یا ان کو

ایک دوسرے کے اعمال و افعال کو تاڑنے کا اتنا موقعہ نہیں مل سکتا جتنا کہ دیہاتیوں کو مل سکتا ہے۔

۱۴۔ ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے سے کیا مراد ہے؟

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کاروبار کیلئے ضرورت سے زیادہ روپیہ سرمایہ میں جمع کر لیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چونکہ منافعہ جات سرمایہ پر شرح وار تقسیم ہوتے ہیں۔ اسلئے روپیہ لگانے والوں کو منافعہ حاصل ہوتا ہے۔ برہما کے امداد باہمی کے بنکوں میں ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع ہو جانے کا بالکل کوئی احتمال نہیں۔

۱۵۔ کسی ممبر کی ذمہ داری انجمن سے علیحدہ ہونے کے کتنی دیر بعد تک جاری رہتی ہے؟

انجمنیں سنٹرل بنکوں سے قرضہ جات یا عوام الناس سے امانتیں اپنے موجودہ ممبران کی ضمانت پر ہی لیتی ہیں۔ اگر یہ ممبران اپنے اپنے نام واپس لے لیں۔ تو ان کا یہ طریق کار امانت دار یا قرض دہندہ کو اس ضمانت سے جو ممبران نے در حقیقت دی تھی۔ محروم کر دیتا ہے۔ ذمہ داری کو لامحدود عرصہ تک جاری رہنے دینا دوسرے لفظوں میں خارج ہونے والے ممبران پر ایک قسم کی سختی کرنا ہوگا۔ پس ایسا وقفہ جو خارج شدہ ممبر کو قرضخواہ یا امانت دار کی طرف سے نوٹس دیئے جانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جب تک کہ اسکی ذمہ داری رہتی ہے عام طور پر دو سال ہوتا ہے۔ جو ممبر بوجہ وفات کے خارج کیا جاوے۔ اس کے واسطے یہ میعاد ایکسال ہوتی ہے۔

۱۶۔ فرض کرو کہ ایک غیر محدود ذمہ داری کی انجمن جس کے بیس ممبران تھے۔ بوجہ بدانتظامی بند کی گئی ہے۔ اور انجمن کے واصلات قرضہ جات کے

تصفیہ کیلئے تمام تر استعمال ہو چکے ہیں۔ اور ابھی دو ہزار روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ بتاؤ ہر ایک ممبر کو کسقدر رقم ادا کرنی ہوگی؟

تمام ممبران کو مساوی طور پر بحساب سو روپیہ فی ممبر ادا کرنا ہوگا۔

۱۷۔ فرض کیا دس ممبران غریب آدمی تھے اور ان کی تمام جائداد وغیرہ بیچ کر صرف پانچسو روپیہ وصول ہوئے۔ اس صورت میں باقی ممبران کو کیا ادا کرنا پڑیگا؟

باقی دس ممبران کو حصہ رسدی مساوی طور پر بحساب ڈیڑھ سو روپیہ فی ممبر ادا کرنے پڑینگے۔

۱۸۔ فرض کیا باقی دس ممبران میں سے آٹھ ممبران کی جائداد بیچ کر ایک ہزار روپیہ وصول ہوتا ہے۔ بتاؤ بقایا مبلغ پانچ سو روپیہ کو پورا کرنے کے لئے باقی دو ممبران کو کیا رقم دینی پڑیگی؟

ان دونوں ممبران میں سے ہر ایک کو اڑھائی اڑھائی سو روپیہ ادا کرنا ہوگا۔

۱۹۔ ایک شہری بنک جس کی ذمہ داری حصص تک محدود ہے۔ بند ہو جاتا ہے۔ اور دیوالیہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بیس ممبران ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے تین تین حصص خرید کئے ہوئے ہیں۔ ایک حصہ کی مقررہ قیمت ایک سو روپیہ ہے۔ اور حصص پر پچیس پچیس روپیہ ادا ہو چکے ہیں بنک کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے اس کے تمام واصلات استعمال میں لائے جا چکنے کے بعد ابھی چھ سو روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ بتاؤ روپیہ کہاں سے آئے گا؟

ہر ایک حصہ دار نے ابھی صرف پچیس روپیہ قیمت حصہ ادا کی ہے۔ پس ہر ایک حصہ پر ابھی پچھتر روپیہ کی محفوظ ذمہ داری ہے۔ تعداد

حصص انجمن ۲۰ × ۳ = ۶۰ ہے۔ اور صرف ۶۰۰ روپیہ درکار ہے۔ پس اگر ہر ایک حصہ پر دس روپیہ کے حساب سے مطالبہ کیا جاوے تو ذمہ داری پوری ہو جاویگی۔ تاہم اگر ۲ ہزار روپیہ دینا باقی ہوتا تو ظاہر ہے کہ ہر ایک حصہ پر سو روپیہ درکار ہوتا۔ چونکہ ذمہ داری حصص کی مقررہ قیمت یعنی ایک سو روپیہ تک محدود ہے۔ جن میں سے حصہ داران نے مبلغ پچیس روپیہ ادا کئے ہیں۔ اس صورت میں ان کو صرف ۷۵ روپے ہر ایک حصہ پر ادا کرنے کی ضرورت ہوتی۔ پس محفوظ ذمہ داری سے ۶۰ × ۷۵ = ۴۵۰۰ روپیہ وصول ہوتا اور قرضخواہوں کو پندرہ سو روپیہ نقصان اٹھانا پڑتا۔

۲۔ فرض کرو ملازمت پیشہ لوگوں کی ایک انجمن جس کے بیس ممبران ہیں ٹوٹ گئی ہے۔ اور انجمن کو ابھی دو ہزار روپیہ قرضہ دینا ہے۔ قواعد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک ممبر کی ذمہ داری ایک سو روپیہ یا ایک ماہ کی تنخواہ جو ان دونو میں سے مقابلتہً کم ہو تک محدود ہے۔ ان ممبران میں سے دس کی تنخواہ پچاس پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ پس اس حساب سے وہ پانچ روپے ادا کرینگے۔ بتاؤ باقی ممبران حساب بے باق کرنے کی خاطر کس قدر روپیہ ادا کرینگے؟

دو ہزار میں سے پانچسو روپیہ دس ممبران نے ادا کر دیا ہے۔ لہذا باقی رقم مطلق ڈیڑھ ہزار روپیہ بقایا دس ممبران کو حصہ رسدی یعنی ہر ایک کو ڈیڑھ سو روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ لیکن بروئے قواعد کسی ممبر سے بھی ایک سو روپیہ سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ پس وہ صرف ایک ہزار روپیہ ادا کریں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قرضخواہوں کو پانچ سو روپیہ کا نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ یہی وجہ ہے کہ روپیہ لگانے والے اپنا روپیہ امانت رکھتے وقت ادا شدہ سرمایہ محفوظ ذمہ داری یا اکٹھا تی ذمہ داری کو مد نظر رکھتے ہیں تا کہ ان کا روپیہ محفوظ رہے

۱۲۔ جب روپیہ جمع کرانے والے انجمن ہائے امداد باہمی یا سنٹرل بنکوں میں روپیہ امانت رکھتے ہیں۔ تو ان کو نقصان سے بچانے کے لئے کیا وسائل اختیار کئے جاتے ہیں؟

انجمن ہائے امداد باہمی اور سنٹرل بنکوں کو یہ اجازت نہیں ہوتی۔ کہ وہ جتنا روپیہ چاہیں بطور قرض یا امانت لے لیں۔ رجسٹرار صاحب بہادر ہر ایک انجمن کی حالت کے بموجب جس قدر روپیہ وہ عوام الناس سے لے سکتی ہے۔ اسکی حد مقرر کر دیتے ہیں۔ شہری انجمنوں اور بنکوں کی حالت میں جن کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔ بوجہ ان کے عمدہ کاروبار کے یہ رقم اور ان کا ادا شدہ سرمایہ حصص اگر انجمن کا کاروبار بند ہو جاوے۔ تو تمام قرضہ جات کو ادا کرنے کیلئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ دیہاتی انجمنوں کی حالت میں جن کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے۔ رجسٹرار صاحب بہادر انجمن کی حد قرضہ انجمن کے انتظام ممبران کی جائداد کی کل قیمت اور ان کی محنت کو مد نظر رکھ کر مقرر فرماتے ہیں۔

چوتھا باب

ساکھ (کریڈٹ)

۱۔ لفظ ساکھ سے کیا مُراد ہے ؟

اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں۔ لیکن جو غرض ہمارے پیش نظر ہے اسکے رو سے اس کا مفہوم مستقبل میں ادائیگی پر بھروسہ رکھتے ہوئے روپیہ قرض دینا ہے۔

لفظ ساکھ کے بہت سے معانی ہیں سے چند ایک کا جاننا بہتر ہوگا۔

۱۔ اسے کریڈٹ حاصل ہے۔ یعنی وہ ایک مشہور معتبر شخص ہے۔

۲۔ اس نے چند کتابیں کریڈٹ پر خریدیں۔ لیکن کتابوں کے لئے نقد قیمت ادا نہ کی۔ بیچنے والے نے اسے کتابیں ان کی قیمت کی مستقبل میں ادائیگی پر بھروسہ رکھتے ہوئے دیدیں۔

۳۔ بنک نے اسکو ایک ہزار روپیہ کے کیش کریڈٹ (درشنی ہُنڈی) کی اجازت دیدی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنک اس پر ایک ہزار روپیہ تک قرضہ کا اعتبار کر سکتا ہے۔

۴۔ اس کے کریڈٹ میں ڈیڑھ سو روپیہ درج کر لو۔ حساب کتاب میں لفظ کریڈٹ سے مراد کسی شخص کے حساب کی وہ مد مقصود ہے جس میں کہ ان تمام رقوم کا اندراج ہوتا ہے جو اس سے لی گئی ہوں۔ یہ مد خروج کا الٹ ہے۔

۲۔ قرضہ کا دنیا میں کیا درجہ ہے ؟

اقتصادیات میں یہ دنیا کا حاکم بن گیا ہے۔ کیونکہ کسی سوداگر۔ تاجر یا

کاشتکار کا اس کے بغیر گذارہ نہیں۔ بالخصوص ہمارے دیہاتیوں کی حالت تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنا کام بغیر قرضہ لینے کے چلا ہی نہیں سکتے۔ ان کو قرضہ لینا پڑتا ہے بغیر اس کے وہ بے بس ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ تمام ممالک میں کاشتکار بلا کھٹکے۔ بلا تامل اور متواتر قرضہ لیتا ہے۔ اسلئے یہ بات ضرب المثل بن گئی ہے۔ کہ غریب مزدوروں اور کاشتکاروں کیلئے قرضہ ضروری ہے۔

۳۔ انجمن امداد باہمی کا اصلی فرض کیا ہے؟

ممبران کو منفعت بخش اغراض کیلئے ضروری اور کافی قرضہ جات دینا جب کہ وہ حقیقی طور پر مستحق ہوں۔ اور ان کو مایوس کن مقروضیت سے نجات حاصل کرنے میں مدد دینا۔

۴۔ ایک ممبر کی زیادہ سے زیادہ حد قرضہ کا کیا مطلب ہے؟

یہ ایک رقم ہے جو اجلاس عام نے ہر ایک ممبر کیلئے مقرر کی ہوتی ہے۔ اور اس حد تک وہ قرضہ لے سکتا ہے۔ اجلاس عام یہ رقم اسکی دیانتداری اس کے بحق انجمن بقایا قرضہ جات اور بیرونی قرضہ جات۔ اس کی جائداد کی قیمت اور اسکی روپیہ کمانے اور ادائیگی کی قابلیت کے ملحوظ رکھ کر مقرر کرتا ہے۔ حد قرضہ سال میں ایک دفعہ مقرر کی جاتی ہے۔ اور اس رقم کے اندر کمیٹی ہر ایک ممبر کو قرضہ دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ اسکی درخواست حسب ضابطہ ہو۔

۵۔ قرضہ منظور کرنے یا انکار کرنیکے وقت کن باتوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے؟

۱۔ کیا یہ بالکل ضروری ہے؟

۲۔ کیا قرضہ منفعت بخش اغراض کے لئے ہے؟

۳۔ کیا مقروض اس کام کا جس کے لئے اُسے قرضہ دیا جا رہا ہے ماہر ہے

۴۔ آیا کوئی دوسرا ممبر اس شخص سے جسے قرضہ دیا جانے والا ہے قرضہ کا

زیادہ مستحق تو نہیں۔

۵۔ کیا وہ رقم جو اس کو دی جا رہی ہے ضروری اور کافی ہے؟

۶۔ ایک کاشتکار موٹر کار کرایہ پر چلانا چاہتا ہے۔ جس سے نفع کی بہت امید ہے۔ وہ موٹر گاڑی خریدنے کیلئے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ قرض مانگتا ہے۔ اسکی حد قرضہ ساڑھے تین ہزار روپیہ ہے۔ اسے قرضہ دیا جائے یا نہ

ممکن ہے کہ درخواست کنندہ کے پاس یہ رقم محفوظ رہے تاہم اسکے لئے یہ ایک خطرے والا کام ہے۔ کیونکہ وہ کاشتکار ہے اور دستکار یا بیوپاری آدمی نہ ہونے کے باعث اپنے نئے کام میں ماہر نہیں ہے۔ اسلئے اُسے قرض نہیں دینا چاہیئے۔

۷۔ ایک ممبر سیر کی خاطر کشتی خریدنے کیلئے ایک ہزار روپیہ کی درخواست کرتا ہے۔ کیا قرضہ دیا جانا چاہیئے؟

یہ قرضہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں روپیہ کی طلب منفعت بخش اغراض کے لئے نہیں بلکہ محض عیش کیلئے ہے۔

۸۔ منفعت بخش اغراض سے کیا مراد ہے؟

منفعت بخش اغراض سے کاشتکاری۔ مٹی کے برتن بنانا۔ کپڑا بننا وغیرہ مراد ہے۔ مختصر یہ کہ جس قرضہ کو بطور سرمایہ استعمال کرنے سے کچھ کمایا جائے اسے منفعت بخش کہتے ہیں۔

۹۔ چند ایسے نیم منفعت بخش یا غیر منفعت بخش امور کا نام لو جن کیلئے قرضہ دینے میں انجمن حق بجانب ہو یا جن کیلئے قرضہ دینا جائز و مناسب ہو؟

چند ایک نیم منفعت بخش کام حسب ذیل ہیں۔

(۱) قیمتی زمین کا حاصل کرنا اور اس کا واگذار کرانا۔
(۲) مکان تعمیر کرانا۔
(۳) زمین کی حالت کو بہتر بنانا۔
(۴) پرانے قرضہ جات کا ادا کرنا جن پر حد سے زیادہ سود ہو۔ اگر روپیہ کافی ہو اور ان سے زیادہ مفید کاموں کے لئے ضرورت نہ ہو۔ تو ان کاموں کیلئے قرضہ جات دے دیئے جاویں۔

غیر منفعت بخش کاموں میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:—
(۱) بچوں کی تربیت وغیرہ کے لئے۔
(۲) بیمار رشتہ داروں کے علاج کے لئے۔
(۳) تجہیز و تکفین کے لئے۔

اگر ممبر غریب ہے۔ اور انجمن کے انکار کی صورت میں اس کو ساہوکار کے پاس جانا پڑتا ہے۔ تو اس قسم کے قرضہ جات دے دینے چاہئیں انجمن کو ایسے قرضہ جات صرف غیر معمولی حالتوں میں اور اشد ضروری اخراجات کے لئے دینے چاہئیں۔ اس سے انجمنوں کو فضول خرچی کی عادت کو روکنے کا موقعہ ملیگا۔

۱۰۔ ایک کاشتکار کو ہل چلانے والے بیل خریدنے کے لئے ایک سو روپیہ ضرورت ہے۔ کمیٹی اس رقم کو کم کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہوئی اس کو اسّی روپیہ قرض دیتی ہے۔ جو مطلوبہ جوڑی خریدنے کیلئے ناکافی ہے۔ کمیٹی کی کارروائی پر رائے زنی کرو؟

قرضخواہ مطلوبہ اور ضروری مویشی حاصل نہیں کر سکیگا۔ اور اس وجہ سے باقی رقم کے لئے اسے ساہوکار کے پاس جانا پڑیگا۔ جس سے انجمن کا

مدعا پورا نہیں ہوگا۔ کمیٹی کو تحقیق کرنا چاہیئے۔ اور رقم اگر اشد ضروری ہو۔ تو دے دینی چاہیئے۔ بشرطیکہ روپیہ موجود ہو۔ اور درخواست کنندہ کی حد قرضہ سے متجاوز نہ ہو۔

۱۱۔ قرضہ حاصل کرنے کیلئے حسب ذیل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ بتاؤ کس کا حق فائق ہے۔ اور کیوں؟

(۱) ایک ممبر کی درخواست برائے بیس روپیہ سامان خورد و نوش کی خرید کیلئے

(۲) ایک ممبر کی درخواست برائے تیس روپیہ کاشت کے اخراجات کے لئے۔

(۳) ایک ممبر کی درخواست برائے سو روپیہ ہل چلانے والے بیلوں کی جوڑی خریدنے کیلئے۔

(۴) ایک ایسے ممبر کی درخواست برائے یکصد روپیہ ہل چلانے کے لئے ایک جوڑی بیل خریدنے کیلئے جس کے پاس پہلے بھی ایک جوڑی ہے۔ اور جو اپنی آمدنی بڑھانا چاہتا ہے۔

(۵) درخواست برائے مبلغ دو صد روپیہ واسطے خرید زمین ایک ایسے ممبر کی جس کے پاس پہلے اپنی کوئی زمین نہیں اور اب زمین خریدنا چاہتا ہے

(۶) درخواست برائے مبلغ دو صد روپیہ واسطے خرید زمین ایک ایسے ممبر کی جس کے پاس پہلے بھی کافی زمین ہے۔ لیکن جو اپنی آمدنی بڑھانی چاہتا ہے۔

(۷) ایک ممبر کی تین سو روپیہ کی درخواست جو اپنے پرانے قرضہ جات جن پر بھاری سود ہے۔ بے باق کرنا چاہتا ہے۔

(۸) درخواست ممبر برائے مبلغ اڑھائی صد روپیہ رہائشی مکان بنانے

کے واسطے جوڑ گیا ہے۔

(۹) درخواست ممبر برائے مبلغ ایک صد روپیہ رہائشی مکان کی مرمت کے واسطے۔

(۱۰) درخواست ممبر برائے دو سو روپیہ اپنے باغیچہ اور اپنے مکان کے قریب کی سڑکوں کی مرمت کے واسطے۔

(۱۱) درخواست ممبر برائے مبلغ دو سو روپیہ ٹٹو خریدنے کے واسطے جس پر وہ سوار ہو کر کاروبار کے لئے شہر کو جایا کریگا۔

(۱۲) درخواست ممبر برائے مبلغ پانچسو روپیہ اپنی آبائی زمین کو واگذار کرانے کیلئے جو تحقیقات کے رو سے ایک فائدہ مند فعل ہے۔

قرضہ منظور کرتے وقت تمام دیگر امور مساوی ہونے کی صورت میں سب سے غریب ممبران کو جو سب سے کم قرضہ کے خواہشمند ہوں۔ ان کے استحقاق کی ضرورت کے لحاظ سے ترجیح دینی چاہیئے۔ پس قرضہ جات برائے خوراک اخراجات کاشتکاری اور خرید بیل نہایت ہی ضروری ہیں۔ اور ان کو دیگر سب پر ترجیح دیجاوے۔

تمام دیگر امور مساوی ہونے کی صورت میں تمام ممبران کے حقوق کو ممبران کمیٹی کے حقوق پر فوقیت دینی چاہیئے۔

مندرجہ بالا صورت حالات میں نمبر ۳ و ۲ و ۱ کو سب سے پہلے قرضہ ملنا چاہیئے اس کے بعد ۴ پھر ۸ و ۵ اور ۶۔ بعد ازاں ۷ و ۹ اور پھر ۱۱ و ۱۲ اور سب کے اخیر میں ۱۰ جو دیر تک انتظار کر سکتا ہے۔ اگر روپیہ وافر ہو تو دیگر فوری ضروریات کی عدم موجودگی میں یہ قرضہ بھی منظور کیا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ محمد بخش نے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بہاری لال کے پاس

پانچسو روپیہ میں گروی کیا جس نے دیگر مزارعان کو وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے اور ۸۰ تولو کرے سالانہ لیتا ہے۔ رعان کا عام نرخ اسی روپیہ ہے مالک زمین کو معاملہ زمین بھی جو مبلغ بارہ روپیہ سالانہ لیتا ہے ادا کرتا ہے۔ محمد بخش اپنی انجمن کے پاس جس کا وہ ممبر ہے مبلغ پانچسو روپیہ قرضہ کی درخواست کرتا ہے۔ جسکی شرح سود ایک روپیہ چار آنہ سیکڑہ ماہوار ہے کیا آپ قرضہ کی سفارش کریں گے؟

کاشتکاران میں یہ رجحان طبعاً پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی آبائی اور جدی زمین کو قبضہ میں لائیں اور رکھیں مندرجہ بالا حالات میں مبلغ پانچسو روپیہ کا سود ۷۵ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ زمین جب ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ تو اس سے صرف یکصد تولو کرے حاصل ہوتے ہیں جنکی قیمت مبلغ ۸۰ روپیہ بنتی ہے اس میں سے بارہ روپیہ معاملہ زمین ادا کرنے کے بعد صرف ۶۸ روپے باقی بچتے ہیں۔ پس یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اس لین دین میں نقصان ہے۔ اور قرضہ نہیں دینا چاہیئے۔ جس صورت میں بہت زیادہ نفع کی گنجائش ہو کیا وہاں ایسی گذاری اراضیات کیلئے قرضہ جات منظور کرنے چاہیئے۔ جذبات کی نسبت کاروباری اصولوں کی زیادہ پرواہ کرنی چاہیئے۔

۱۳۔ فرض کیا کہ ایک ماہی گیر اپنے گذارہ کیلئے کافی روپیہ کماتا ہے جس میں سے تھوڑا تھوڑا پس انداز کرکے اس نے اپنی آبائی زمین کا ایک ٹکڑا واگذار کرانے کیلئے جو بہت قیمتی ہے اور جسے اس کے باپ نے مبلغ دو سو روپیہ کے عوض رہن رکھا ہوا ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ اکٹھا کیا ہوا ہے۔ یہ زمین ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ تو ایک سو تولو کرے وصول ہوتے ہیں۔ وہ ماہی گیر انجمن سے مبلغ ایک سو روپیہ قرض لینے کے واسطے درخواست کرتا ہے

کیا آپ قرضہ منظور کر دیں گے ؟

معمولی حالات میں ماہی گیر ہونے کی وجہ سے اسکو قرضہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔ مگر اس خاص حالت میں اس نے مبلغ ایک سو روپیہ پس انداز کر کے اپنی ہمت کو ظاہر کیا ہے۔ اگر یہ سکیم ناکامیاب ثابت ہوتی ہے۔ تو اسکی محنت سے کمائی ہوئی بچت ضائع جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ زمین کو ٹھیکہ پر دے دیتا ہے تو اس سے اسکو فائدہ ہوگا۔ اندریں حالات اگر روپیہ ہو۔ اور دیگر ممبران کی فوری ضروریات کیلئے روپیہ کی ضرورت نہ ہو۔ تو اس کو قرضہ دے دینا چاہیئے۔ اور جب تک انجمن کا قرضہ بے باق نہ ہو جائے اسکی زمین کو رجسٹری شدہ کاغذ کے ذریعہ انجمن رہن رکھ لے۔

۱۴۔ انتظامیہ کمیٹی کو قرضہ جات دینے سے پہلے اور قرضہ جات دینے کے بعد کن کن امور کی بابت خاص طور پر محتاط رہنا چاہیئے ؟

پیشتر اس کے کہ قرضہ جات دیئے جاویں۔ ممبران انتظامیہ کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ درخواست ہائے قرضہ جات پر اچھی طرح غور و خوض کریں اور اسباب کی اچھی طرح تحقیقات کریں۔ کہ آیا قرضہ واقعی ضروری ہے۔ اور آیا یہ منفعت بخش یا دیگر اغراض کیلئے ہے۔ اگر وہ خرید بیل یا خرید زمین کے لئے ہے۔ تو آیا بیل یا زمین کا فروخت کنندہ اس کا حقیقی مالک ہے۔ اور آیا یہ کام فائدہ مند بھی ہوگا یا نہیں ؟

قرضہ جات دیئے جانے کے بعد کمیٹی کو تحقیقات کرنی چاہیئے کہ کیا واقعی روپیہ اسی غرض کیلئے لیا گیا تھا جس پر صرف کیا گیا ہے۔ اگر وہ پرانے قرضہ جات کی ادائیگی کیلئے تھا۔ تو کیا پرانے پرونوٹ واپس لیلئے گئے ہیں۔ اور انجمن کی کتابوں میں داخل کر دیئے گئے۔ اگر وہ خرید زمین یا واگزاری زمین کیلئے تھا

تو کیا زمین بذریعہ رجسٹری انجمن کے پاس رہن کر دی گئی ہے۔ اگر خرید بیل کیلئے تھا کیا بیل واقعی خرید ے گئے ہیں۔ اور خرید مکمل طور پر عمل میں آچکی ہے کمیٹی کو چاہیئے کروہ اجلاس عام کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے ممبران کے کاروباری طریقوں کی احتیاط سے دیکھ بھال کرے۔

۱۵۔ اگر کوئی ممبر اپنے قرض لئے ہوئے روپیہ کو اصل غرض پر صرف نہیں کرتا تو اس کے خلاف کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟

قرضہ کی فوری واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ اور مقروض کو ضروری سزا دینی چاہیئے۔ یا جرمانہ کرنا چاہیئے۔ اگر اسکی اصلاح ناممکن دکھائی دے۔ تو اس کو فوراً ممبری سے خارج کر دینا چاہیئے۔ اگر روپیہ وصول نہ ہو۔ تو اس کی جائداد قرق کر لینی چاہیئے۔ اور بذریعہ نیلام فروخت کر دینی چاہیئے۔

۱۶۔ اس کمیٹی کے برخلاف جو اس بات کے جانتے ہوئے کہ ممبران نے قرضہ جات کو اصل غرض پر نہیں لگایا۔ ان کے خلاف محض اپنی بے پرواہی کی وجہ سے کوئی عمل درآمد نہیں کرتی۔ کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟

اگر قرضہ جات اصل غرض پر صرف نہ ہونے کی وجہ سے ناقابل وصول ثابت ہوں تو ممبران کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ حصہ رسدی اس رقم کو پورا کریں۔ تاکہ آئندہ وہ ممبران کو قرضہ جات دینے۔ اور ان کے استعمال کی نگرانی میں زیادہ محتاط رہیں۔

۱۷۔ ان چند طریق کو بیان کرو۔ جو قرضہ جات کو ناجائز طور پر صرف ہونے سے روکنے کیلئے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں؟

کمیٹی کو چاہیئے کہ قرضہ دینے سے پیشتر اور مابعد درخواست ممبر پر اچھی طرح غور کرے۔ مقروض کو بہتر شرائط حاصل کرنے میں مدد دینے کمیٹی بہت کچھ کر سکتی ہے

مثلاً جب قرضہ پرانے قرضہ جات کی بے باقی کے لیئے دیا جاتا ہے تو کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ بطور ایجنٹ کام کرے۔ اور اس طرح قرضخواہ کے دعوے کو جس صورت میں وہ جان جاتا ہے کہ نقدی ہاتھ میں آ رہی ہے بآسانی حدتک کم کروایا جا سکتا ہے ۔ بیل۔ زمین یا چارہ کی خریداری کی صورت میں کمیٹی کے بطور ایجنٹ کام کرنے سے ممکن ہے کہ سودا کسی قدر سستے داموں ہو جاوے ۔ اور ساتھ ہی اس بات کا یقین ہو جاوے کہ رقم قرضہ اصلی غرض پر صرف کی جا رہی ہے ۔

۱۸ - ایک ممبر زمین کے ایک ٹکڑہ کو جو مہاجن کے پاس رہن ہے ۔ واگذار کرانے کیلئے مبلغ تین سو روپیہ قرضہ کی درخواست پیش کرتا ہے ۔ واگذاری کے لیئے سو روپیہ درکار ہے ۔ اس میں کچھ جمع کرنے کیلئے اس نے بالکل کوئی کوشش نہیں کی کیا یہ قرضہ منظور کر دینا چاہیئے ؟

عام طور پر اگر ایک ممبر زمین کو واگذار کرانا چاہتا ہے ۔ اور وہ واگذاری کیلئے پہلے جسقدر روپیہ چاہیئے ۔ اس میں خود کچھ جمع نہیں کرتا تو اسکو قرضہ نہیں دینا چاہیئے تاہم اگر اس نے خود کچھ قابل ذکر رقم اس مد میں جمع کر لی ہے ۔ تو اسکی درخواست منظور کر لینی چاہیئے ۔ بشرطیکہ دیگر ممبران کی طرف سے انجمن کے پاس کوئی درخواست برائے حصول قرضہ نہ آئی ہوئی ہو ۔

۱۹ - کیا عام طور پر سنٹرل بنکوں اور دیہاتی انجمنوں کو زراعتی زمین کے واگذار کرانے اور خرید کرانے کیلئے قرضہ جات دینے چاہئیں ؟

زمین خریدنے یا واگذار کرانے کیلئے قرضہ جات کی منظوری دینا روپیہ کو زمین کے ساتھ باندھ دینا ہے ۔ اور سنٹرل بنک عام طور پر اپنے روپیہ کے ایسے استعمال کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ۔ امداد باہمی کے بنک امانتیں حاصل کرتے ہیں ۔ اور یہ امانتیں اپنی مقررہ میعاد خواہ ایک سال ۔ دو سال یا تین سال ہو گذرنے

پر لازمی طور پر واپس ہونی چاہیئے ۔ اگر روپیہ لمبے عرصہ کیلئے اس طرح زمین کے ساتھ باندھ دیا گیا تو واپسی امانت تکلیف دہ اور بعض اوقات مشکل بھی ہو جایا کریگی ۔ پس یہ رائے نہیں دیجا سکتی ۔ اور نہ ہی یہ عاقبت اندیشانہ امر ہے کہ امداد باہمی کے بنکوں کا روپیہ زمین کے ساتھ باندھ دیا جائے ۔ اور لمبی میعاد کے قرضوں پر دیا جاوے ۔ یہ صرف چھوٹی اور کم میعاد والے قرضہ جات میں استعمال ہونا چاہیئے ۔

۲۰ ۔ وہ کونسے بنک ہیں جو لمبے عرصہ والے قرضہ جات کیلئے مفید ہو سکتے ہیں اور کیوں ؟

وہ بنک جن کا نام بنکہائے امداد باہمی انفکاک اراضیات ہے امانتیں حاصل نہیں کرتے ۔ چونکہ انہیں چھوٹی چھوٹی میعاد والی رقوم امانت ادا نہیں کرنی ہوتیں اس لئے وہ لمبی میعاد والے یعنی کہ بیس سے تیس سال تک کے قرضہ جات کیلئے موزوں ہیں ۔ زمین کو واگذار کرانے کیلئے جو قرضہ جات لئے جاتے ہیں ۔ وہ چار یا پانچسال میں واپس نہیں ہو سکتے ۔ اور عام طور پر ایک کاشتکار کو بیس سال کا عرصہ بھی گذر جاتا ہے ۔ بجز اس صورت کے کہ مقروض مالدار ہو ۔ اور دیگر ذرائع آمدنی بھی رکھتا ہو ۔ پس خریداری یا واگذاری زمین کے لئے بہ خلاف قرضہ جات انجمن ہائے امداد باہمی یا ذاتی قرضہ کے رہنی قرضہ جات کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کیونکہ یہ لمبی میعاد کے واسطے ہوتے ہیں ۔ اور وہ چھوٹی اور کم عرصہ کیلئے ۔

۲۱ ۔ اگر کسی انجمن کے تمام ممبران اپنے پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کیلئے حصول قرضہ جات کی درخواستیں گذار دیں ۔ تو اس صورت میں کیا کارروائی عمل میں لانی چاہیئے ؟

یہ ایک عمدہ اصول نہیں کہ تمام ممبران کو یک وقت اور ایک ہی دفعہ پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کی خاطر قرضہ جات دے دیئے جاویں۔ کیونکہ عام طور پر کوئی انجمن قرضہ یا امانتوں سے رقم مطلوبہ فراہم نہیں کر سکتی۔ اگر رقم حاصل ہو جاوے۔ تو ان کو قرضہ جات دے دیئے جاویں۔ بصورت دیگر ممبران کو چاہیئے۔ کہ وہ باری باری قرضہ جات لیں۔ مثلاً اس طرح کہ جن ممبران کے قرضخواہ زیادہ دباؤ ڈال رہے ہوں۔ ان کو دوسروں پر جو کچھ دیر بعد انتظار کر سکتے ہیں ترجیح دیجاوے۔ اور جو بہت بھاری شرح سود ادا کر رہے ہیں۔ ان کو ان سے جو کم شرح سود ادا کرتے ہیں۔ پہلے قرضہ جات دیئے جاویں۔ کمیٹی کو بڑی احتیاط سے یہ دیکھنا چاہیئے کہ جو ممبران زیادہ مستحق اور سزاوار ہیں۔ ان کو دوسروں سے پیشتر قرضہ جات ملیں۔

فرض کیا کہ ایسے ممبران بارہ ہیں۔ تو پہلے سال چار یا پانچ ممبران کو پرانے قرضہ جات کے تصفیہ کیلئے قرضہ جات دیئے جاویں۔ دوسرے سال دیگر چار ممبران کو اور باقی ممبران کو تیسرے سال۔ اگر روپیہ ناکافی ہو تو خرید یا واگذاری زمین۔ تعمیر مکان اور ترقی زراعت کے قرضہ جات اس طرح باری باری دیئے جاویں۔

۲۲۔ کیا اخراجات کاشتکاری۔ خرید چارہ یا بیل کے قرضہ جات کی درخواستیں بھی رد کر دینی چاہئیں؟

اگر روپیہ میسر ہو اور رقوم مطلوبہ معقول اور نہایت ضروری ہوں تو ایسی درخواستیں کبھی بھی رد نہیں کرنی چاہئیں۔

۲۳۔ پیشتر اس کے کہ مقروض اور اس کے ضامنان نے رجسٹر قرضہ ہیں دستخط کیے ہوں۔ کیا قرضہ جات منظور کر دینے چاہئیں۔ اور روپیہ

ئے دینا چاہیئے ؟

جب تک مقروض اور اس کے دو ضامنان نے رجسٹر قرضہ میں دستخط نہ کئے ہوں۔ کوئی روپیہ بھی مقروض ممبران کو نہیں دینا چاہیئے اگر دستخط نہ ہونے سے پہلے قرضہ منظور ہو چکا ہے۔ تو کمیٹی کو مقروض اور اس کے ضامنان کے دستخط لینے میں دقت ہوگی۔ انجمنوں کو لازمی طور پر کاروباری اصولوں پہ چلانا چاہیئے۔ ورنہ کمیٹیوں کو ایسے نقصانات جو کاروباری طریقوں پر نہ چلنے کے باعث لاحق ہو سکتے ہیں۔ برداشت کرنے پڑینگے۔ دستخط لینے کا کام ضروری ہے۔

علاوہ ازیں جونہی کوئی نیا ممبر داخل ہو کمیٹی کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ رجسٹر کی خانہ پوری فوراً کی گئی ہے اور اس پر دستخط ہو گئے ہیں یا نہیں ؟

پانچواں باب

ادائیگی قرضہ

۱۔ کیا کاشتکار یا دیہاتی مزدور ادائیگی قرضہ میں مستعد ہے؟

کاشتکار یا دیہاتی مزدور قرضہ کے ادا کرنے میں عام طور پر مستعد ہوتا ہے۔ ہاں بعض نادہند بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ کاشتکاروں کو اکثر اوقات اور متواتر قرضہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے انہیں قرضہ باقاعدہ ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ ان کو نیا قرضہ نہیں مل سکیگا۔ کاشتکار بہ حیثیت مجموعی نادہند نہیں ہوتے وہ قرضہ ادا کر دیتے ہیں۔

۲۔ انجمنوں کے ممبروں کو کتنے عرصہ کیلئے قرضہ دیا جاتا ہے؟

قرضہ کی میعاد اس پر موقوف ہے۔ کہ مقروض روپیہ کو کس مصرف میں لاتا ہے۔ مثلاً دیہاتی انجمنوں میں جو قرضہ چارہ یا قلبہ رانی کے اخراجات کیلئے دیا جاتا ہے۔ وہ اگلی فصل پر ضرور ادا ہونا چاہیئے۔ وہ قرضہ جات جو ہل چلانے والے بیلوں کی خرید۔ خرید گڈا۔ مرمت مکان اور چھوٹے قرضہ جات کی بیباقی کیلئے دیئے جاویں۔ ان کے لئے دو سالانہ اقساط کی اجازت ہے۔ خرید اراضی۔ فک اراضی و ترقی حیثیت اراضی اور بڑے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے تین یا چار سالانہ اقساط ہوتی ہیں۔ سہولت کے لئے ایسے قرضہ جات جنکی ادائیگی ایک سال میں ہونی لازمی ہے۔ **الف** قرضہ جات کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ دو سالانہ اقساط میں ادا ہونے والے **ب** قرضہ جات کہلاتے

ہیں۔ تجارت پیشہ اشخاص کی انجمنوں میں میعاد قرضہ عام طور پر اشیاء کی بابت فروخت پر منحصر ہے۔ تنخواہ داروں کی انجمنوں میں قرضہ برداشت کرنے والے کی تنخواہ اور اسکی مالی حالت کو میعاد مقرر کرنے میں ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

۳۔ کیا پرانے قرضہ جات کی بیباقی کیلئے تمام قرضہ جات تمام ممبران کو یکساں میعاد کے لئے دینے چاہئیں؟

ادائیگی قرضہ کی میعاد مقرر کرتے وقت کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ مقروض کی استطاعت واپسی قرضہ کو مد نظر رکھے۔ مثلاً پرانے قرضہ کی ادائیگی کیلئے ایک سو روپیہ اگر نہایت غریب آدمی کو دیا جاوے تو اس کیلئے یہ ایک کثیر رقم ہوگی۔ اور اسے آسانی کیساتھ ادا کرنے کے لئے تین چار سال درکار ہونگے۔ درآنحالیکہ ایک اور ممبر جس کے حالات اور جس کی مالی حالت بہتر ہو قریباً دو سال میں یہ قرضہ ادا کر دیگا۔ اور کوئی اور ممبر جس کی مالی حالت نسبتاً اور بھی بہتر ہو۔ ایکسال میں ادا کر دیگا۔

۴۔ کیا انجمن ہائے امداد باہمی کے لئے قرضہ جات یا اقساط کی بروقت ادائیگی لازمی ہے؟

انجمن ہائے امداد باہمی کے لئے قرضہ جات یا اقساط کی بر وقت ادائیگی اشد ضروری ہے۔ اور انتظامیہ کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ اس پر زور دیں۔

۵۔ ایک انجمن کی کمیٹی اس امر پر مصر ہے کہ واپسی قرضہ باقاعدہ ہو اور وہ تمام ممبران سے واجب الوصول رقوم لینے میں کامیاب بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن ان میں ایک ایسا ممبر ہے جسے ادائیگی قرضہ کیلئے اپنے مویشی فروخت کرنے پڑے ہیں کیونکہ ژالہ باری کی وجہ سے اس کی فصل تباہ ہو گئی۔ ہر ادائیگی پر اظہار رائے کیجیئے؟

ایسی ادائیگی ناپسندیدہ ہے۔ اور اس پر زور نہیں دینا چاہیئے۔ صرف حقیقی واپسی ہی انجمن اور ممبران کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ حقیقی وصولی کی صورت میں لازمی ہے۔ کہ ممبران اپنی پیداوار کی فروخت سے قرضہ ادا کریں نہ کہ مویشی بیچ کر یا اپنی اور اشیا فروخت کر کے یا کہیں باہر سے قرضہ برداشت کر کے انجمن کے قرضہ کو بے باق کریں۔ کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن کی باقاعدہ وصولی کی طرف خاص توجہ دے۔ لیکن ساتھ ہی انہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ادائیگی قرضہ حقیقی ہو۔ اور یہ نہ ہو کہ ادائیگی عارضی طور پر مہاجنوں یا ساہوکاروں سے قرضہ لیکر یا مویشی اور دیگر اشیا فروخت کر کے کی گئی ہے۔

وہ لوگ جو اپنی غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ فصل کے تباہ ہو جانیکے باعث ادائیگی سے قاصر رہے ہیں۔ انہیں ادائیگی کیلئے مزید مہلت دینی چاہیئے۔ بے محل اور بے قاعدہ ادائیگی پر زور دینے سے ممبران کو عارضی طور پر ادائیگی کی خاطر ساہوکاروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اور یہ امر تحریک امداد باہمی کے راستہ میں ایک رکاوٹ بن جاتا ہے۔

۱۱۔ وہ طریق بیان کرو۔ جس سے ممبران سے بروقت ادائیگی کے بے موقعہ مطالبات کی احسن طریق پر روک تھام ہو سکے؟

فصلوں کی کٹائی سے ایک ماہ پیشتر کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ ممبران انجمن کی فصلوں کا معاینہ کرے۔ اور اجلاس عام کے روبرو ہر ایک ممبر کی زمین کی پیداوار تخمیناً پیش کرے۔ ازاں بعد ممبر کی فوری ضروریات کیلئے کچھ حصہ چھوڑ کر اجلاس عام اس رقم کو تعین کرے۔ جو ممبر کو اپنی پیداوار میں سے انجمن کو ادا کرنی چاہیے اور یہ کسی صورت میں بھی الف۔ ب اور ج اقساط قرضہ جات سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے

اسے واپسی قرضہ کا اندازہ لگانا کہا جاتا ہے۔ اگر اجلاس عام کی مقرر کردہ رقم اسکی واجب الوصول رقم سے کم ہے۔ تو اجلاس عام بقایا رقم کی ادائیگی کی میعاد میں توسیع کریگا۔ اس طریقہ سے وہ ممبران جو اپنی کسی غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ سال خراب ہونے کی وجہ سے معذور رہے ہیں۔ اجلاس عام کے سامنے اپنے حالات بیان کر سکینگے۔ اور میعاد کی توسیع کرا سکینگے۔

۷۔ کیا واپسی قرضہ کی میعاد میں مزید مہلت آزادی کے ساتھ منظور کر لینی چاہیئے؟

نہیں۔ اس معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ صرف نہایت ضروری اور مجبوری حالتوں میں ادائے قرضہ کی مدت میں مزید مہلت منظور کرنی چاہیئے۔

۸۔ یہ توسیع میعاد (التوائے قسط) رجسٹر قرضہ میں کس طرح دکھائی جاتی ہے؟

سب سے پہلے توسیع میعاد کی منظوری اجلاس عام کی کارروائی میں لکھی جانی چاہیئے۔ اور رجسٹر قرضہ میں واپسی اقساط کے بالمقابل اس اجلاس عام کا نمبر اور تاریخ درج کر دینی چاہیئے۔ جس نے توسیع میعاد کی منظوری دی ہو۔ یہ قسط اس وقت ادا شدہ تصور ہونی چاہیئے۔ جب کہ یہ رقم بطور نیا قرضہ دکھائی گئی ہو۔ اور ممبر اور اس کے ضامنان کے دستخط حاصل کر لئے گئے ہوں۔ سیکرٹریوں کو چاہیئے۔ کہ اقساط کی توسیع میعاد کے بارہ میں ضامنان کے دستخط کروالیں۔ کیونکہ اس معاملے میں غفلت قانونی عدالتوں میں تنازعات کا موجب ہوتی ہے۔

۹۔ ایک ممبر تساہل شعار اور کاہل ہونے کی وجہ سے اپنی اقساط کی

ادائیگی میں قاصر ہے۔ اور میعاد کے بڑھانے کی درخواست گذارتا ہے۔ آپ ان حالات میں کیٹی کو کیا مشورہ دیں گے؟

کیٹی کو چاہیئے کہ وہ اس کے رویہ کے متعلق پوری اور مکمل تحقیقات کرے۔ اگر وہ سستی اور غفلت کی وجہ سے ادائیگی میں قاصر رہا ہے۔ تو ایسا شخص نا اہل ہے۔ اسے مہلت نہیں دینی چاہیئے۔ اسے خارج کر دینا چاہیئے اور اُس سے کل قرضہ فوری واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو اس کے مال و اسباب کو فروخت کر کے جو رقم حاصل ہو اُسے انجمن کے قرضہ جات کے حساب میں جمع کر لینا چاہیئے۔

۱۰۔ فرض کریں۔ ایک ممبر جس کا نیک نیتی سے پکا ارادہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کر دے۔ لیکن فصل فروخت کرنے کے بعد اس کو اس کے دوست گمراہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ اخلاقی قوّت کی کمی کے باعث اُن کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔ اور روپیہ دعوتوں پر خرچ کر دیتا ہے۔ اور پھر التوائے قسط کیلئے درخواست دیتا ہے۔ آپ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

متذکرہ کمزوری کو نظر انداز کرکے اگر وہ اچھا آدمی ہے۔ تو اسے پہلی دفعہ فہمائش کر دینی چاہیئے۔ اور سزا کے طور پر تھوڑی سی رقم کے ادا کرنے پر مجبور کرنا چاہیئے خواہ اس کیلئے اسے زراعتی آلات کے علاوہ گھر کی اشیاء بھی کیوں نہ فروخت کرنی پڑیں۔ اس کی کمزوری کو جانتے ہوئے کیٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ اس کی پیداوار پر قبضہ کرے۔ اور اسے خود فروخت کرے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی پیداوار کو خود بخود فروخت کرکے اس کی تمام قیمت کو بلا کم و کاست انجمن کے حوالے کر دینے قابل ہو جائے

۱۱۔ توسیع میعاد (التوائے قسط) کی درخواست کس وقت کرنی چاہیئے۔ اس وقت جبکہ اجلاس عام فصل کی قسط بندی تیار کر رہا ہو۔

اسکو کمیٹی کھیتوں اور فصلوں کا معائنہ کرسکنے کی مزید مہلت صرف فصل کی خرابی کی صورت میں دی جائیگی۔

۱۲۔ کیا تاجروں اور بازاری دکانداروں کیلئے بھی ادائیگی قرضہ کی مدت میں مزید مہلت کی اجازت منظور کرنی چاہیئے؟

ہاں۔ اگر بالکل ضروری ہو۔ یعنی اس وقت جبکہ ان کے سامان کی کوئی بکری نہ ہوئی ہو۔ اور وہ یہ دکھا سکیں۔ کہ ان کی اشیائے فروخت تاہنوز ان کے قبضہ میں ہیں۔

۱۳۔ تاجروں دکانداروں اور برتن بنانے والوں کے قرضہ جات کی میعاد کن اصول پر مقرر کرنی چاہیئے؟

میعاد قرضہ اس مدت پر منحصر ہے۔ جس میں وہ اپنی اشیا فروخت کرسکیں۔ اور یہ میعاد مختلف اجناس تجارتوں کیلئے مختلف ہونی چاہیے۔

۱۴۔ کریم بخش ایک ممبر کو اپنی دھان کی فروخت سے دو سو روپیہ حاصل ہوتے ہیں۔ اس کو مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ کی قسط دینی ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اپنی اراضی کی حیثیت کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ اپنی تسلی کیلئے وہ دلائل پیش کرتا ہے۔ سوچتا ہے۔ کہ مجھے انجمن کو اس ہفتے ڈیڑھ سو روپیہ دینا ہے۔ اور دو ماہ بعد زمین کو ترقی دینے کیلئے دو سو روپیہ بطور قرضہ برداشت کرنا ہوگا۔ اس طرح مجھے اور انجمن کو صرف وصول کرنے اور پھر قرض دینے کی مزید تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ اسلئے بہتر یہی ہے۔ کہ میں روپیہ انجمن کو دینے کی بجائے خود استعمال کروں۔ اس کے متعلق آپ کی روش کیا ہونی چاہیئے؟

ہماری روش یہ ہونی چاہئیے۔ کہ اسے بتا دیا جائے۔ کہ ادائیگی باقاعدہ اور جلد ہونی چاہیئے۔ اسے چاہیئے تھا کہ پہلے اپنا پہلا قرضہ ادا کرتا۔ اور پھر نیا قرضہ

برداشت کرتا۔ ساہوکار بھی انہیں اشخاص پر اعتبار کرتے ہیں — جو ادائیگی کرتے ہیں۔ اور انجمنوں کا بھی انہیں لوگوں پر اعتبار ہے۔ جو واجب الادا رقوم ادا کر دیتے ہیں۔ اسے سمجھانا چاہیئے۔ کہ قرضہ ادا کرنا اور پھر نیا قرضہ برداشت کرنا بہترین اصول ہے۔ اور انجمن ہائے امداد باہمی کو اس پر زور دینا چاہیئے۔ اسے پہلی دفعہ تو صرف متنبہ کر دینا چاہیئے۔ اگر وہ پھر بھی ایسا ہی کرے اور باز نہ آئے۔ تو اس سے تمام قرضہ کی فوری واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

۱۵۔ چراغ دین کے ذمہ دو سو روپیہ کا قرضہ ہے۔ جو دو اقساط میں واپس ہونا چاہیئے۔ وہ اس خیال سے کہ اس کی نسبت انجمن کی رائے اچھی ہو جاوے اپنے ایک دوست سے مبلغ دو سو روپیہ قرضہ برداشت کر کے تمام رقم ادا کر دیتا ہے۔ اس کے اس فعل پر رائے زنی کرو؟

صرف ایسی ادائیگی ہونی چاہیئے۔ جو مقروض کی کمائی اور اس کمائی سے بچت پر مبنی ہو چراغ دین کا طرز واپسی قرضہ پسندیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ کہ انجمن چاہتی ہے۔ کہ ممبران قرضہ برداشت کرنے اور اس کو ادا کرنے کے اصول کو اپنی اپنی آمدنی کی بنا پر عمل میں لاویں۔

۱۶۔ محمد منیر کو انجمن کا ایک سو بیس روپیہ دینا ہے۔ ادائیگی کی مدت آن پہنچی ہے۔ لیکن اس نے اپنی پیداوار کی قیمت فروخت کا ناجائز استعمال کیا۔ اور کسی ساہوکار سے عارضی طور قرضہ برداشت کیا اور اسے یہ کہا۔ کہ وہ جلدی انجمن سے نیا قرضہ لیکر اسے ادا کر دیگا۔ اس کے بعد وہ انجمن کا قرضہ ادا کرتا ہے۔ پندرہ یوم کے بعد وہ ایک سو چالیس روپیہ انجمن سے نیا قرضہ لیتا ہے اور ساہوکار کو اصل مع سود ادا کرتا ہے۔ محمد منیر کے اس رویہ پر اظہار رائے کرو؟

گو محمد منیر کی ادائیگی بظاہر حسب ضابطہ ہے۔ لیکن یہ جائز ادائیگی نہیں بلکہ دھوکا ہے۔ اسے یہ ایک کاغذی واپسی تصور کرنا چاہیئے۔ ایسا طریق قرضہ کی انجمن کیلئے یقیناً مہلک ہے۔ اور اس کا فوری انسداد ہونا چاہیئے۔ ایسی واپسی قرضہ انجمن کی اصلی حالت ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ اور یہ پتہ نہیں چل سکتا۔ کہ ممبران امداد باہمی کے اصولوں کو سمجھکر اس پر کاربند ہو رہے ہیں یا نہیں۔ واپسی قرضہ حقیقی ہونے کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ ممبر کی آمدنی یا قیمت فروخت پیداوار میں سے ادا ہو۔

۱۷۔ فتح محمد کے چاولوں کا منڈی میں کوئی خریدار نہیں۔ بدیں وجہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ ایک مہینہ کی مہلت مانگتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ اس عرصہ میں چاول فروخت کر سکیگا۔ کیا اسے مہلت دینی چاہیئے؟

بالعموم التوائے قسط کی درخواست اس وقت دینی چاہیئے۔ جب واپسی قرضہ کا اندازہ لگایا جا رہا ہو کمیٹی کو معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ کیا فتح محمد کے پاس چاول ہے اور وہ واقعی اسے فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ فروخت کرنے کیلئے کافی کوشش کر رہا ہے۔ اور ناکام رہا ہے۔ اور اس کی جنس اس کے پاس پڑی ہے۔ تو اسے کافی مہلت دینی چاہیئے۔ اور کمیٹی کو اس کی جنس کے فروخت کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ سٹہ بازی کے خیال سے زیادہ قیمت حاصل کرنے کے لئے فروخت نہیں کرتا۔ تو اسے مہلت نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ اسے سمجھانا چاہیئے۔ کہ جنس بازاری نرخ پر فروخت کردے۔ کیونکہ زمینداروں کو سٹے کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ اور انہیں سٹہ سے باز رکھنا چاہیئے۔

۱۸۔ بتاؤ کہ کیوں بعض اوقات ممبران قسط بندی کے مطابق ادائیگی کرنے سے قاصر رہتے ہیں؟

قسط بندی کمیٹی تیار کرتی ہے۔ وہ بعض اوقات فصل کی پیداوار اور وصولی کا اندازہ امید سے زیادہ لگاتی ہے۔ اور بعض وقت فصل کی کٹائی اور برداشت کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیداوار اندازہ سے کم ہوئی ہے۔ بعض اوقات کمیٹی اس امر کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ کہ بعض چھوٹے چھوٹے اخراجات جو فروخت جنس سے پہلے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ پیداوار کی آمدنی سے وضع کرنے لازمی ہیں۔ بعض اوقات جنس (چاول) کا بازار سرد ہوتا ہے اور قیمت اندازہ سے کم ملتی ہے۔ ایسے ممبران کی جن میں کافی استطاعت نہ ہو۔ وصولیاں اکثر ناقص ہوتی ہیں۔ وہ انجمن کی اقساط ادا کرنے کیلئے اپنی دیگر خواہشات پر قابو نہیں پا سکتے۔ کمیٹی کو ایسے ممبران کی خاص نگرانی کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ان پر اس بات کا اعتماد نہ ہو سکتا ہو کہ اب وہ روپیہ ضائع نہیں کرینگے۔

۱۹۔ اس رقم قرضہ (قسط) کا تعین کون کرتا ہے۔ جو انجمن سے سنٹرل بنک کو ادا ہونی چاہیئے؟

یہ رقم قرضہ (قسط) اجلاس عام مقرر کرتا ہے۔ اس غرض کیلئے اُن رقوم کا خیال کر لیا جاتا ہے۔ جو اس سال کی بابت ممبران سے واجب الوصول ہوں۔ لیکن ان میں سے التوا شدہ قرضہ جات نیز ایسے قرضہ جات جن کی ممبران کو اشد ضرورت ہو۔ منہا کر دینے چاہئیں۔

۲۰۔ "اشد ضروری قرضہ جات" سے کیا مراد ہے؟

انجمن بنک سے سالانہ واپسی کے بعد نیا کیش کریڈٹ حاصل کرتی ہے

ممبران کو اپنے اپنے قرضہ جات کی واپسی کے بعد اس امر کا انتظار کرنا پڑتا ہے کہ انجمن نیا کیش کریڈٹ حاصل کرلے۔ پھر وہ نئے قرضہ جات برداشت کرتے ہیں۔ ایک ممبر کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مثلاً اس کو گڈے کا نیا پہیہ لگوانا ہے۔ وہ اتنا انتظار نہیں کرسکتا۔ کہ انجمن سنٹرل بنک سے کیش کریڈٹ حاصل کرے۔ یہ قرضہ جس کی ممبر کو اشد ضرورت ہے۔ اور جسکے لئے وہ عام میعاد تک انتظار نہیں کرسکتا" اشد ضروری قرضہ کہلاتا ہے۔

۴۱۔ ممبران کی قسط بندی تیار کرتے وقت اور سنٹرل بنک کی ادائیگی کا اندازہ لگاتے وقت کن قرضہ جات کو اشد ضروری خیال کرنا چاہیئے؟

اشد ضروری قرضہ جات وہ ہیں۔ جن کی ممبران کو سنٹرل بنک سے قرضہ لینے سے پیشتر ضرورت پڑیگی۔ ایسی ضرورت شاذونادر ہی پیش آتی ہے۔ خرید بیل یا چھکڑا۔ گرے ہوئے مکان کی مرمت اور بعض اوقات ادائیگی معاملہ کیلئے جو قرضہ جات لئے جاویں۔ اشد ضروری قرضہ جات تصور کئے جاسکتے ہیں۔

۴۲۔ محمد ظفر ایک گاڑیبان ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کے بیل بوڑھے ہوگئے ہیں۔ اور جنوری میں اس کے گڈے کے پہیے کام کرنے سے جواب دے دینگے۔ وہ فروری میں کام جاری نہیں رکھ سکیگا۔ اس لئے نئے بیل اور گڈا خریدنے کیلئے مبلغ دو سو روپیہ قرضہ کی درخواست دیتا ہے۔ کیا قسط بندی میں یہ اشد ضروری قرضہ کے طور پر دکھانا چاہیئے؟

ہاں! محمد ظفر کو فروری میں دو سو روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ عام طور پر نئے قرضہ جات مئی میں لئے جاتے ہیں۔ اگر اسے ماہ مئی تک انتظار کرنا پڑے تو چونکہ وہ گاڑیبان ہے۔ وہ اپنی روٹی نہیں کما سکیگا۔

۲۳ - بشیر احمد مبلغ ایک سو بیس روپیہ قرضہ کی درخواست ہل چلانے والے بیلوں کی خرید کیلئے پیش کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اسے ماہ فروری میں قرضہ مل جاوے۔ کیا قرضہ دے دینا چاہیئے؟

نہیں! کیونکہ بارانی ہل چلانے کیلئے مئی اور جون میں بیلوں کی ضرورت پڑتی ہے اسلیئے وہ ماہ اپریل تک انتظار کرسکتا ہے۔ جب کہ نئے قرضہ جات مل سکتے ہیں۔

ہاں اگر بیلوں کی ضرورت واقعی زمین فوراً ہل چلانے کے لئے ہے۔ تو یہ اشد ضروری قرضہ تصور کرنا چاہیئے۔

۲۴ - احمد دین کی زمین میں بوجہ طغیانی کے کوئی پیداوار نہیں ہوئی۔ لہٰذا اسے مہلت دے دیگئی تھی۔ اب سرکاری معاملہ کے ادا کرنے کیلئے اُس کے پاس کوئی روپیہ نہیں ہے۔ وہ مبلغ پچاس روپے ضروری قرضہ کیلئے درخواست کرتا ہے کیا آپ اس کی درخواست منظور کرلینگے؟

کمیٹی کو یہ تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کہ کیا طغیانی کی شکایت عام ہے۔ اور زمین واقعی قیمتی ہے۔ اگر معاملہ ادا نہ ہوا تو زمین عام نیلام کے ذریعے فروخت ہو جاویگی۔ جسکی وجہ سے احمد دین اور انجمن دونو کو نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ لہٰذا اگر احمد دین اپنی قسط ادا نہیں کرسکتا۔ اور اس کے شخصی ضامنان اچھے ہیں۔ تو ادائیگی معاملہ کیلئے فوراً قرضہ دے دینا چاہیئے۔

۲۵ - ظہور دین کا ایک قطعہ اراضی مالیتی آٹھ ہزار روپیہ انجمن م کے پاس بذریعہ رجسٹری بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ رہن ہے۔ سال خراب ہونے کی وجہ سے وہ صرف ایک ہزار روپیہ ادا کرسکتا ہے۔ اور اس کے پاس معاملہ ادا کرنے کیلئے کوئی روپیہ نہیں ہے۔ وہ مبلغ تین سو روپیہ فوری قرضہ کی درخواست

گذارتا ہے۔ کیا آپ قرضہ دے دینا چاہیئے؟

اگر معاملہ ادا نہ ہوا تو زمین فروخت ہو جاویگی۔ اور اس طرح سے انجمن کو نقصان ہوگا۔ کمیٹی کو تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور اگر زمین بالکل محفوظ ہے تو انجمن کو ظہور دین کو ادائیگی معاملہ میں مدد دینی چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ شخصی ضمانت پیش کرے۔

۲۶۔ قسط بندی مبلغ دس ہزار روپیہ مطالبہ ممبران ظاہر کرتی ہے۔ دو ہزار روپیہ کی اقساط ملتوی کی گئی ہیں۔ فوری قرضہ جات مبلغ ایک ہزار روپیہ کے ہیں۔ اجلاس عام کو سنٹرل بنک کا کیا مطالبہ مقرر کرنا چاہیئے؟

اقساط ملتوی شدہ دو ہزار اور فوری قرضہ جات منظور شدہ مبلغ ایک ہزار کا مجموعہ مبلغ تین ہزار ہے۔ اسلئے اجلاس کو عام سنٹرل بنک کا مطالبہ دس ہزار میں سے تین ہزار کم کرکے مبلغ سات ہزار مقرر کرنا چاہیئے۔

چھٹا باب
ممبری

۱۔ دیہاتی انجمن امداد باہمی میں شامل ہونے کیلئے کون کون سے اوصاف ضروری ہیں؟

بطور ممبر شامل ہونے کیلئے درخواست کنندہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ

(۱) محنتی ۔ دیانت دار اور نیک چال چلن ہو۔

(۲) اسی یا ملحقہ گاوں کا باشندہ ہو۔

(۳) بااختیار صاحب خانہ ہو اور خود اپنے ذرائع معاش رکھتا ہو۔

(۴) بالغ یعنی اٹھارہ سال سے زائد عمر کا ہو۔

(۵) صحیح العقل ہو تاکہ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔

(۶) امداد باہمی کے ابتدائی اصولوں کو سمجھتا ہو۔

۲۔ ممبر کیلئے دیانت دار، محنتی اور نیک چلن ہونا کیوں ضروری ہے؟

امداد باہمی نوعیت کے قرضہ کی بنیاد دیانت داری کو سرمایہ گردانتے پر منحصر ہے۔ اس لئے بغیر دیانت داری کے امداد باہمی قرضہ کوئی شے نہیں۔ دیانت داری اور امداد باہمی قرضہ دہی لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے کہ بغیر محنت کے ممبران قرضہ ادا کرنے کے اسباب مہیا نہیں کر سکینگے۔ خواہ وہ پورے طور پر نیک نیت ہی کیوں نہ ہوں۔ نیک چلن ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی آدمی خواہ کیسا ہی دیانت دار اور محنتی ہو تاہم بعض اوقات مستقل مزاج نہ ہونے کے باعث بڑی ترغیبات کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس روپیہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ جو

ادائیگی قرضہ کیلئے سبدھا انجمن میں دیا جاسکتا تھا۔ اس طرح وہ بد دیانتی کی نیت کے بغیر ہی اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی اور دولت کو فضول اڑا دیتا ہے۔

۳۔ ہمیں اس بات کی کیوں ضرورت ہے۔ کہ دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے ممبران اس گاؤں یا ملحقہ دیہات کے باشندگان ہوں؟

دیہاتی انجمنیں عام طور پر غیر محدود ذمہ داری رکھتی ہیں۔ چونکہ انجمن کی کامیابی کے لئے باہمی ضبط اور نگرانی لازمی ہے۔ اس لئے جب تک ممبران ایک ہی یا متصل دیہات کے رہنے والے نہ ہوں۔ باہمی ضبط اور نگرانی عملی طور پر ناممکن ہے۔

۴۔ کیا قصباتی انجمن کے ممبران کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ انجمن کو کامیاب بنانے کیلئے ایک دوسرے کے نزدیک رہنے والے ہوں؟

نہیں قصباتی انجمنیں امانتیں حاصل کرنے کیلئے اپنے سرمایہ حصص پر انحصار رکھتی ہیں۔ ان کے کاروبار کی ترقی اور کامیابی سرمایہ حصص کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔ ان کے کام کی کامیابی باہمی ضبط اور نگرانی پر اتنی منحصر نہیں ہے۔ جتنی دیہاتی انجمنوں کی۔ لہٰذا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ محدود ذمہ داری والی قصباتی انجمن کے ممبران ایک دوسرے کے پڑوس میں سکونت رکھیں۔

۵۔ کیا ایک نوجوان شادی شدہ آدمی جو اپنے باپ کے ساتھ رہتا ہے۔ انجمن امداد باہمی قرضہ کا ممبر بن سکتا ہے؟

انجمن امداد قرضہ کے ممبران پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جن کا اس صورت میں کہ انجمن اپنے بیرونی قرضہ جات کی ادائیگی میں قاصر رہے۔

پورا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک ممبر کی اپنی جائداد ہونی چاہیئے اگر نوجوان شادی شدہ با اختیار خود اپنی جائداد رکھتا ہے تو وہ ممبر ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ ایسے شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ خود مختار صاحب خانہ ہو۔ اور اپنے نام ملکیت رکھتا ہو۔

۶۔ ممبران کیلئے زائد از اٹھارہ برس ہونے کی کیوں ضرورت ہے؟

اگر وہ اٹھارہ برس یا اس سے کم عمر کا ہو تو قانونی طور پر وہ کسی چیز کا مجاز نہیں۔ اس کو ہر ایک کام بذریعہ ولی یا سرپرست کرنا پڑے گا۔ وہ نابالغ کہلاتا ہے۔ اور بذاتِ خود لین دین نہیں کر سکتا۔

۷۔ کیا ایک مخبوط الحواس بھی انجمن امداد باہمی قرضہ میں شامل کیا جا سکتا ہے؟

نہیں۔ صرف صحیح العقل اشخاص ہی بطور ممبر شامل ہو سکتے ہیں۔ چونکہ ممبری میں ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اور ممبران سے بذریعہ رائے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ انجمن کے انتظام میں حصہ لیں۔ مزید براں ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ امداد باہمی کے سادہ اصولوں کو سمجھیں۔ چونکہ فاترالعقل اشخاص اپنے فرائض کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ لہٰذا وہ بطور ممبر شامل نہیں کئے جا سکتے۔

۸۔ محمد اسحاق ایک مخبوط الحواس شخص جس کو اپنے باپ کی وفات پر پانچ ہزار روپیہ ترکہ میں ملا۔ اور محمد یوسف ایک بارہ سالہ نابالغ لڑکا جسکو دو ہزار روپیہ ورثہ میں ملا ہے۔ دونو اس خیال سے کہ انجمن ان کے روپیہ کی نگرانی کریگی۔ ممبری کے واسطے درخواست دیتے ہیں۔ کمیٹی کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے؟

بظاہر دونوں میں سے کوئی بھی ان اوصاف سے جو ممبری کے واسطے لازمی ہیں۔ متصف نہیں تاہم کمیٹی احتیاطاً یہ کر سکتی ہے۔ کہ ان دونو کے روپیہ کو بطور امانت منظور کرے۔ اور محمد یوسف کو اطلاع دے۔ کہ جونہی وہ بالغ ہوگا۔ اسکو ممبر بنا لیا جاویگا۔ اور محمد اسحٰق اس عرصہ تک کہ اس کے حواس درست نہیں ہوتے۔ بطور امانت دار رہ سکتا ہے۔

۹۔ درخواست کنندگان کا بطور ممبر شامل ہونے سے پیشتر امداد باہمی کے اصولوں کو سمجھ لینا ضروری ہے؟

یہ پسندیدہ امر نہیں ہے۔ کہ لوگ اندھا دھند انجمن ہائے امداد باہمی میں شامل ہوتے چلے جاویں۔ ان کو اپنی رعایات۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے واقف ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کو اصولوں کا خواہ وہ ابتدائی کیوں نہ ہوں۔ جاننا لازمی ہے۔

بہتر ہوگا کہ اس طریق کو ترک کر دیا جاوے۔ کہ امداد باہمی کے اصولوں کا مفہوم سمجھنے کیلئے چند عمدہ عمدہ فقرے طوطے کی طرح رٹ کر دماغ پریشان کیا جاوے ہمیں احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ کسی چیز کی اصلیت کی بجائے اس کے سایہ پر مطمئن نہ ہو جاویں۔ مطلب سمجھنے کے لئے کسی بات کو طوطے کی طرح زبانی یاد کر لینا بے سود ہے۔ امداد باہمی قرضہ کمل اور تمام خیالات کا نچوڑ دس نکات نکالے گئے ہیں۔ چونکہ یہ امور نہایت ضروری ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ممبران پر یہ زور ڈالیں۔ کہ وہ انہیں زبانی یاد کرنے کی بجائے پہلے ان کے معانی کو سمجھیں۔ امداد باہمی کے اصولوں کو سمجھنا اس قدر مشکل نہیں ہے۔ کہ ایک اوسط درجے کی علمیت والا دیہاتی انہیں نہ سمجھ سکتا ہو۔ اگر اسے توجہ سے باقاعدہ طریق پر تعلیم دی جائے۔ تو جن امور کے جاننے کی اسکو ضرورت ہے۔ وہ ان کو سکھ

سیکھ سکتا ہے۔ بغیر معانی سمجھنے کے کسی بات کو زبانی یاد کرانا ان اشخاص کی دماغی قوتوں کو ضائع کرنا ہے۔ قابل استاد مہیا ہوں تو سب کچھ سکھا سکتا ہے۔

۱۰۔ کیا بدھ مذہب کا پیر و فقیر کسی انجمن امداد باہمی قرضہ کا ممبر بن سکتا ہے؟

خواہ باقی سب خوبیاں اسمیں موجود کیوں نہ ہوں۔ جب تک وہ روپیہ نہیں کماتا یا کوئی جائداد نہیں رکھتا۔ وہ ممبر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ بدھ مذہب کے اصولوں پر عمل در آمد کرتا ہے۔ تو وہ صاف طور پر ممبر نہیں بن سکتا لیکن اگر کچھ عرصہ کے اندر وہ جائداد پیدا کر لیتا ہے۔ کوئی کاروبار شروع کر دیتا ہے۔ اور روپیہ کمانے لگ جاتا ہے۔ تو انجمن امداد باہمی کی ممبری اس کے لئے ممکن ہو جائے گی۔

۱۱۔ کیا مختلف حیثیت کے اشخاص ایک ہی انجمن کے ممبر بن سکتے ہیں؟

جہاں تک ممکن ہو مختلف حیثیت کے اشخاص کو ایک ہی انجمن میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایک پیشہ کے لوگ ایک انجمن بنا لیں تو ان میں باہمی ضبط اور نگرانی زیادہ اچھی طرح عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ممبران ایک دوسرے کے کاروبار کے حالات کو جان سکتے ہیں۔ مثلاً ماہی گیروں کو علیحدہ انجمن بنانی چاہیئے۔ کاشتکاروں کو علیحدہ اور تجارت پیشہ اشخاص کو علیحدہ خواہ وہ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہوں۔ کیونکہ ممبران بحث مباحثہ اور اظہار خیالات میں اپنے پیشے اور اپنی ہی وضع وقماش کے لوگوں میں زیادہ آزادی سے حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۲۔ ممبری کس طرح اور کب فسخ ہو جاتی ہے؟

وفات پر۔ مخبوط الحواس ہونے۔ دیوالیہ قرار دیئے جانے۔ نام خارج کروا لینے اور انجمن سے نکال دیئے جانے پر ممبری فسخ ہو جاتی ہے۔

۱۳۔ اگر آپ ایک انجمن کے صدر ہیں۔ تو بتائیں کہ کسی ممبر کے وفات پا جانے پر آپ کیا کرینگے؟ اور یہ کہ مرنے والے کی ذمہ داری کب ختم ہوگی؟

اگر پس ماندہ وارثان انجمن میں متوفی کی جگہ لینے پر رضامند نہیں ہیں تو جو قرضہ اس سے واجب الوصول ہوگا۔ وہ متوفی کے سرمایہ حصص میں سے منہا کرکے باقی رقم اس کے وارثان کو دے دی جائے گی۔ متوفی کی جائداد اسکی تاریخ وفات سے ایک سال بعد تک انجمن کے قرضہ جات کے لئے ذمہ دار ہے۔

۱۴۔ احمد دین ایک انجمن امداد باہمی قرضہ کا ممبر دور فاصلے پر کسی اور گاؤں میں جاکر رہائش اختیار کرلیتا ہے۔ جہاں کہ انجمن امداد باہمی قرضہ ہے۔ وہاں وہ اس انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس کے حصص کا روپیہ جو پہلی انجمن میں ہے۔ اس گاؤں کی انجمن میں جس میں وہ آکر اقامت گزین ہوگیا ہے۔ منتقل کردیا جاوے۔ صدر انجمن کو کیا کرنا چاہیئے؟

قواعد میں اس کے متعلق کوئی رعایت نہیں ہے۔ اگر احمد دین کے ذمہ کوئی قرضہ واجب الوصول نہیں ہے۔ اور اس کا انجمن سے علیحدہ ہونا بغیر کسی ناپسندیدہ خواہش کے تھا۔ تو اس کے حصص کا تبادلہ نئی انجمن میں کردینا چاہیئے۔ بشرطیکہ کوئی ممبر معترض نہ ہو اور اجلاس عام اس امر کی منظوری دیدے۔

۱۵۔ کن حالات میں ایک ممبر انجمن سے نام خارج کرا سکتا ہے؟ اس کے روپیہ حصص کو کیا کیا جاتا ہے۔ اور انجمن کے قرضہ جات کے لئے اس کی ذمہ داری کتنے عرصہ تک جاری رہتی ہے؟

ہر ایک ممبر انجمن سے اپنا نام خارج کرا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے اپنے تمام قرضہ جات اور واجبات پورے طور پر ادا کردیئے ہوں۔ تاہم اس کے

حصص کا روپیہ اس کو حصہ کی پہلی قسط کی ادائیگی سے دس سال بعد تک واپس نہیں کیا جاوے گا۔ اور انجمن کے قرضہ جات کے واسطے اس کی ذمہ داری تاریخ علیحدگی سے دو سال بعد تک جاری رہیگی۔

۱۶۔ ایک محکمہ مال کا سرویر۔ ایک انسپکٹر پولیس۔ ایک میونسپل کمشنر اور ایک امداد باہمی کا افسر۔ دیہاتی انجمن امداد باہمی قرضہ میں داخل ہونے کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ کیا آپ ان سب کو بطور ممبر شامل کر لینگے؟

اگرچہ یہ درخواست کنندگان ممبری کی تمام خصوصیات رکھتے ہیں تاہم دیہات کی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ لوگ دیہاتی افسران کے کاروبار کے متعلق اعتراض کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ خواہ وہ اوباشانہ کام ہی کیوں نہ کرتے ہوں۔ اسی لئے ان کو داخل کر لینے سے آفت کا سامنا کرنا ہوگا اور انتظام جمہوری نہیں رہیگا جب کوئی افسر یا انسپکٹر قرضہ کے واسطے درخواست دے گا۔ تو معمولی دیہاتی خاموشی کو ترجیح دیگا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہ افسران آہستہ آہستہ تمام کاروبار پر متصرف ہو جائیں گے۔ اگر افسران امداد باہمی کے شائق ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ انجمن بنا لیں۔ اور دیہاتیوں کے ساتھ شامل نہ ہوں۔

۱۷۔ کیا کسی دیہاتی انجمن امداد باہمی قرضہ کے ممبران اپنے گاؤں کے نمبردار کو بطور ممبر پسند کرینگے؟

ہاں بشرطیکہ وہ معقول آدمی ہے۔ اور اس بات پر تیار ہے کہ وہ اکثریت کے آگے سر نیاز خم کریگا۔ تو اس کے ممبر بنا لینے میں کوئی اعتراض نہیں۔ بعض نمبرداران دیہات نے تحریک امداد باہمی کے متعلق قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔ برخلاف

اس کے بعض خود غرض اور مغرور نمبرداران انجمنوں کے ممبر بن کر بھی تحریک امداد باہمی کے حق میں زہر قاتل ثابت ہوئے ہیں۔

۱۸۔ کونسی وجوہات پر ممبران کو انجمن سے خارج کیا جا سکتا ہے؟

ممبران انجمن سے خارج کر دیئے جانے کے مستحق ہیں۔ اگر وہ

۱۔ جان بوجھ کر اپنے قرضہ جات کو اصلی غرض پر صرف نہ کرتے ہوں

۲۔ بُری عادات مثلاً جوا۔ شراب خوری یا افیم کھانے پر مائل ہو گئے ہوں۔

۳۔ نمبردار یا حاکم عدالت سے مجرمانہ افعال کی وجہ سے منصفانہ طور پر سزایاب ہوئے ہوں۔

ساتواں باب

نظام جمہوری

۱۔ آپ کے گاؤں کے نظم ونسق کا ذمہ دار کون ہے؟

گاؤں کا نمبردار کیونکہ گاؤں کے جملہ معاملات متعلقہ نظم ونسق اُسی کو سرانجام دینے پڑتے ہیں۔

۲۔ کسی گاؤں کا انتظام خوش اسلوبی سے کرنے کیواسطے وہاں کا نمبردار کس کے ماتحت ہے؟

تحصیلدار[۱] صاحب سب ڈویژنل افسر بہادر کے توسط سے نمبردار ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے ماتحت ہے۔

۳۔ گاؤں کے نمبردار پر کن اشخاص کے حکم کی تعمیل فرض ہے یا کن کے الفاظ نمبردار کے واسطے قانون کا حکم رکھتے ہیں؟

ڈپٹی کمشنر۔ سب ڈویژنل افسر اور تحصیلدار کے کیونکہ نمبردار اپنے تقرر کا حکم ڈپٹی کمشنر سے بہ وساطت سب ڈویژنل افسر اور تحصیلدار حاصل کرتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے حکم سے علیحدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر اس نمبردار کے جملہ اختیارات کا سرچشمہ ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر ہی ایسا شخص ہے۔ جس سے نمبردار کو ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام ضلع کے دیہاتی نظم ونسق کا مرکز ڈپٹی کمشنر ہے۔

۴۔ گاؤں انجمن امداد قرضہ میں ڈپٹی کمشنر جیسے اختیارات والا شخص کون ہے؟ اور جملہ اختیارات کس کو حاصل ہیں؟

---

[۱] پنجاب میں نائب تحصیلدار تحصیلدار اور افسر مال کے توسط سے نمبردار ڈپٹی کمشنر ضلع کے ماتحت ہے +

یہ اختیارات کسی واحد شخص کو حاصل نہیں - بلکہ اجلاس عام کو حاصل ہیں - اجلاس عام سے کل ممبران کی نصف تعداد کا مجموعہ مراد ہے - اجلاس عام کو ان اختیارات سے بڑھکر اختیارات حاصل ہیں - جو ڈپٹی کمشنر کو اپنے نمبردار پر حاصل ہیں - کیونکہ نمبرداران ڈپٹی کمشنر کے حکم کے برخلاف اپیل کر سکتے ہیں - لیکن ممبرانِ انجمن میں سے کوئی بھی اجلاس عام کے فیصلہ کے خلاف اپیل نہیں کر سکتا - اسلئے کہ اجلاس عام کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے - بہتر ہوگا کہ اجلاسِ عام کو انجمن کا ڈپٹی کمشنر تصور کر لیا جاوے - کیونکہ اجلاسِ عام کو جملہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں - اگر کوئی باشندۂ دہ نمبردار کے فیصلے سے ناراض ہو - تو وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کر سکتا ہے - اسی طرح جب انجمن کا کوئی ممبر کمیٹی یا ممبر مجلس کے فیصلہ سے ناراض ہو تو آخری احکام کے واسطے اجلاسِ عام کے آگے اپیل کر سکتا ہے -

۵ - جمہوریت سے کیا مراد ہے ؟

۱ - یہ نظم ونسقِ مملکت یا حکومت کرنے کا ایک طریقہ ہے -

۲ - جہاں اعلیٰ اور انتہائی اختیارات عوام الناس کو حاصل ہوتے ہیں - اور انہی کے ہاتھوں سر انجام پاتے ہیں -

۳ - لیکن ان اختیارات کا استعمال ایسے افسر کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو عوام الناس کا نمائندہ ہوتا ہے - یا ایسے وزیر کے ہاتھ میں جس کو عوام الناس نے کثرت رائے سے انتخاب کیا ہوتا ہے -

۴ - اور ایسے افسر یا وزیر کا تقرر دائمی نہیں ہوتا - بلکہ وقتاً فوقتاً نئے سرے سے انتخاب عمل میں آتا ہے -

۶ - کیا اہل برہما کیلئے جمہوریت کا تصور ایک بالکل ہی انوکھا خیال ہے؟

نہیں اہل برہما کیلئے جمہوریت بالکل ہی اچھوتا خیال نہیں ہے۔ اپنی مقدس کتابوں میں انہوں نے پڑھا ہے۔ کہ ان کے سب سے پہلا بادشاہ مہاسما دا ہین کو خود عوام الناس نے اپنے لئے منتخب کیا تھا۔

۷۔ انجمن امداد باہمی کے اعلیٰ اور انتہائی اختیار کس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں؟

اجلاس عام کے ہاتھ میں۔

۸۔ لفظ "اجلاسِ عام" سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اور اس میں کتنے ممبران کی حاضری لازمی ہوتی ہے؟

انجمن کے اجلاس عام سے یہ مراد ہے۔ کہ ممبران انجمن کے کاروبار کے متعلق کسی معاملہ پر بحث کرنے یا اس کا فیصلہ کرنے کیلئے یکجا جمع ہوں۔ کورم[۱] یا کسی کام کے سر انجام دینے کیلئے ضروری تعداد ممبران نصف ہوتی ہے۔

۹۔ انجمن کا انتظام کس طرح کیا جاتا ہے۔ مختصر بیان کرو؟

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن کسی معاملے کے جلد فیصلہ کرنے کیلئے تمام ممبران کا جمع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے چیدہ چیدہ ممبران کا بطور کارکنان انتخاب کیا جاتا ہے جنہیں بحیثیت مجموعی کمیٹی کہتے ہیں۔ اور جسے اجلاس عام کے تمام تو نہیں۔ لیکن چند اختیارات سپرد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کمیٹی اجلاس عام اور انجمن کی ایجنٹ ہوتی ہے۔ اور انجمن کمیٹی کے افعال کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ اس کے بعد کمیٹی قابل ترین شخص کو بطور میر مجلس منتخب کر لیتی ہے۔ انجمن میں صدر کی شخصیت اعلیٰ تصور کی جاتی ہے۔ اور با امداد کمیٹی وہ انجمن کا کاروبار سر انجام دیتا ہے

---

[۱] پنجاب میں کل تعداد ممبران میں سے ایک تہائی ممبران کی حاضری ضروری ہوتی ہے۔ اگر تعداد ممبران ایک سو ہو تو صرف تیس کی حاضری کافی ہوتی ہے یعنی پنجاب میں کورم کا مفہوم کل ممبران میں سے ⅓ ممبران کی شرکت ہے

چونکہ اجلاس عام نے اسکو اور اس کی کمیٹی کو بطور ایجنٹ منتخب کیا تھا۔ اس خیال سے کہ انجمن کا کاروبار حسب ہدایات اجلاس عام انجام کو پہنچے۔ ہیر مجلس اور کمیٹی اجلاس عام کے ماتحت ہوتے ہیں۔

۱۰۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے انتظام کے واسطے ہیر مجلس اور کمیٹی کا تقرر کیوں ضروری ہے؟

چونکہ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے انجمن کے ہر ایک معاملہ کے تصفیہ کے واسطے اجلاس عام نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اجلاس عام کو اپنا ایک ایسا ایجنٹ مقرر کرنا پڑتا ہے۔ جس کو حسب ضابطہ اختیارات سپرد کئے گئے ہوں۔ تاکہ معمولی کاروبار سرانجام پاتا رہے۔ کمیٹی اور ہیر مجلس محض ایسے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ جن کو بعض اختیارات انجمن کے چند کام چلانے کی خاطر دیئے جاتے ہیں۔ اسلئے وہ اجلاس عام کے ایجنٹ ہوتے ہیں

۱۱۔ کیا کمیٹی کو اجلاس عام کے پورے اختیارات حاصل ہوتے ہیں؟

نہیں۔ اجلاس عام کمیٹی کو معدودے چند اختیارات دے کر باقی اختیارات اپنے واسطے محفوظ رکھتا ہے جب کاروباری آدمیوں کے پاس اسقدر کام ہو کہ وہ بذاتِ خود اس کو پورا نہ کر سکتے ہوں۔ یا کسی اور وجہ سے کسی کام کو کرنے کے قابل نہ ہوں۔ تو وہ عام طور پر اپنا کاروبار چلانے کی خاطر ایجنٹ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اپنے تمام یا بعض اختیارات ان ایجنٹوں کو دے چھوڑتے ہیں۔ اگر ایجنٹ کو تمام اختیارات دیئے گئے ہوں۔ تو اسے مختار عام کہا جاتا ہے۔ بصورتِ دیگر مختار خاص۔

انجمن امداد باہمی کی کمیٹی اور ہیر مجلس ایسے ایجنٹوں کے مشابہ ہیں۔ جن کو خاص قسم کے اختیارات سپرد کئے گئے ہوں۔ کیونکہ اجلاس عام نے

ان کو اپنے تمام اختیارات سپرد نہیں کئے۔ بلکہ تھوڑے سے اختیارات دے دیئے ہیں۔

۱۲۔ سیکرٹری اور میر مجلس اور کمیٹی کے درمیان کیا تعلق ہونا چاہیئے؟

کمیٹی انجمن کی ایجنٹ ہوتی ہے۔ جو انجمن کی طرف سے کاروبار کرتی ہے اور میر مجلس کمیٹی کا سردار ہوتا ہے۔ چونکہ وہ تحریر اور دفتر کا کام نہیں کر سکتے لہٰذا اس کام کو سرانجام دینے کے واسطے وہ کسی خواندہ شخص کو مقرر کرتے ہیں۔ جو اگر انجمن کا ممبر ہو تو اُسے دوسروں پر ترجیح دیجاتی ہے۔ گو ضرورت کے وقت غیر ممبر کا تقرر بطور سیکرٹری قابلِ اعتراض نہیں۔

جہاں تحریر اور دفتر کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں عام طور پر سیکرٹری کو تنخواہ دیجاتی ہے۔ جہاں کام تھوڑا ہوتا ہے۔ وہاں کوئی ممبر بلا تنخواہ کام کرنے کیلئے دستیاب ہو سکتا ہے۔ سیکرٹری خواہ تنخواہ دار ہو خواہ بلا تنخواہ عام طور پر انجمن کا ملازم ہوتا ہے۔ خصوصاً میر مجلس اور کمیٹی کا اسے ملازم بن کر ہی رہنا چاہیئے۔ اور کمیٹی یا ممبران کے انتظام میں دخل نہیں دینا چاہیئے اسے محض ہدایات کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ گو کسی وقت وہ اصلاحات کی تجاویز بتلا سکتا ہے۔ اگر میر مجلس اور کمیٹی ان تجاویز کو قبول کر لیویں۔ تو ان پر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔

کمیٹی اور میر مجلس ایک دوسرے کے مدد معاون ہوتے ہیں۔ میر مجلس ممبرانِ کمیٹی کی نسبت زیادہ واقفیت عامہ اور زیادہ قابلیت کی وجہ سے کمیٹی کا افسر مقرر کیا گیا ہے۔ اسے انجمن کا کام بطور آئینی صدر کے کرنا چاہیئے نہ کہ بطور کسی جابر حاکم کے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرنے میں خود مختار ہو جائیگا۔ تو ممبران اس کو علیحدہ کر کے اسکی بجائے کسی دوسرے کو

مقرر کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ اگر سیکرٹری کو بطور انتظامی خادم کے کام کرنا ہے تو وہ ممبر کمیٹی یا ممبر مجلس ہو سکے۔

۱۳۔ آپ کے خیال میں یہ کیوں ضروری ہے کہ ممبران کمیٹی اور ممبر مجلس کے احکام کی تعمیل کریں؟

انجمن کی کامیابی کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ممبران مجلس اور کمیٹی کی ہدایات کی تعمیل کریں جب ممبران اپنی کمیٹی اور ممبر مجلس کا انتخاب کرتے ہیں تو گو وہ زبان سے یہ الفاظ نہیں کہتے کہ ہم آپ کے احکام کی تعمیل کرینگے اور آپ کی ہدایات پر عمل پیرا ہونگے۔ لیکن عملی طور پر ان کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کی پیروی کرینگے اور ان کی ہدایات کے مطابق کام کرینگے۔ بشرطیکہ ان کی ہدایات اور احکام ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی ان کے ماتحت ضوابط اور قواعد انجمن کے خلاف نہ ہوں۔

چند وجوہات جن کی وجہ سے ممبران اپنے سرکردگان کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ عدم تعمیل احکام کے نتائج کا خوف مثلاً اگر قرضہ کو بے جا طور پر استعمال کرینگے تو اسکی واپسی کا مطالبہ۔ بوجہ بدچلنی انجمن سے اخراج وغیرہ۔

۲۔ اس امر کو دل میں ٹھان لینے کا نتیجہ کہ افسران کے حکم کی تعمیل بہترین طرز عمل ہے۔ جہاں متوسط درجہ کی اخلاقی تعلیم ہو۔ وہاں اس قسم کی تعمیل حکم پائی جاتی ہے۔ اور پہلی وجہ کی نسبت یہ دوسری وجہ مسلمہ طور پر روح اصلاح ظاہر کرتی ہے

۳۔ ممبران کمیٹی اور ممبر مجلس کی تعظیم بدیں وجہ کی جاتی ہے۔ کہ وہ بے غرض

فراخ حوصلہ سرگرم۔ غیر جانب دار بے حد محنتی۔ قابل اور دانا ہوتے ہیں۔ جو تابعداری ع۲ کا نتیجہ ہے وہ گراں نہیں معلوم ہوتی ہے۔ اور ع۳ کی حالت میں صاحب اختیار اشخاص کی فرمانبرداری رضامندی اور خوشی سے کی جاتی ہے نہ کہ کسی جبر سے۔ کیونکہ ممبران اس کام سے آگاہ ہیں جو کمیٹی کو سرانجام دینا ہے۔ اور جو بالکل بلا منافعہ کو بلا اُجرت ہے اور جس کی نسبت انہیں کوئی شکریہ وغیرہ ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ اور وہ انکی عزت اور تعظیم و تکریم کی وجہ سے اور یہ جان کر کہ موجودہ حالات میں ان کے فیصلہ جات سب سے اچھے ہیں وہ اکثر ایسے لوگوں کے احکام کی بجا آوری میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

لم ۱۔ اجلاس عام کے بعض اختیارات کی تفصیل دو؟

۱۔ اجلاس عام ہی انجمن کو معرض وجود میں لاتا ہے۔ اور اجلاس عام ہی اس کو توڑ سکتا ہے۔

۲۔ انجمن کے قواعد مرتب کرنا اور ان میں ترمیم و تنسیخ کرنا۔

۳۔ ممبران کو داخل اور خارج کرنا۔

۴۔ انجمن اور ممبران انجمن کی حد قرضہ مقرر کرنا۔

۵۔ منافعہ جات اور ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنا

۱۵۔ ان چند اختیارات کا ذکر کرو جو اجلاس عام عموماً کمیٹی اور ممبر مجلس کو تفویض کرتا ہے؟

کمیٹی انجمن کے جملہ کاروبار کا انتظام زیر نگرانی اجلاس عام کرتی ہے چند اختیارات جو اجلاس عام کمیٹی کے سپرد کر دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ ممبران کو داخل کرنا اور انہیں خارج کرنا۔

۲۔ درخواستہائے قرضہ کا فیصلہ کرنا (حد قرضہ مقرر کردہ اجلاس عام کے

اندر اندر یا قرضہ کی منظوری دینا بوجوہات مناسب قرضہ دینے سے انکار کرنا اور میعاد واپسی قرضہ کا مقرر کرنا۔

۳۔کافی وجوہات ہونے کے باعث میعاد واپسی قرضہ میں توسیع کرنا۔

۴۔انجمن کے سرمایہ کا جمع کرنا اور اس کا خرچ کرنا۔

۵۔انجمن نے جو قرضہ جات سنٹرل بنک سے لئے ہوں ان کی تحریر دینا اور جو امانتیں امانت داران نے انجمن میں رکھی ہوں ان کی رسیدات دینا۔

۶۔یونین کے اجلاس میں اپنی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ شامل ہونا۔

۷۔اجلاس عام طلب کرنا اور ان کے کاروبار کا انتظام کرنا۔

۱۶۔ایک دیہاتی کو (۱) انجمن کا ممبر بننے کے واسطے (۲) اور ممبر کو منظوری قرضہ کے واسطے کس کے پاس درخواست دینی چاہیے؟

کمیٹی کے پاس۔

۱۷۔اگر کمیٹی کا فیصلہ ناتسلی بخش ہو تو اپیل کس کے پاس کرنی چاہیئے؟

اجلاس عام کے پاس جس نے کمیٹی کو مقرر کیا تھا۔ اور جو کمیٹی کے فیصلہ کو منسوخ کر سکتا ہے۔

۱۸۔کیا کمیٹی کسی ممبر کو جس قدر قرضہ چاہے دے سکتی ہے؟

نہیں اگر درخواست باقاعدہ ہے تو کمیٹی اس حد تک قرضہ دے سکتی ہے جو اجلاس عام نے ہر ایک ممبر کے واسطے مقرر کی ہوئی ہے۔کمیٹی اس حد کے اندر اندر قرضہ دے سکتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں۔

۱۹۔کمیٹی کا سرکردہ کون ہوتا ہے؟

میر مجلس کمیٹی میں سرکردہ ہوتا ہے لیکن فیصلہ جات ممبران کمیٹی کی تعداد کثرت رائے پر ہوتے ہیں۔ اور سرکردہ ہر ایک کام حسب منشاء مرضی خود

نہیں کر سکتا۔

۲۰۔ کوئی ممبر کتنی دیر تک ممبر کمیٹی رہ سکتا ہے؟

ایک سال تک اگر اس کا کام تسلی بخش ہو تو وہ دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے

۲۱۔ کیا وہ ایک سال سے پہلے پہلے بھی علیحدہ کیا جا سکتا ہے؟

ہاں! اگر اس کا رویہ ٹھیک نہ رہے یا کسی اور طرح سے ممبران انجمن کے خیال میں اس کا کام تسلی بخش نہ ہو لیکن ایسی صورت میں اسے علیحدہ کرنے کیواسطے اجلاس عام میں دو تہائی حاضر ممبران کی غالب تعداد رائے لازمی ہے معمولی تجویز کے واسطے صرف کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہے۔ اجلاس عام کے انعقاد کی اطلاع پندرہ روز پہلے ہونی چاہیئے۔ جو کارروائی اجلاس عام میں آنی ہو اسکی اطلاع ممبران کو دی جانی چاہیئے۔

۲۲۔ فرض کرو کہ نگرانی میں لاپرواہی کی وجہ سے ایسا واقعہ ہو گیا ہے۔ کہ کسی ممبر نے قرضہ کا بے جا استعمال کر لیا ہے۔ جو اب ناقابل وصول ہے۔ اس قرضہ کی ادائیگی کا ذمہ دار کون ہوگا؟

اوّلاً مقروض کے ضامنان ادائیگی قرضہ کے ذمہ دار ہیں۔ اگر ضامنان سے بھی وصول نہ ہو سکے۔ تو نگرانی میں لاپرواہی کرنے کی وجہ سے ایسے قرضہ کی ادائیگی کی ذمہ دار کمیٹی ہے۔

۲۳۔ کمیٹی کے کامیاب ممبر کے صفات بیان کرو۔

کامیاب ممبر کمیٹی میں حسب ذیل صفات ہوتے ہیں:۔

۱۔ ضبط نفس اور دانائی۔

۲۔ ہمدردی بنی نوع انسان اور فراغت کار۔

۳۔ مخلصانہ جوش اور امداد باہمی کے فوائد پر پورا اعتماد۔

۴- لکھنے پڑھنے کی قابلیت اور قدرے حساب دان ہونا

۵- انجمن کے کاروبار میں مستقل مزاجی۔

۲۴- کیا دیہات کے نمبرداران اعلیٰ حامیانِ امداد باہمی یا اچھے ممبران کمیٹی بن سکتے ہیں؟

کمیٹی کا انتخاب اجلاس عام کرتا ہے۔ وہ ممبرانِ کمیٹی عام طور پر بہترین آدمی ہوتے ہیں۔ جن پر باقی ممبران کو اعتبار ہوتا ہے۔

نمبرداران کا تقرر ڈپٹی کمشنر صاحبان کرتے ہیں۔ اور عام طور پر اپنے ماتحتوں اور نائبوں کی سفارش پر کام کرتے ہیں۔ جن کو ان اشخاص کے پرائیویٹ حالات کا جن کی وہ نمبرداری کے واسطے سفارش کرتے ہیں۔ ایسا صحیح اور مکمل علم نہیں ہوتا جیساکہ باشندگانِ دہ کو ہوتا ہے۔ اور جنہیں ان کے نمائشی چال چلن کی نسبت اصلی چال چلن کا علم ہوتا ہے۔ جو نمبرداران اس طرح مقرر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ سب سے اچھے آدمی نہیں ہوتے یا ایسے آدمی نہیں ہوتے جن پر باقی باشندگانِ دہ کو اعتبار ہو۔ جہاں نمبردار اچھا ہو اور گاؤں والوں کو اس پر بھروسہ ہو۔ وہاں اگر انجمن اسکی خدمات بطور ممبر کمیٹی کے فائدہ اُٹھائے تو بہتر ہو سکتا ہے اور وہ تحریک امداد باہمی کو بڑی مدد دے سکتا ہے۔

نمبرداران کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بحیثیت ممبران ان کے حقوق وہی ہیں۔ جو دوسرے ممبران کے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی کم و بیش نہیں۔ جب تک وہ غالب تعداد رائے کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرینگے تب تک وہ اچھے حامیانِ امداد باہمی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ امداد باہمی کا اصول کسی واحد شخص کے اقتدار کو پسند نہیں کرتا۔

۲۵- جس انجمن میں نمایاں تر حامیانِ امداد باہمی ہوں کیا وہاں نمبردار دہ کو

میرمجلس بن جانا چاہیئے۔

جس انجمن میں قابل اور لائق حامیانِ امداد باہمی موجود ہوں۔ وہاں اگر باشندگانِ دیہہ نمبردار کو میرمجلس بنانا تجویز بھی کرلیں پھر بھی اس کے واسطے صدر بننا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس کے ذمے پہلے ہی کافی سے زیادہ دیہاتی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ یہ ثابت ہوچکا ہے۔ کہ مکمل قابلیت حاصل کرنے کے واسطے تقسیم عمل بہترین تجویز ہے۔ اور ہمیشہ رہیگی۔ ایک دانا نمبردار یہ تجویز کریگا۔ کہ کسی بارعب قابل اور راست گو آدمی کو میرمجلس بنایا جائے وہ خود پیچھے رہ کر اس کی امداد کرے گا۔ اور اس کو سہارا دیگا۔ اس طرح سے لازمی طور پر انجمن کو کامیابی حاصل ہوگی۔ اور اس کے واسطے نمبردار تحسین کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ بہ حیثیت نمبردار تمام حالات متعلقہ دہ کا ذمہ وار وہ ہے۔ چند نمبردار ایسے بھی ہیں۔ جو بطور میرمجلس اچھا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن ان کے واسطے بہتر یہی ہے۔ کہ وہ ایک ہی وقت میں بہت سے فرائض اپنے ذمہ نہ لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ بجائے میرمجلس بننے کے نمبردار کمیٹی کا ممبر بنجاوے۔ کیونکہ اس طرح سے باشندگانِ دہ انتظام میں زیادہ آزادی سے رائے دیکر انجمن کے کاروبار میں زیادہ دلچسپی لینگے۔

۲۶۔ کیا وجہ ہے کہ ممبران اپنے سرکردگان یا ممبرانِ کمیٹی کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور ان پر کامل بھروسہ یا یقین رکھتے ہیں؟

جن سرکردگان یا ممبران کمیٹی ضبط نفس اور خودداری کی صفات پائی جاویں اور جو خودغرضی سے مبرا اور ہمدرد و خلائق ہوں۔ وہ اپنے ہمجنسوں پر جوان کی تعظیم کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ کافی سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔

۲۷۔ فرض کیا کہ کسی انجمن کی کمیٹی (ممبران کمیٹی) نے بہت سا فرضہ خود

لے لیا ہے۔ اور دیگر ممبران کے واسطے صرف برائے نام رقم رہنے دی ہے تو بتاؤ اس کے برخلاف کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟

اس خود غرضی کی وجہ سے موجودہ کمیٹی کو علیحدہ کر کے نئی کمیٹی منتخب کر لینی چاہیئے کیونکہ اس قسم کی خود غرضی سے ممبران میں سخت بے اطمینانی پھیلیگی۔ انجمنوں کی کمیٹیاں ایک خاندان کے سرپرست کے موافق ہونی چاہئیں۔ جہاں سب سے چھوٹے اور بیکسوں کی سب سے پہلے خبر گیری ہوتی ہے مثلاً جب کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے بڑوں کی نسبت چھوٹوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اور ان کی ضروریات مہیا کی جاتی ہیں۔ فرض کرو چار آم ہیں۔ عقلمند اور محبت والے والدین خود ان کو کبھی نہیں کھائینگے۔ بلکہ گھر میں سب سے خورد سال بچوں کو کھلا دینگے۔ بتائیے اس باپ کا عوام الناس میں کیا چرچا ہوگا جو تین آم خود کھا لیتا ہے۔ اور صرف ایک آم اپنی بیوی اور بچوں کیلئے چھوڑتا ہے۔ جن ممبران کمیٹی میں ضبط نفس کی عادت ہو اور جو حرص اور لالچ کو اپنے اوپر غلبہ نہیں حاصل کرنے دیتے۔ وہ اپنے ممبران سے عزت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ان پر ممبران کو پورا پورا اعتبار ہو جاتا ہے۔

۲۸۔ انجمن کی کامیابی کے واسطے کیوں ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ کاروبار استقلال سے کیا جاوے؟

جب کمیٹی ممبران کے ساتھ مستقل مزاجی سے کاروبار کریگی۔ تو وہ قواعد کی مطابقت کرینگے۔ اور انجمن کا کاروبار کامیاب ثابت ہوگا۔ جب ہر ایک ممبر کو علم ہو جاوے گا۔ کہ کمیٹی ان کے افعال کی نگرانی کر رہی ہے اور یہ کہ ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاویگی۔ تو وہ اپنا چال چلن درست رکھینگے۔ بہ خلاف ازیں اگر کمیٹی سست ہے اور ممبران کے ساتھ برتاؤ

کرنے میں کمزور ہے تو قواعد انجمن کی اکثر خلاف ورزی ہوگی۔ کیونکہ ممبران کا خیال ہوگا کہ کمیٹی کمزور ہے۔ اور اگر کوئی قصور ہوگا تو وہ معاف کردیگی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ممبران کی اخلاقی حالت پست ہوجائیگی۔ لہٰذا جو کمیٹی ممبران کی باقاعدہ نگرانی رکھتی ہے۔ اور بُرے ممبران کو خارج کردیتی ہے اور جو قرضہ جات اصل غرض کے سوائے خرچ کئے گئے ہوں۔ ان کی واپسی کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ ممبران کو چوکنا رکھیگی۔ کامیابی فقط انہی انجمنوں کو ہوتی ہے جن کی کمیٹیاں باخبر اور ہوشیار ہوں۔ اسی لئے مستقل مزاج سرکردگان سب سے بہتر اور بہت ہی مہربان تصوّر کئے جاتے ہیں۔

۲۹۔ ایک دیہات کے نظم و نسق اور ایک انجمن امداد باہمی قرضہ کے انتظام میں کون کون سے امور مشابہ ہیں اور کن کن باتوں میں تفاوت ہے؟

دیہاتی نظم و نسق	انتظام انجمن
۱۔ اعلیٰ اختیارات ڈپٹی کمشنر اور گورنمنٹ کو ہوتے ہیں۔	۱۔ اعلیٰ اختیارات اجلاس عام کو حاصل ہوتے ہیں۔
۲۔ اختیارات اوپر سے نیچے کی طرف آتے ہیں۔	۲۔ اختیارات تمام ممبران کی طرف سے بذریعہ اجلاس عام نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں۔
۳۔ نمبردار کو ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسران سول کی رضاجوئی کرنی پڑتی ہے۔	۳۔ میر مجلس اور کمیٹی کو چونکہ ممبران مقرر کرتے ہیں۔ اسلئے ان کو عام ممبران کا فائدہ مدّنظر رکھنا پڑتا ہے اور ان کی رضاجوئی حاصل کرنی ہوتی ہے۔
۴۔ نمبردار کا تقرّر اور علیحدگی ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔	۴۔ کمیٹی کا تقرّر اور علیحدگی اجلاس عام کے اختیار میں ہوتی ہے۔

٥- قانون گورنمنٹ وضع کرتی ہے۔	٥ قواعد انجمن اجلاس عام بناتا ہے۔
٦- انتظام جمہوری نہیں ہوتا ہے۔	٦- انتظام جمہوری ہوتا ہے۔
٧- اگر افسران ہمدرد اور روشن ضمیر ہوں۔ تو فوری ترقی کا امکان ہے لیکن اگر افسران حکومت پسند اور خود غرض ہوں تو بجائے ترقی کے تنزل ہوتا ہے	٧- جب اکثریت کی مرضی کے مطابق کام کرنا پڑے تو ترقی آہستہ مگر یقینی ہوتی ہے۔
٨- ہمیشہ قابل اشخاص کا دستیاب ہونا یقینی نہیں ہے۔	٨- یقین غالب ہوتا ہے کہ بہترین اور قابل آدمی دستیاب ہونگے جو باشندگانِ دہ کا اعتبار حاصل کر سکیں گے
٩ یہ طرزِ حکومت ایسا ہے جس کو کم ایسے ممالک میں اختیار کیا گیا ہے۔ جو کہ کسی حد تک ترقی یافتہ ہیں۔	٩- یہ طرزِ حکومت ایسا ہے۔ جو کل ترقی یافتہ ممالک میں اختیار کیا گیا ہے۔
١٠- دیہاتی نظم ونسق کا تعلق ہر اس بات سے ہے جو گاؤں کی ترقی سے لگاؤ رکھتی ہو۔	١٠- انجمن کے انتظام کا تعلق زیادہ تر ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینے کے ساتھ ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمدنی اور اخلاقی مفاد خود بخود حاصل ہو جائینگے۔

٣٠- کیا دیہاتی گورنمنٹ کی موجود شکل سے کسی وقت جمہوری طریقہ کے پیدا ہو جانے کا امکان ہے؟

ہاں۔ جوں جوں ملک ترقی کرتا جاتا ہے اور دیہاتی لوگ قابلیت حاصل کرتے جاتے ہیں جو صحیح الاصول طریق تعلیم کا لازمی نتیجہ ہے۔ جس طرح پبلک کر

بلا امداد خلقت غیرے خود بخود نیچے گر جاتا ہے۔ اسی طرح موجودہ طرز حکومت صحیح الاصول جمہوریت کے مقابلہ میں بتدریج نیست و نابود ہو جائیگا۔ دیہاتیوں کے واسطے امداد باہمی نہایت عمدہ تربیت گاہ ہے۔ اور جمہوریت تک پہنچنے کا ایک زود رس اور یقینی زینہ ہے۔

۱۳۱۔ سلطنت متحدہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے انتظام حکومت کے متعلق مختصر طور پر کچھ بیان کرو؟

ایک خاص حیثیت کے اشخاص کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ ہر ایک صوبہ یا ضلع میں ووٹ ڈالے جاتے ہیں۔ جن آدمیوں کے حق میں زیادہ ووٹ ہوں۔ وہ بطور نمائندگان بھیجے جاتے ہیں۔ یہ آدمی پارلیمنٹ کے ممبر کہلاتے ہیں۔ ان کو ووٹوں کی سب سے زیادہ تعداد حاصل کرنے کی خاطر بہت زیادہ ہر دلعزیز ہونا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہم وطنوں کا اعتماد حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ نمائندگان لنڈن میں جمع ہوتے ہیں۔ اور قابل ترین ہستی کی خدمت میں جس پر جزو غالب کو اعتماد ہوتا ہے۔ بادشاہ کی طرف سے ملک کی حکومت پیش کی جاتی ہے۔ وہ وزیر اعظم یا سلطنت میں سب سے بڑی ہستی شمار کی جاتی ہے جب تک نمائندگان کی اکثریت کا اسکو اعتماد حاصل رہتا ہے۔ وہ وزیر اعظم کے عہدہ پر فائز رہتا ہے۔ یہاں جونہی ممبران پارلیمنٹ کا جزو غالب اس پر اپنا اعتماد نہیں رکھتا وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسرا ایسا آدمی پُر کرتا ہے جسکو نمائندگان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح سے اس اعظم ملک عہدہ دار کا دارومدار عوام الناس کے نمائندگان کے ذریعہ جو پارلیمنٹ کے ممبر ہوتے ہیں۔ خود عوام الناس پر منحصر ہوتا ہے۔ وزیر اعظم ملک کی انتظامیہ حکومت میں امداد دینے کی خاطر نہایت قابل ترین

اور وفادار اشخاص کو خود منتخب کرتا ہے۔ جو کابینہ وزارت میں شامل ہوتے ہیں منتخب شدہ نمائندگان کی جماعت واضع آئین وقوانین دارالعوام کہلاتی ہے وہ نکتہ چینی اور سوالات کے ذریعہ وزیر اعظم اور اس کے وزرا کی کارروائیوں کی نگرانی کرتی ہے۔ یہ ایوان بڑا صاحب اختیار ہے۔ اور طاقت اور اثر کا مرکز ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور ایوان بھی ہے۔ جسکو دارالامرا کہتے ہیں۔ اسمیں دنیوی اور دینی اکابر شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعض اراکین موروثی ہوتے ہیں۔

۳۳۔ چند ایسے امور بیان کرو جن میں سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ اور انجمن ہائے امداد باہمی کے نظام میں مشابہت ہے؟

سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں	انجمن ہائے امداد باہمی
۱۔ ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب ان لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے جنہیں ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔	۱۔ انتخاب کمیٹی بذریعہ جملہ ممبران انجمن ہوتا ہے۔
۲۔ نمائندگان میں سے وزیر اعظم اس شخص کو منتخب کیا جاتا ہے جو تمام قلمرو میں سب سے قابل۔ لائق اور قابل اعتبار ہو	۲۔ اجلاس عام میں میر مجلس اس شخص کو منتخب کیا جاتا ہے جو نہایت قابل ہو لہذا بہترین آدمی کیلئے ترقی کا موقعہ ہوتا ہے
۳۔ وزیر اعظم اپنے عہدہ پر اس وقت تک فائز رہتا ہے جب تک اسکی تائید پر بہت سے لوگ ہوں اور عوام الناس اور اسکے نمائندگان کو اس پر اعتماد ہو۔	۳۔ میر مجلس آئندہ انتخاب تک اپنے عہدہ پر فائز رہتا ہے۔ اور اگر اس کا کام تسلی بخش ہو۔ تو وہ دوبارہ منتخب ہو سکتا ہے۔
۴۔ وزیر اعظم بطور وزرائے کابینہ اپنے آدمیوں کو خود منتخب کرتا ہے	۴۔ میر مجلس کمیٹی مقرر نہیں کرتا اسے صرف سیکرٹری پر نگرانی حاصل ہوتی ہے

سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں	انجمن ہائے امداد باہمی
جو ملک کی انتظامیہ حکومت میں اسکی امداد کرتے ہیں	اور کمیٹی اسکی ممد و معاون ہوتی ہے
۵۔ قابل ترین ہستی جسکو عوام الناس اور نمائندگان کی تعداد غالب کا اعتماد حاصل ہو ترقی پا کر سب سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ وزیر اعظم کا عہدہ رعایت کے طور پر نہیں دیا جاتا بلکہ محض قابلیت اور عام اعتماد کے لحاظ سے دیا جاتا ہے	۵۔ میر مجلس کا عہدہ رعایت کے لحاظ سے نہیں دیا جاتا بلکہ قابلیت اور عام اعتماد کے لحاظ سے دیا جاتا ہے۔
۶۔ وزیر اعظم کو حکومت کا کاروبار سر انجام دینے کیلئے بعض اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایوان ہائے پارلیمنٹ نظم و نسق کی جزئیات پر توجہ نہیں دے سکتے وزیر اعظم اور اس کے وزرا ایوان ہائے پارلیمنٹ اور عوام الناس کے سامنے ملک کے کامیاب انتظام کے ذمہ دار ہوتے ہیں ؛	۶۔ میر مجلس اور کمیٹی کو اسی طرح بعض اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ اور ان اختیارات کے اندر رہ کر وہ خود عمل کر سکتے ہیں کیونکہ اجلاس عام انجمن کے کاروبار کی چھوٹی چھوٹی جزئیات پر توجہ نہیں دے سکتا میر مجلس اور کمیٹی انجمن کے کاروبار کیلئے اجلاس عام کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں ؛

آٹھواں باب

سرمایۂ محفوظ

۱- آپ کے گرد و نواح میں ایک ہندوستانی مزدور کی روزانہ کمائی کیا ہے۔ وہ کس قدر اس میں سے پس انداز کرتا ہے۔ اور عام طور پر اپنی بچت کو کس طرح لگاتا ہے؟

ایک ہندوستانی مزدور کی کمائی آٹھ آنہ سے لیکر بارہ آنے یومیہ تک ہے۔ اور عام طور پر وہ اس میں سے نصف سے لیکر ۱/۳ حصہ تک عموماً یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی تھوڑی سی پس انداز رقم کو اپنی واسکٹ کی جیب میں محفوظ رکھتا ہے۔ جب یہ رقم زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو عام طور پر اسے ڈاکخانہ کے حساب سیونگ بنک میں جمع کرا دیتا ہے۔

۲- ایک گاڑیبان کو جس کی آمدنی ایک روپیہ یومیہ ہے۔ کیا پس انداز کرنا چاہیئے؟

اگر وہ دانا ہے تو ہندوستانی مزدور کی طرح وہ خود اپنی کمائی کا کچھ حصہ مثلاً آٹھ یا چار آنہ بچائیگا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے۔ کہ اسکو اچانک اور فوری ضروریات مثلاً مرمت گاڑی یا بوڑھے بیلوں کی بجائے نئے بیلوں کی جوڑی خریدنے یا خانہ داری کی دیگر ضروریات مثلاً بیماری وغیرہ کے لئے ضرورت پڑے۔

۳- اس سرمایہ کو جو لوگ ناگہانی ضروریات کے لئے یا زمانہ پیری میں خرچ کرنے کیلئے جمع کرتے ہیں۔ تم کیا کہتے ہو؟

اس کو پروویڈنٹ فنڈ کہتے ہیں۔

۴۔ ایک کفایت شعار ہندوستانی نے مبلغ ایک ہزار روپیہ ڈاکخانہ کے حساب سیونگ بنک میں جمع کرایا ہوا ہے۔ ایک دور گاؤں میں جا کر جہاں وہ اپنے کسی دوست کو ملنے گیا ہے۔ اچانک ان کو پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس کوئی روپیہ نہیں اور اسے پانچ روپے کی ضرورت آن پڑتی ہے وہ اپنے ہی ایک دیہاتی بھائی کو ملتا ہے۔ اور اس سے عارضی قرضہ کی خواہش کرتا ہے۔ کیا اس کو یہ قرضہ مل جاوے گا؟

اس کا دیہاتی ساتھی اسکی مالی حالت کو جانتے ہوئے بشرطیکہ اسکے پاس فالتو روپیہ ہے۔ ضرور قرضہ دے دیگا۔

۵۔ کیا دیہاتی اپنا روپیہ عارضی طور پر اپنے گاؤں یا شہر کے ساہوکار کے پاس جمع کراتے ہیں؟ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو کیوں؟

فصل کی فروخت کے بعد اس خیال سے کہ کہیں وہ لوٹے نہ جائیں یا ان کی چوری نہ ہو جاوے۔ دیہاتی بعض اوقات اپنا روپیہ عارضی طور پر کسی دولتمند مہاجن انتظامی ساہوکار کے پاس اس وقت تک کیلئے جب تک کہ ان کو اپنی ذمہ واریوں کی وجہ سے اس کی ضرورت نہ پڑے جمع کروا دیتے ہیں۔ وہ یہ عارضی امانت اس واسطے رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اعتقاد ہوتا ہے۔ کہ جن کے پاس وہ اپنا روپیہ امانت رکھ رہے ہیں۔ قابل اعتبار آدمی ہیں۔ اور ان کی امانت کو پورا کرنے کیلئے ان کے پاس کافی مال و دولت ہے۔ یہ کہ ان کے پاس یہ امانت چوروں اور لٹیروں سے محفوظ ہے۔ نیز یہ کہ وہ دیانت دار ہیں۔ اور جب کبھی واپسی کا مطالبہ کیا جاوے گا۔ تو ان کی رقم ان کو واپس مل جاویگی۔

۶۔ ایک کفایت شعار دیہاتی برہمن جو بنک کے ساتھ لین دین کا حساب

کتاب رکھتا ہے۔ اور ایک فضول خرچ برہمن جس کا بنک کے ساتھ کوئی حسا
ستاب نہیں دونو کو دس دس روپیہ کی اچانک ضرورت آن پڑتی ہے
آپ کے خیال میں ان دونو میں سے کس کو قرضہ پہلے مل سکیگا اور کیوں ؟

قرض دہندہ اس کفایت شعار آدمی پر جو بنک کے ساتھ لین دین کا
حساب کتاب رکھتا ہے۔ فضول خرچ کی نسبت زیادہ اعتماد کریگا۔ پس
کفایت شعار آدمی اس پس انداز سرمایہ کی وجہ سے جو اس نے بنک میں
رکھا ہوا ہے۔ ادھار پر قابو رکھتا ہے۔ اور اس کو قرضہ فوراً مل جاتا ہے۔

۷۔ فرض کرو کہ ایک کفایت شعار آدمی جو بنک کے ساتھ لین دین رکھتا
ہے۔ بیمار پڑ جاتا ہے۔ کیا وہ ڈاکٹر کی فیس یا دوائیوں کی قیمت کیلئے کسی
قسم کی تشویش محسوس کرے گا ؟

نہیں اس کو کسی قسم کی حیرانی و تشویش نہیں ہو گی کیونکہ اس کا بنک
کے ساتھ حساب کتاب رکھنا اسکی پشت پناہ ہے۔ جس کے باعث وہ
اپنی ذمہ داریوں کو جو بیماری کی وجہ سے اسکو لاحق ہونگی پورا کرنے کے لئے
بنک سے روپیہ لیگا۔

۸۔ پروویڈنٹ فنڈ یا بنک کے ساتھ حساب کتاب رکھنے کی اہمیت
کیا ہے ؟

یہ انسان کو (۱) اس کی بیماری میں یا آتش زدگی یا کسی اور وجہ سے
نقصان ہو جانے پر اسکی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یا اسکے
نقصانات کو پورا کر دیتا ہے۔

(۲) یہ دیہات میں۔ بطور کفالت تصور کیا جاتا ہے۔ لوگ خیال کرتے
ہیں کہ اگر اس کو کوئی قرضہ دیا جاوے۔ یا عارضی امانت کی کوئی رقم

اس کے پاس رکھی جائے تو وہ محفوظ رہیگی اور بوقت مطالبہ واپس ہو جاویگی۔

۹۔ کیا انجمن ہائے امداد باہمی جو مل جل کر کام کرنے والی جماعتیں ہیں۔ اور انسانوں کی طرح کاروبار کرتی ہیں۔ کفایت شعار آدمیوں کے پروویڈنٹ فنڈ کی مانند کوئی سرمایہ رکھتی ہیں؟

رکھتی ہیں چنانچہ انجمن ہائے امداد باہمی کے سرمایہ ہائے محفوظ

(۱) خلاف امید ضروریات یا نقصانات کو پورا کرنے کیلئے اور

(۲) امانت داروں کو یہ یقین دلانے کیلئے کہ یہ انجمنیں امانت کا روپیہ میعاد امانت گزرنے پر واپس کر دینگی رکھے جاتے ہیں۔

۱۱۔ سرمایہ محفوظ کا رکھنا ایک اختیاری امر ہے یا لازمی؟

انجمن ہائے امداد باہمی کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں اور ان کو بموجب ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی سرمایہ محفوظ لازماً رکھنا پڑتا ہے۔

۱۲۔ گورنمنٹ نے کیوں اس کا رکھنا لازمی قرار دیا ہے؟

گورنمنٹ چونکہ کسی فریق کی طرفدار نہیں وہ اس بات کی ضمانت چاہتی ہے۔ کہ عامتہ الناس کو جو انجمنوں میں اپنا روپیہ لگاتے ہیں یہ اطمینان ہو جائے کہ ان کا روپیہ ان کو واپس مل جاوے گا۔

۱۳۔ کیا گورنمنٹ کا اس شرط کو لازم قرار دینا انجمن کے اپنے مفاد کے لئے ہے؟

ہاں۔ جس طرح ایک پرائیویٹ شخص کیلئے اس کا پروویڈنٹ فنڈ قائم کرنا لازمی ہے۔ اسی طرح انجمن کے مفاد کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا ذاتی سرمایہ محفوظ رکھے۔

۱۴۔ انجمن ہائے امداد باہمی کا سرمایۂ محفوظ کہاں سے آتا ہے؟

سالانہ منافعہ جات سے۔

۱۵۔ منافعہ جات کا کس قدر حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھا جاتا ہے؟

بموجب ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی انجمنوں کو اپنے سالانہ خالص منافعہ کا چوتھا حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھنا پڑتا ہے وہ اس سے زیادہ رقم اس سرمایہ میں جمع کر سکتی ہیں۔ مگر اس سے کم نہیں۔

۱۶۔ روپیہ لگانے والے جب اپنا روپیہ کسی بنک یا انجمن میں امانت رکھنے لگتے ہیں۔ تو اپنے روپیہ کی ضمانت کیلئے وہ کس بات کو مدّنظر رکھتے ہیں؟

جس طرح ایک دیہاتی اس آدمی کے حساب کتاب بنک کو مدّنظر رکھتا ہے جس کے پاس وہ اپنا روپیہ عارضی طور پر امانت رکھنے لگتا ہے اسی طرح وہ لوگ سرمایہ محفوظ کو مدّنظر رکھتے ہیں۔ جو ان کو بنک یا انجمن کے قیام مضبوطی یا قابل اعتبار ہونے کا پتہ دیتا ہے۔

۱۷۔ ریفائزن یا لوز یٹی قسم کی انجمنیں اپنے سالانہ خالص منافعہ کا کس قدر حصہ سرمایہ محفوظ میں جمع کرتی ہیں؟

ریفائزن قسم کی انجمنیں اپنا سالانہ خالص منافعہ تمام تر سرمایہ محفوظ میں لگا دیتی ہیں۔

لوز یٹی قسم کی انجمنوں کا سالانہ خالص منافعہ پہلے دس سال کے لئے تمام تر سرمایہ محفوظ میں رکھا جاتا ہے۔ اسکے بعد ہر سال سالانہ خالص منافعہ کا چہارم حصہ سرمایہ محفوظ میں رکھ کر باقی تین چوتھائی حصہ داران میں حصہ رسدی تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۔ ان طریقوں کو بیان کرو جن پر کسی انجمن کا خالص منافعہ لگایا جا سکتا ہے؟

قانون کے مطابق خالص منافع کا کم از کم چہارم حصہ سرمایۂ محفوظ میں رکھا جاتا ہے باقی تین چوتھائی کسی ایسے طریقہ پر جو ممبران تجویز کریں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ رجسٹرار صاحب بہادر کی منظوری سے بقایا کا زیادہ سے زیادہ ۱/۱۰ (دسواں حصہ) تعلیمی یا دیگر خیراتی اغراض میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فرض کیا ایک انجمن کا خالص منافع چار ہزار روپیہ ہے جس میں سے کم از کم ایک ہزار روپیہ سرمایۂ محفوظ میں رکھا جاوے گا۔ باقی ماندہ تین ہزار کا زیادہ سے زیادہ ۱/۱۰ یعنی تین سو روپیہ تعلیمی یا دیگر خیراتی اغراض میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ اور بقایا مبلغ دو ہزار سات سو روپیہ یا تو حصہ رسدی تقسیم کر لیا جا سکتا ہے یا سرمایہ محفوظ یا کسی دیگر فنڈ میں جمع کیا جا سکتا ہے۔

۱۹۔ انجمن کے بند ہو جانے پر سرمایۂ محفوظ کو کیا کیا جاتا ہے؟

ریفائزن قسم کی انجمنوں میں سرمایۂ محفوظ کا تمام نزروپیہ رفاہِ عام کے کسی کام میں لگایا جاتا ہے۔ مثلاً تعمیر مدرسہ، تعمیر چاہ یا تیاری شارع عام۔ لوزیشی قسم کی انجمنوں یا سنٹرل بنکوں میں یا انجمن یا بنک کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد سرمایۂ محفوظ ممبران میں حصہ رسدی تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

۲۰۔ انجمن ہائے امداد باہمی اور سنٹرل بنکوں کا سرمایۂ محفوظ کس طرح اور کہاں رکھنا چاہیئے۔ لہٰذا اس طرح لگایا جاوے کہ جس چیز پر روپیہ لگایا گیا ہے بوقت ضرورت اس کو آسانی سے نقدی میں تبدیل کر لیا جا سکے۔

۲۱۔ پراونشل اور سنٹرل بنک اپنا اپنا سرمایۂ محفوظ کہاں رکھتے ہیں؟

پراونشل بنک اپنا سرمایۂ محفوظ سرکاری کفالتوں میں لگا چھوڑتے ہیں۔ جو کہ فروخت کی جا سکتی ہیں یا بصورت دیگر نقدی میں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔

سنٹرل بنکوں کو بھی اسی طرح کرنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ پراونشل بنک تھوڑی سی کفالت پر ان کیلئے سرمایۂ جاریہ منظور کر دیتا ہے۔ وہ اپنا سرمایہ تمام تر کاروبار میں لگا دیتے ہیں اسطرح جب انہیں کسی خلاف امید ضرورت کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ تو پراونشل بنک اسی کفالت پر جو اس نے حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ ان کی مدد کرتا ہے۔

۲۲۔ انجمن ہائے امداد باہمی اپنا سرمایہ محفوظ کہاں رکھتی ہیں؟

یہ انجمنیں اپنا سرمایۂ محفوظ یونہی خالی اور بیکار نہیں رہنے دیتیں۔ بلکہ ان کو لین دین میں لگاتی ہیں۔ کیونکہ ان کو کسی سنٹرل بنک یا پراونشل بنک کے ساتھ کیش کریڈٹ کی اجازت ہوتی ہے جس پر وہ اپنی غیر متوقعہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے روپیہ لے لیتی ہیں۔ تاہم یہ طریقہ زیادہ تسلی بخش نہیں ہے کچھ عرصے کے بعد جب انہیں امانتیں واپس کرنے کیلئے ضرورت پڑیگی تو پھر ان کو بھی مجبور کیا جاویگا۔ کہ وہ کسی سنٹرل بنک یا پراونشل بنک کے ساتھ سرمایۂ جاریہ (چلت حساب) رکھیں۔

۲۳۔ کیا تمام کاروباری کمپنیاں اپنا اپنا سرمایۂ محفوظ رکھتی ہیں؟

ہاں تمام اعلیٰ کاروبار رکھنے والی کمپنیاں اتفاقی نقصانات اور دیگر اخراجات کو پورا کرنے کیلئے اپنا اپنا سرمایہ محفوظ رکھتی ہیں۔

جب کبھی کوئی مالی خطرہ کسی کام میں عارج ہوتا ہے اور اس وقت سرمایۂ محفوظ کوئی نہیں تو کام میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس کو بند ہی کرنا پڑے۔ سرمایۂ محفوظ کسی کاروبار کو بھی مالی خطرہ سے بچا لینے میں مدد دیتا ہے۔

۲۴۔ ان چند کاروباری کمپنیوں کے نام لو جنہیں برہما میں اپنا کام بند

کرنا پڑا؟

دھان اور لکڑی چیرنے کی کلیں۔ موٹر ٹرانسپورٹ کمپنیاں وغیرہ وغیرہ علاوہ دیگر وجوہات کے ایک بڑی وجہ ان کا کوئی سرمایہ محفوظ نہ رکھنا تھا۔ مثلاً ایک دولتمند دیہاتی دیکھتا ہے۔ کہ چاول کی مشینیں لگانے میں بیشمار فوائد ہیں۔ پس وہ ایک مشین لگا دیتا ہے جس پر اس کا تیس ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور جس میں سے اس نے دس ہزار قرضہ پر لیا ہے۔ روزانہ خالص آمدنی اچھی ہے۔ لیکن مالک مشین کی قیمت گھٹ جانے سے سرمایہ محفوظ کا کوئی خیال نہیں رکھتا اور وہ اور اپنا تمام تر منافع خرچ کئے جاتا ہے۔ ایک دن مشین ٹوٹ جاتی ہے۔ اور ایک نئے بائلر کی ضرورت پڑتی ہے۔ چونکہ سرمایہ محفوظ کوئی نہیں ہوتا مالک نقصان محسوس کرتا ہے۔ اور روپیہ کی قلت کے باعث ضروری رقم قرض پر نہیں لے سکتا۔ مشین کو بند کرتا ہے۔ قرضخواہ جس نے مالک مشین کو قرضہ دیا ہوا ہے۔ اور جس کو باقاعدہ طور پر سود بھی وصول نہیں ہوتا۔ مالک مشین پر دعویٰ دائر کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مشین نیلام کی جاتی ہے۔ اور خریداران کی کمی کی وجہ سے بہت تھوڑی رقم پر بیچ دی جاتی ہے پس ایسے کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے مالک مشین یا کارخانہ دار کو لازم ہے۔ کہ وہ سرمایہ محفوظ کی قدر و قیمت کو جانتا ہو اور نیز کاروبار کے دیگر اصولوں کو سمجھتا ہو۔ تمام اچھا کاروبار کرنے والے سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

۴۳۔ کاروباری اشخاص کے پراویڈنٹ فنڈ اور انجمن ہائے امداد باہمی یا کمپنیوں کے سرمایہ ہائے محفوظ کن کن باتوں میں مشتمل ہوتے ہیں؟

واحد اشخاص کا پروویڈنٹ فنڈ ان کو بارش کے دنوں میں روپیہ مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح انجمنوں کا سرمایۂ محفوظ ان کو یا کمپنیوں کو ان کی مصیبت کے ایام میں کام آتا ہے۔ دیگر یہ کہ پروویڈنٹ فنڈ اور سرمایۂ محفوظ ان امانتوں اور قرضہ جات کیلئے جن کی پروویڈنٹ فنڈ والے اشخاص انجمنوں کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے کافی ضمانت ہوتے ہیں۔

نواں باب

یونین ہائے امداد باہمی

۱۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے یونین بنک کیا ہوتے ہیں؟

یہ چند ایک انجمن ہائے امداد باہمی کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس کا مدعا (۱) ایک دوسرے کے قرضہ کی گارنٹی (ضمانت) کیلئے (۲) باہمی امداد اور نگہداشت کی خاطر اور امداد باہمی کے اصولوں کی نشر و اشاعت کے لئے مل جل کر کام کرنا ہے۔

۲۔ جو انجمنیں آسانی کے ساتھ کسی یونین سے ملحق ہو سکتی ہیں ان کی کیا تعداد ہونی چاہیئے؟

کسی یونین کے ساتھ اسکی ملحقہ انجمنوں کی تعداد کے تعین کے متعلق کوئی خاص قاعدہ اور پابندی نہیں ہے۔ یہ زیادہ تر یونین کے مقامی حالات اور کارکنان یونین کی قابلیت کارکردگی پر موقوف ہے کہ وہ کس طرح اپنے کام کی نگرانی کرنے میں۔ کم از کم تعداد انجمن ہائے امداد باہمی جو یونین کے قیام کیلئے ضروری ہے تین ہے۔ اس سے زیادہ تعداد حامیان امداد باہمی کی اپنی مرضی پر موقوف ہے عام طور پر دس کی تعداد کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر سرکردگان اور کارپردازان قابل ہوں تو ایک یونین پندرہ سے بیس انجمنوں کو اپنے ساتھ ملحق کر سکتی ہے۔

۳۔ یونین کے ساتھ ملحق ہونے سے انجمنوں پر کیا اثر پڑتا ہے؟

یونین کے ساتھ ملحق ہو کر انجمنیں بہت فائدہ اٹھاتی ہیں اور ان

رعایات کے مقابلے میں جو اس طرح حاصل ہوتی ہیں ان پر ذمہ داریاں بھی عاید ہوتی ہیں۔

۴۔ چند فوائد کا ذکر کرو؟

۱۔ یونین کی ہر ایک ممبر انجمن یونین کے ذریعہ ہی اپنے قرضہ جات کی تشخیص کراتی ہے۔ اور ملحقہ انجمن کو سنٹرل بنکوں یا دیگر ذرائع سے جو قرضہ جات تشخیص شدہ قرضہ پر دیئے جاتے ہیں۔ یونین کی طرف سے ان کی گارنٹی (ضمانت) دیجاتی ہے۔ اور اس طرح انجمن کی مالی حالت بہ نسبت اس کے جب کہ وہ علیحدہ تھی اور گارنٹی شدہ نہ تھی بہت مضبوط ہو جاتی ہے۔

۲۔ یونین کے افسران ملحقہ انجمنوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ اور یونین کا سیکرٹری اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ کہ وہ انجمنوں کے سیکرٹریوں کو حساب کتاب رکھنے کی تعلیم دے۔ اور ساتھ ہی حامیانِ امداد باہمی کو امداد باہمی کے اصولوں سے بیش از بیش بہرہ ور بنائے۔

۳۔ اس میں باہمی دلچسپی حاصل ہوتی ہے۔ اور گرد و نواح میں امداد باہمی کے نشر و اشاعت کیلئے مل جل کر کام کیا جاتا ہے۔

۵۔ یونین کے ساتھ ملحقہ انجمنوں کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

علاوہ باہمی معائنہ اور باہمی نگہداشت کے ہر ایک ملحقہ انجمن یونین کی دیگر انجمنوں کے قرضہ جات کیلئے ان قرضہ جات کی آخری حد تک جو اس نے گذشتہ سال میں غیر ممبران سے لئے ہیں۔ یا اپنے سرمایۂ زیر کار کے نصف تک جو ان دونوں میں سے زیادہ ہو ذمہ دار ہوتی ہے۔ یہ ادل بدل صرف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ بعض حالات میں بعض انجمنوں نے غیر ممبران سے بالکل کوئی قرضہ نہیں لیا ہوتا۔

۶۔ سرمایہ زیر کار سے کیا مراد ہے اور اس میں کیا کیا شامل ہوتا ہے؟

[۵۱] سرمایہ زیر کار اس سرمایہ کے مجموعہ کا نام ہے جو کسی انجمن کے کاروبار کے چلانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں (۱) وصول شدہ سرمایہ حصص (۲) منافعہ جات اور سرمایہ محفوظ (۳) امانت ہائے ممبران و غیر ممبران شامل ہوتی ہیں۔

۷۔ الف۔ ب۔ ج اور د چار انجمنوں نے جو کسی یونین کے ممبران ہیں۔ ل سنٹرل بنک سے قرضہ جات لئے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر تین انجمنیں بوجہ ناقص بندوبست اور انتظام کے بند ہو گئی ہیں۔ ان کا تمام مال واسباب فروخت کرنے سے ایک ہزار روپیہ وصول ہوا۔ تینوں بند شدہ انجمنوں کو سنٹرل بنک کا پندرہ سو روپیہ واپس کرنا ہے۔ الف باقی ماندہ انجمن نے سنٹرل بنک سے ایک سو روپیہ قرض اور دیگر غیر ممبران سے دو سو روپیہ بطور امانت لیا ہوا ہے۔ اس کا سرمایہ حصص مبلغ تین سو روپیہ اور سرمایہ محفوظ مبلغ ایک سو روپیہ ہے بتاؤ کہ یہ الف انجمن یونین کی دیگر انجمنوں کے قرضہ جات کیلئے کس حد تک ذمہ دار ہے؟

الف انجمن کے غیر ممبران کی گذشتہ سال کی امانت ۱۰۰ روپیہ + ۲۰۰ روپیہ = ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کا تمام سرمایہ زیر کار مشتمل بر سرمایہ حصص = ۳۰۰ روپیہ منافعہ اور سرمایہ محفوظ = ۱۰۰ روپیہ امانت = ۳۰۰ روپیہ یعنی کل مبلغ ۷۰۰ روپیہ ہے جس کا نصف ۳۵۰ روپیہ ہوتا ہے۔ ان دونوں رقوم میں ۳۵۰ روپیہ زیادہ ہے۔ پس الف انجمن مبلغ ۳۵۰ روپیہ تک ذمہ دار ہوگی اور اس سے زیادہ کی نہیں۔ قرضخواہوں کو باقی ۱۵۰ روپیہ خراب قرضہ سمجھنا ہوگا۔ تاہم

[۵۱] پنجاب میں سنٹرل بنکوں (مرکزی انجمنوں) سے جو قرضہ جات لئے گئے ہیں وہ بھی سرمایہ زیر کار میں شمار کئے جاتے ہیں

جہاں ممبر باہمی نگہداشت سے کام لیتے ہوں۔ وہاں ایسا موقعہ کبھی نہیں آتا۔

۸۔ فرض کرو کہ مندرجہ بالا مثال میں ج اور د انجمنیں دیوالیہ ہو جاتی ہیں اور سنٹرل بنک کو مبلغ دو سو روپیہ ادا نہیں کرسکتیں۔ ب انجمن کے پاس سرمایہ حصص = ۱۰۰ روپیہ قرضہ سنٹرل بنک = ۲۵۰ روپیہ امانت غیر ممبران ۵۰ روپیہ۔ امانت ممبران = ۱۰۰ روپیہ اور سرمایہ محفوظ ۵۰ روپیہ ہے بتاؤ کہ اس نقصان کو پورا کرنے کیلئے باقی انجمنوں میں سے ہر ایک کو کس قدر روپیہ دینا ہوگا؟

ب انجمن کی امانت غیر ممبران = ۲۵۰ + ۵۰ = ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اور اس کا سرمایہ زیر کار یہ ہے۔ سرمایہ حصص = ۱۰۰ سرمایہ محفوظ = ۵۰۔ امانت ممبران = ۱۰۰۔ امانت غیر ممبران = ۵۰ قرضہ سنٹرل بنک = ۲۵۰ یعنی کل ۵۵۰ روپیہ ہوتا ہے جس کا نصف ۲۲۵ روپیہ ہے۔

پس ب انجمن مبلغ تین سو روپیہ تک کی جو دونوں رقوم سے بڑی ہے ذمہ دار ہوگی۔ لیکن وہ رقم نقصان جس کو پورا کرنا ہے۔ صرف دو سو روپیہ ہے۔ پس یہ رقم دونوں انجمنوں الف اور ب کو واجبی طریق سے ان کے اپنے اپنے سرمایہ زیر کار کے بموجب حصہ رسدی پوری کرنی ہوگی۔

سرمایہ زیر کار الف یا ب : : ۷۰۰ : ۵۵۰ روپیہ

: : ۱۴ : ۱۱ روپیہ

پس دونوں انجمنوں کو مبلغ دو سو روپیہ کا $\frac{۱۴}{۲۵}$ اور $\frac{۱۱}{۲۵}$ ادا کرنا ہوگا۔ الف کے ذمے مبلغ ۱۱۲ روپیہ اور ب کے ذمے مبلغ ۸۸ روپیہ بنتا ہے۔ یہ دونوں ج اور د انجمنوں کے قرضہ جات کے واسطے ان رقوم تک ذمہ دار ہونگی۔

۹۔ یونین کی مختصہ انجمنوں پر ذمہ داری کا خوف کیا اثرات پیدا کرتا ہے؟

یہ جان کر کہ دیگر انجمنوں کے انتظام میں خرابی کے باعث جو نقصانات ہونگے ان کو انہیں ہی پورا کرنا ہوگا۔ وہ دیگر انجمنوں کے انتظام میں مدد دینگی۔ اور ان کی نگرانی میں کوشاں ہونگی۔ اس امر کیلئے کہ انجمنوں کی نگرانی اچھی طرح ہو سکے یہ لازمی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہوں۔ ورنہ نگرانی میں مشکل پیش آئیگی۔

۱۰۔ یونین کا حلقۂ کاروبار کس قدر وسیع ہونا چاہیئے؟

ان انجمنوں کے فاصلہ کے متعلق جو یونین کے ساتھ الحاق کرنا چاہتی ہوں۔ کوئی ایسا شدید العمل اصول نہیں ہے لیکن پسندیدہ امر ہے کہ وہ ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہوں۔ ورنہ باہمی ربط ضبط اور نگہداشت مشکل ہوگی۔ فی الحال آٹھ میل کا فاصلہ مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے اندر اندر انجمنیں ہونی چاہئیں لیکن جوں جوں وقت گذرتا جائیگا۔ اور انجمنوں کی تعداد بڑھتی جائیگی۔ یہ فاصلہ کم کر دیا جائیگا۔

۱۱۔ کیا امداد باہمی قرضہ کیلئے یونین کا وجود لازمی ہے؟

ہاں یہ ضروری ہے کیونکہ جب تک محکمہ امداد باہمی کو یہ امر تحقیق نہ ہو جائے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس گرد و نواح میں یونین کے قیام کا گمان ہے۔ اس کے افسران قرضہ کی کسی انجمن کی رجسٹری نہیں کرینگے۔

۱۲۔ تحریک امداد باہمی میں یونین کا کونسا درجہ ہے؟

یونین سنٹرل بنکوں اور ابتدائی انجمنوں کے زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ یہ قرضہ کی ابتدائی انجمنوں کیلئے بطور استاد اور انسپکٹر کے کام کرتی ہے۔ یہ ان کی نشو نما میں مدد دیتی ہے اور ساتھ ہی امداد باہمی کی نشو و اشاعت کے حق میں ایک نہایت ہی مفید ایجنٹ ہے۔

۱۳۔ بیان کرو کہ یونین نشر و اشاعت کا کام کس طرح ہاتھ میں لے سکتی ہے؟

امداد باہمی کے مفید اصولوں کی نشر و اشاعت کیلئے بہترین طریقوں میں ایک کامیاب اور مفید طریق یونین کا وجود ہے۔ کیونکہ خود حامیان امداد باہمی سے بڑھکر کوئی بہتر ایجنٹ اس کام کیلئے میسر نہیں آ سکتے۔

امداد باہمی کی اشاعت کیلئے ہو منظم جماعت بنائی جاوے۔ یونین اسکی سرکردہ ہونی چاہیئے۔ اور وہی تمام ضروری انتظامات کرے۔

انجمن کے عہدہ داران چیدہ چیدہ دیہات میں امداد باہمی پر لیکچر دینے کیلئے منتخب کئے جا سکتے ہیں۔ یہ اگرچہ پہلے پہل امداد باہمی کے متعلق ... بہت کم واقفیت رکھتے ہونگے۔ لیکن جب وہ اس تھوڑے بہت علم کو جو وہ رکھتے ہیں پھیلانا شروع کرینگے۔ تو ان کا علم بڑھتا جائیگا۔ اور نوٹ لکھتے لکھتے اور لیکچر تیار کرتے کرتے کچھ عرصہ میں استعداد حاصل کر کے وہ کافی قابل اور لائق بن جاوینگے۔

پیشتر اس کے کہ وہ دیہات میں دورہ کرنا شروع کریں۔ انہیں چاہیئے کہ نمبردار کے ساتھ بندوبست کر کے اس کے گاؤں میں لیکچر دینے کے متعلق اسکی منظوری حاصل کر لیں۔ اور اگر ممکن ہو تو اسے آمادہ کریں۔ کہ وہ خود ہی لوگوں کو شامل ہونے کی ترغیب دے اور اپنی اخلاقی مدد دے۔

یونین کے عہدہ داران عوام الناس کو آگاہ کریں کہ امداد باہمی نے ان کے لئے کیسا کام کیا ہے۔ اور یہ کہ اگر حاضرین جلسہ موقع دیں تو یہ ان کیلئے کیا کچھ کر سکتے ہیں امداد باہمی کے دس اصول ان پر اچھی طرح سے واضح کر دیئے جائیں۔ ایسے پرچار کی کیفیت مستقل طور پر انجمن کی کتابوں میں درج ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ یونین کی طرف سے اشاعت امداد باہمی کے وقت اس کے کام آ دسکے۔

کتاب میں جلسہ کی تاریخ۔ وقت اور مقام تعداد حاضرین جلسہ ممبر دار موجود تھا یا نہیں۔ اور اجلاس کتنی دیر تک ہوتا رہا۔ سب کچھ قلمبند کر لینا چاہیئے۔ ان کارروائیوں سے خوب اچھی طرح واضح ہوگا۔ کہ درحقیقت کون لوگ امداد باہمی کی نشر و اشاعت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کون کون سی انجمنیں اپنے اپنے حصہ کا کام کر رہی ہیں۔ اور کون کونسی بار آور ثابت نہیں ہو رہیں۔

اس قسم کا مصالحہ موجود ہونا حامیانِ امداد باہمی کیلئے زیادہ عملی کام کرنے کے واسطے ترغیب دہ ثابت ہوگا۔

۱۴۔ تحریک امداد باہمی کی دیگر انسٹی ٹیوشن کیساتھ یونین کا جو تعلق ہے اسکو نقشہ کی شکل میں ظاہر کرو؟

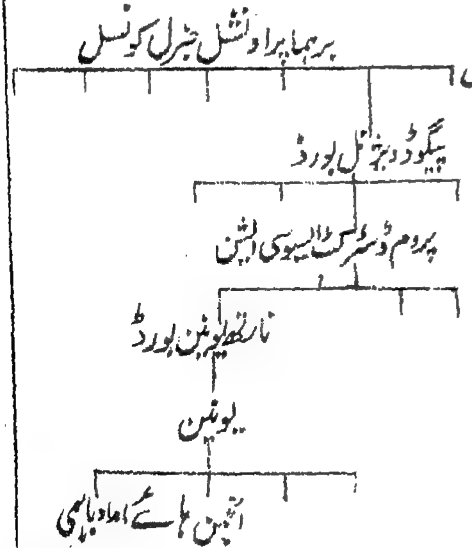

پراونشل فیڈریشن یا جنرل کونسل

۲۔ ڈویژنل بورڈ

۳۔ ڈسٹرکٹ ایسوسی ایشن

۴۔ یونین بورڈز

۵۔ گارنٹیئنگ یونین

۶۔ ابتدائی انجمن ہائے امداد باہمی[1]

اس وقت تک ہم نے برہما میں انجمنیں۔ یونینیں۔ یونین بورڈز اور ڈسٹرکٹ ایسوسی ایشن قائم کی ہیں۔ رپورٹ برہما متعلقہ سال ۱۹۲۶ء سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ ادارہ جات عرصہ سے قائم ہو چکے ہیں پر پراونشل فیڈریشن یا جنرل کونسل ابھی جلدی

[1] یعنی اول انجمنیں بنائی جاتی ہیں۔ پھر یونین۔ گویا اس تعمیر کی پہلی اینٹ ابتدائی انجمنہائے امداد باہمی کا وجود ہے (مترجم)

بننے والی ہے ۔ اور کچھ عرصہ تک ڈویژنل بورڈز بھی معرض وجود میں آجائیں گے۔

۱۵۔ انجمنیں اور یونینیں کن کن باتوں میں آپس میں مشابہت رکھتی ہیں۔ اور ان میں کیا کیا تفاوت ہے؟

انجمن ہائے امداد باہمی	یونین ہائے امداد باہمی
۱۔ ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے ماتحت رجسٹری شدہ ہے۔	۱۔ ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے ماتحت رجسٹری شدہ ہیں۔
۲۔ انکی ذمہ داری محدود اور غیر ملکی محدود بھی ہو سکتی ہے۔	۲۔ انکی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔
۳۔ ممبران واحد مالکان ہوتے ہیں۔	۳۔ اسکے ممبران رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ ہوتی ہیں۔
۴۔ انجمن کے قیام کیلئے کم از کم دس ممبران ضروری ہوتے ہیں۔	۴۔ اگرچہ کوئی مقررہ قاعدہ نہیں تاہم کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ تین ممبران کافی ہونگے۔
۵۔ ممبران کیلئے لازمی ہے کہ وہ اسی یا نزدیک کے موضع کے باشندگان ہوں۔	۵۔ انجمنیں[1] آٹھ میل سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہوں۔
۶۔ سب سے بڑا کام ممبران کو مالی امداد دینا ہے۔ جسکے اخلاقی نتائج بعد میں ظہور پذیر ہونگے	۶۔ ان کا بڑا کام ملحقہ انجمنوں کی نگرانی کرنا قرضہ جات کی تشخیص کرنا۔ انکی گارنٹی (ضمانت) دینا اور ان کے گرد و نواح میں امداد باہمی کی نشر و اشاعت کرنا ہے۔
۷۔ انجمن کا حساب کتاب رکھنے اور ممبران کو امداد باہمی سکھانے کیلئے ایک سیکرٹری	۷۔ یونین اور ملحقہ انجمنوں کا حساب کتاب رکھنے ان کے معائنہ کیلئے اور امداد باہمی

[1] پنجاب میں اس کے متعلق کوئی خاص قانون یا قاعدہ پابندی عائد نہیں کرتا۔

رکھا جاتا ہے۔	کے اصول سمجھانے کیلئے ایک سیکرٹری ملازم رکھا جاتا ہے۔
۸۔ سنٹرل بنکوں سے قرضہ اور امانتیں لیتی ہیں بنک کا کام کرتی ہیں اور منافع حاصل کرتی ہیں۔	۸۔ پنجاب میں یونینیں لین دین کا کام بھی کرتی ہیں۔ نہ امانتیں لیتی ہیں نہ بنک کا کام کرتی ہیں۔
۹۔ اخراجات ان کے منافع جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔	۹۔ اخراجات ملحقہ انجمن ہائے جو فیس ادا کرتی ہیں ان سے پورے کئے جاتے ہیں
۱۰۔ اپنا کیش کریڈٹ سنٹرل بنک سے بذریعہ یونین حاصل کرتی ہیں۔	۱۰۔ یونین کیلئے کیش کریڈٹ حاصل کر کے پھر اسے ملحقہ انجمنوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے

دسواں باب

سنٹرل کوآپریٹو بنک (مرکزی انجمن)

۱۔ کیا تمام دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کو حصص اور امانتوں کے ذریعہ سے اسقدر روپیہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنا کام چلا سکیں۔

برہماکے[1] دیہاتی عام طور پر غریب ہیں۔ اور جن کے پاس فالتو روپیہ ہوتا ہے۔ ابھی ان میں روپیہ کو سیونگ بنک یا انجمن ہائے امداد باہمی میں جمع کرانے کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے دیہاتی انجمنوں کو اپنا کام چلانے کیلئے ابھی کافی روپیہ میسّر نہیں ہوتا۔

اسلئے ان کو روپیہ بہم پہنچانے والی ایجنسی یعنی سنٹرل بنکوں کے ذریعہ شہری مالدار لوگوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ سنٹرل کوآپریٹو بنک (مرکزی انجمن) کیا چیز ہے؟

بنک ایک ایسی انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ہے جو روپیہ کی تجارت کرتا ہے۔ بنکوں کی کئی اقسام ہیں مثلاً جائنٹ سٹاک بنک (بنک ہائے مشارک النصاب) ڈاکخانہ کے سیونگ بنک۔ دیہاتی انجمن ہائے امداد قرضہ بھی دیہاتی بنک ہیں کیونکہ وہ کسی حد تک بنکنگ (لین دین) کا کام بھی کرتی ہیں۔ ان بنکوں کے فرائض مختلف ہوتے ہیں۔ وہ بنک جو امداد باہمی کے اصولوں پر چلتے ہیں۔ کوآپریٹو بنک کہلاتے ہیں۔ جس حلقہ میں دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ یا بنک یا دو میں

[1] پنجاب میں بھی بعینہٖ یہی حالت ہے۔

اور جو اپنی ضروریات خود پوری نہیں کر سکتے اور جہاں بعض انجمنوں کے پاس تو ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے اور بعض کے پاس اپنی ضروریات سے بھی کم۔ وہاں سنٹرل کواپریٹو بنک کے نام سے ایک بنک ایسے مقام پر قائم کر دیا جاتا ہے۔ جہاں کاروبار کی کثرت ہو اس بنک کا سب سے اہم فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ جن انجمنوں کے پاس فاضلہ روپیہ ہے۔ اس کو لگانے اور جن کے پاس روپیہ کی کمی ہے ان کو بہم پہنچانے کا بندوبست کرے۔ مختصر یہ کہ سنٹرل بنک کا مقصد ابتدائی انجمنوں یا بنکوں کی فاضلہ رقوم یا کمپنیوں کو مساوی رکھنا ہے۔ اس لئے وہ دیہاتی انجمنیں جنہیں ضرورت سے زیادہ امانتیں مل جاتی ہیں۔ اپنی فاضلہ رقوم کو سنٹرل بنک میں بھیج سکتی ہیں۔ اور جو انجمنیں ابھی ابھی قائم کی گئی ہیں۔ یا جن کو امانتیں نہیں مل سکتیں۔ انہیں سنٹرل بنک روپیہ مہیا کرتا ہے۔ جو اپنے لئے امانتیں قصبات اور شہروں سے حاصل کرتا ہے۔ پس انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کیلئے یہ بنک بمنزلہ روپیہ مہیا کرنے والے بنک کے ہے۔

۳۔ پراونشل کواپریٹو بنک کیا چیز ہے؟

جس طرح سنٹرل بنک ابتدائی انجمنوں یا بنکوں کی فاضلہ رقوم یا کمیوں کو اپنے محدود حلقہ کے اندر مساوی رکھنے کیلئے قائم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پراونشل بنک تمام صوبہ میں سنٹرل بنکوں کی فاضلہ رقوم اور کمیوں کو مساوی رکھتا ہے۔ یہ بنک سنٹرل بنکوں کے فرائض بھی ادا کرتا ہے۔ اور ان ابتدائی انجمنوں کی بھی امداد کرتا ہے۔ جن کے لئے ابھی تک کوئی سنٹرل بنک قائم نہیں کیا گیا۔

۴۔ ایک نقشہ تیار کرو جس میں پراونشل بنک سنٹرل بنکوں یا یونینوں

اور انجمنوں کا باہمی تعلق ظاہر ہوتا ہو؟

اپر یہ بہاپراونشل کواپریٹو بنک

(۱) پراونشل بنک
(۲) سنٹرل اینک سلہ
(۳) یونینیں
(۴) انجمن ہائے امداد باہمی

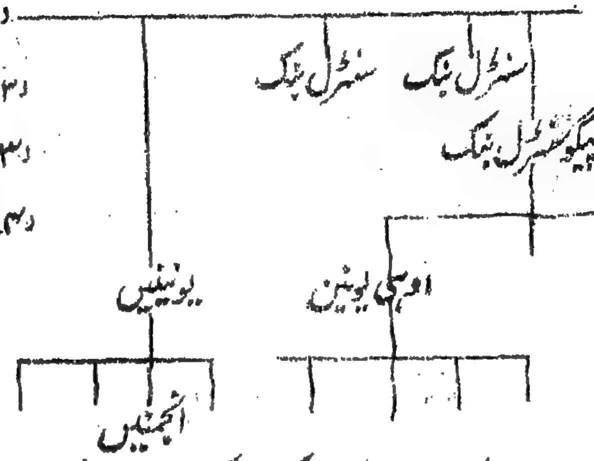

۵۔ جائنٹ سٹاک بنک (بنک مشارک النصاب) کیا چیز ہے؟

سٹاک سے مراد سرمایہ ہے لہذا جائنٹ سٹاک سے مراد مشترکہ سرمایہ ہے۔ پس جائنٹ سٹاک بنک ایک ایسا انسٹی ٹیوشن (ادارہ) ہے جس میں دولتمند اشخاص متحد ہو کر بنک کی اغراض کیلئے اپنا سرمایہ ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔ اور اس طرح منافعہ حاصل کرتے ہیں۔

۶۔ کسی بنک کے ممبر یا حصہ دار کون لوگ ہو سکتے ہیں؟

پبلک کے افراد کی ایک خاص تعداد جو خاص حدود کے اندر رہتی ہو۔ اور جسے اکثریت نے منظور کر لیا ہو۔ سنٹرل بنکوں کی ممبر ہو سکتی ہے بشرطیکہ ممبر بننے والے اشخاص بالغ اور نیک چلن ہوں۔ انجمن ہائے امداد باہمی جو سنٹرل بنکوں کے حلقہ اثر میں واقع ہوں۔ اور ان سے ملحق ہوں انہیں لازمی طور پر ممبر بننا اور حصص لینے پڑتے ہیں۔ حصص کی تعداد

سلہ جن علاقوں میں سنٹرل بنک نہیں ہیں وہاں پراونشل بنک انجمنہائے امداد باہمی کی یونینوں کیلئے براہ راست سنٹرل بنک کا کام دیتا ہے

ان قرضہ جات کے مطابق جو سنٹرل بنک ان کیلئے منظور کرتا ہے مختلف ہوتی ہے۔

۷۔ سنٹرل بنک اپنے لئے روپیہ کہاں سے لیتا ہے۔ اور اس کا روپیہ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

اس زر حصص سے جو ممبران ادا کرتے ہیں۔ اور نیز ان امانتوں سے جو دولتمند اشخاص جمع کراتے ہیں۔ اس بنک کا روپیہ اسکی ملحقہ انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جات دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ کسی اور طریق استعمال کی اجازت نہیں۔

۸۔ کیا کوئی دفتر متعلقہ سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈ (زرنا ظرات کا غذات الاضبات) جو کسی سنٹرل بنک میں حصہ دار بھی ہے۔ اور امانت دار بھی اس بنک سے قرض لے سکتا ہے؟

خواہ وہ حصہ دار بھی ہو اور امانت دار بھی۔ مگر وہ قرض نہیں لے سکتا۔ کیونکہ قرضہ جات صرف انجمن ہائے امداد باہمی کو ہی دیئے جاتے ہیں۔

۹۔ سنٹرل بنک انجمن ہائے امداد باہمی کو کس حد تک مالی امداد دیتے ہیں؟

ان کے منظور کردہ کیش کریڈٹ کی حد تک ان کو مالی امداد دیتے ہیں۔

۱۰۔ کیش کریڈٹ سے کیا مراد ہے؟

یہ بنک کی طرف سے ایک مقرر شدہ رقم ہوتی ہے۔ جس حد تک وہ ملحقہ انجمن پر اعتبار کرتا ہے۔ مثلاً اگر ہیم انجمن امداد باہمی کا کیش کریڈٹ پانچہزار روپیہ ہے۔ وہ ایسی رقم تک جو پانچہزار سے زیادہ نہ ہو اس بنک سے قرض لے سکتی ہے۔ اور جو اس پر اس رقم کی حد تک اعتبار کرتا ہے قرضہ کیا۔ اس انجمن نے بنک سے دو ہزار روپیہ قرض لیا ہوا ہے۔ تو اس صورت

ہیں وہ تین ہزار روپیہ اور بوقتِ ضرورت قرض لے سکتی ہے۔ اگر وہ ساڑھے تین ہزار روپے ادا کر دے۔ تو اس سے واجب الوصول رقم بقایا ڈیڑھ ہزار ہوگی۔ اور پھر وہ مزید قرض کی ضرورت کی صورت میں ساڑھے تین ہزار تک قرضہ لے سکتی ہے۔ کیونکہ اگر بنک کے پاس قرضہ جات دینے کے واسطے سرمایہ موجود ہے تو وہ اس رقم تک قرض دینے پر تیار ہے۔ جو پانچ ہزار سے زیادہ نہ ہو۔

۱۱۔ انجمنوں کا کیش کریڈٹ کون مقرر کرتا ہے؟

انجمنوں کیلئے[1] بنک کا کیش کریڈٹ سنٹرل بنک کی کمیٹی مقرر کرتی ہے اس کا انحصار جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے مقرر کردہ حد قرضہ۔ بنک میں سرمایہ موجود ہونے اور انجمن کی استعداد پر ہوتا ہے۔

۱۲۔ کیش کریڈٹ پر سود کس طرح لیا جاتا ہے؟

سود کیش کریڈٹ کی کل رقم پر نہیں۔ بلکہ صرف اس کے اخذ کردہ حصہ پر لیا جاتا ہے۔ اگر کسی انجمن کا کیش کریڈٹ تین ہزار روپیہ ہو اور اس نے صرف ایک ہزار روپیہ قرض لیا ہو۔ تو سود صرف ایک ہزار روپیہ پر لگایا جاویگا۔ جو اس نے قرض لیا ہوا ہے۔

۱۳۔ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے مقرر کردہ حد قرضہ سے کیا مراد ہے؟

جناب رجسٹرار صاحب بہادر کو جنہیں انجمنوں کے کام پر نگرانی حاصل ہوتی ہے۔ انجمن کے دا اصلات۔ اس کی ذمہ داریوں۔ اسکی ضروریات اور اس کے انتظام کی پختگی کا کسی حد تک علم ہوتا ہے۔ اور وہی اسبات کا کسیقدر

[1] پنجاب میں کیش کریڈٹ اور حد قرضہ دونو جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے ہی مقرر کئے جاتے ہیں۔

اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ عوام الناس قرض دینے یا امانت جمع کرانے کے معاملہ میں اس انجمن پر کسی حد تک اعتبار کر سکتے ہیں۔ بنا بریں وہ ایک ایسی رقم مقرر کر دیتے ہیں۔ جس سے زیادہ کوئی انجمن کسی شرط پر بھی قرض نہیں لے سکتی۔ اور نہ ہی امانتیں حاصل کر سکتی ہے۔ انجمنوں کے قرضہ کی یہ غایت حد ہے لہٰذا اصطلاح میں رجسٹرار صاحب بہادر کی مقرر کردہ حد قرضہ کے یہی معنے ہیں فرض کیا ایک انجمن کی حد قرضہ دس ہزار روپیہ ہے۔ اور اس نے مبلغ پانچہزار روپیہ کی حد تک اہل دہ سے امانتیں حاصل کی ہوئی ہیں۔ اور سنٹرل بنک نے اس کیلئے آٹھ ہزار کا کیش کریڈٹ مقرر کیا ہے۔ چونکہ رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے اس کی مقرر کردہ حد قرضہ دس ہزار روپیہ ہے۔ اور اس نے مبلغ پانچہزار روپیہ اہل دہ سے پہلے ہی بطور امانت لیا ہوا ہے۔ وہ بنک سے صرف پانچہزار روپیہ اور لے سکتی ہے۔ ورنہ وہ اس حد سے تجاوز کر جائیگی۔ جو رجسٹرار صاحب بہادر نے مقرر کی ہے۔ لہٰذا رجسٹرار صاحب بہادر کی مقرر کردہ حد قرضہ سے مراد وہ رقم ہے۔ جو انہوں نے مقرر کی ہو۔ اور جس سے زیادہ انجمن کو قرض لینے یا امانت رکھنے کی اجازت نہیں۔

۱۴۷۔ فرض کرو ایک انجمن نے جسکی حد قرضہ دو ہزار روپیہ ہے۔ سنٹرل بنک سے مبلغ ایک ہزار روپیہ قرض لیا ہوا ہے۔ اور ایک دیہاتی مبلغ پندرہ سو روپیہ انجمن کے پاس بطور امانت جمع کرانا چاہتا ہے۔ کیا انجمن مذکورہ امانت قبول کر سکتی ہے۔ اور اگر کر سکتی ہے تو کس حد تک؟

رجسٹرار صاحب بہادر نے جو حد قرضہ انجمن کی مقرر فرمائی ہے۔ دو ہزار روپیہ ہے۔ اور وہ ایک ہزار روپیہ قبل ازیں قرض لے چکی ہے۔ اب وہ صرف ایک ہزار روپیہ اور قرض لے سکتی ہے۔ لہٰذا انجمن صرف ایک ہزار روپیہ بطور امانت

وصول کی سکتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی مقرر کردہ حد قرضہ میں اضافہ کیا جاوے۔

۱۵۔ مندرجہ بالا صورت حالات میں آپ کمیٹی کو کیا طریق اختیار کرنیکا مشورہ دینگے؟

انجمن کو مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی خدمت میں ایزادی قرضہ کی درخواست دے۔ اور بتائے کہ ان وجوہ کی بنا پر اسکی حد قرضہ آسانی سے بڑھائی جا سکتی ہے۔ اور جو ہر طرح محفوظ ہے۔ اگر ایزادی حد قرضہ کی منظوری نہیں مل سکتی۔ تو دوسرا سب سے بہتر طریق یہ ہوگا۔ کہ وہ مبلغ پانچسو روپیہ سنٹرل بنک کو واپس کر دے اور پھر دیہاتی کی امانت مبلغ پندرہ سو روپیہ قبول کر لے۔

اکثر صورتوں میں امانت داران کو جو شرح سود ادا کی جاتی ہے۔ وہ بنک کی شرح سود سے کم ہوتی ہے۔ خواہ شرح سود دونو حالتوں میں برابر بھی ہو تو بھی سنٹرل بنک سے قرضہ لینے کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ دیہاتی کی امانت قبول کی جاوے۔ کیونکہ اس طریق کار کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ قرضخواہ اور مقروض میں ایک قریبی تعلق قائم ہو جائیگا۔

۱۶۔ کیا کسی انجمن کی انتہائی حد قرضہ مقرر کرنے میں یہ اصول ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کے زرِ حصص کی تعداد کے لحاظ سے ہونی چاہیئے؟

یہ ضروری نہیں۔ ان بنکوں اور انجمنوں میں جنکی ذمہ داری محدود ہو۔ ادا شدہ زرِ حصص کی تعداد پر غور کیا جاتا ہے۔ اور ان کی انتہائی حد قرضہ عموماً حصص سے دس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ غیر محدود ذمہ داری والی انجمنوں میں جہاں کہ حصص تھوڑے ہوں۔ انتہائی حد قرضہ مقرر کرنے میں سرمایہ حصص کو کافی معیار تصور کیا جا سکتا۔

۱۷۔ سنٹرل کواپریٹو بنکوں نے کس قسم کی ذمہ داری اختیار کی ہے؟
سنٹرل کواپریٹو بنکوں نے محدود ذمہ داری اختیار کی ہے۔ اور ان کی ذمہ داری ان کے حصص کی نامزد قیمت تک محدود ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بند ہو جانے پر بنک اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ تو ہر ایک ممبر اپنے زر حصص کی قیمت تک ادائیگی کرنے کا ذمہ دار ہے۔

۱۸۔ جو لوگ اپنا روپیہ سنٹرل کواپریٹو بنکوں یا انجمنوں میں لگاتے ہیں۔ کیا گورنمنٹ ان کے روپیہ کیلئے اپنے آپ کو ذمہ دار گردانتی ہے؟
نہیں۔ جو لوگ اپنا روپیہ تحریک امداد باہمی کے کام میں لگاتے ہیں گورنمنٹ ان کو کوئی ضمانت نہیں دیتی۔ تمام کام جو گورنمنٹ کرتی ہے یہ ہے۔ کہ وہ اس تحریک کی اور ہر دو انجمنوں اور بنکوں کے اعلیٰ اور مکمل انتظام کو برقرار رکھنے کیلئے خاص اور باقاعدہ پڑتالوں اور ہدایات سے امداد کرتی ہے۔

۱۹۔ فرض کرو کہ ایک سنٹرل بنک کے پاس اسکی ملحقہ انجمنوں کیلئے کافی سرمایہ ہے۔ اور ایک دولتمند آدمی آکر اسمیں دو لاکھ روپیہ جمع کرانا چاہتا ہے۔ تو کیا تم وہ امانت رکھ لوگے۔ اور پھر نئی انجمن ہائے امداد باہمی جلدی سے کھولنے کی کوشش کروگے؟
نہیں۔ ایک سنٹرل کواپریٹو بنک کیلئے یہ موزوں نہ ہوگا۔ کہ وہ امانت لیتا جاوے اور پھر نئی انجمنیں جلدی جلدی جاری کرے۔ کیونکہ سنٹرل بنکوں کا وجود انجمنوں کیلئے ہے نہ کہ انجمنوں کا سنٹرل بنک کے لئے۔ کسی سنٹرل بنک سے روپیہ کی امداد کے بہم پہنچانے کی ضرورت صرف اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ انجمنیں کھل جاویں۔ انجمنہائے امداد باہمی کا زبردستی اجرا صرف

اس غرض کیلئے کہ سنٹرل بنک کے پاس سرمایہ فالتو ہے۔ ایسی ناپائیدار انجمنیں پیدا کریگا۔ جن میں زیادہ دیر تک قائم رہنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اور اس طرح سے یہ طرز عمل امداد باہمی کی تحریک کیلئے بڑا مضر ہوگا۔

قبل ازیں کہ امانت رکھی جاوے۔ ایسی حالت میں جو کچھ سنٹرل بنک کر سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ پہلے پروونشل بنک سے دریافت کر لیوے۔ کہ آیا وہ اس سنٹرل بنک سے امانت لینے کو تیار ہے۔ اور اگر پراونشل بنک کو روپیہ کی ضرورت نہ ہو تو سنٹرل بنک کو اس امانت کی شرح سود اتنی کم کر دینی چاہیئے۔ کہ یہ زر امانت اگر کسی دوسرے صوبے کے کسی امداد باہمی کے کام کیلئے مطلوب ہو اور بھیجا جاوے تو اس سے سنٹرل بنک کو اتنا کچھ منافع ہو۔ جو ضروری اخراجات کے پورا کرنے کیلئے کافی ہو۔

۲۰۔ ملک برہما میں کتنے سنٹرل بنک ہیں۔ اور وہ کن کن اضلاع میں کام کرتے ہیں؟

ساگو سالن سنٹرل بنک۔ ضلع منبو میں کام کرتا ہے۔
پکوکو " ضلع پکوکو " " "
پیگو " پیگو " " "
اپر برہما " ماسوائے مذکورہ بالا تین اضلاع کے جہاں ان کے اپنے سنٹرل بنک کام کرتے ہیں۔ تمام صوبہ میں کام کرتا ہے۔ ان تمام بنکوں کو اپر برہما (مانڈلے) پراونشل بنک سے امداد ملتی ہے۔

۲۱۔ فرض کیا ایک سنٹرل بنک کو بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ایک شہری آدمی اتنی ہی رقم بطور امانت رکھنا چاہتا ہے۔ اور ایک ملحقہ انجمن بھی جس نے اپنے چند ممبران سے امانتیں حاصل کی ہیں۔ اتنی ہی رقم سنٹرل بنک

امانت رکھنا چاہتی ہے۔ بتاؤ سنٹرل بنک کو کونسی امانت پہلے قبول کرنی چاہیئے؟

سنٹرل بنک جس اصول پر کام بند ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ باہر کے آدمیوں پر انجمنوں کو اور چند ممبران کی امانت کو ایک بڑی رقم امانت پر ترجیح دیجاتی ہے پہلے اصول کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ دوسرے کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب زیادہ رقم کی امانتیں رکھنے والے واپسی امانت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو بنک کو کسی قدر دقت ہوتی ہے۔ لیکن چھوٹی رقوم امانت کی حالت میں امانت داران ایک ہی وقت پر نہیں بلکہ مختلف اوقات پر واپسی کا مطالبہ کریں گے۔ موجودہ صورت حالات میں بہت سی انجمن ہائے امداد باہمی کو امانتوں کے انتخاب کی تکالیف کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ سرمایہ حاصل کردہ انجمنوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بھی کافی نہیں ہوتا۔

۲۲۔ کیا وجہ ہے کہ ملحقہ انجمنیں اپنے سنٹرل بنک کے کام میں دلچسپی لیتی ہیں؟

اول۔ چونکہ انجمنیں خود حصہ دار ہیں۔ اسلئے جتنی زیادہ کامیابی ہوگی۔ اتنا ہی ان کا فائدہ ہوگا۔

دوئم۔ وہ اس پر بھروسہ رکھ سکتی ہیں۔ کہ وہ ضرورت کے وقت ان کو مالی امداد دیگا۔

۲۳۔ کیا سنٹرل بنک کے انتظام میں اس کی ملحقہ انجمنوں کا کوئی دخل ہو سکتا ہے۔

ہاں۔ بطور ایک حصہ دار کے ایک انجمن امداد باہمی کی سنٹرل بنک کے انتظام اور ضبط میں رائے ہوتی ہے۔ اور اس کے ووٹ کی تعداد کا

انحصار اس کے خرید کردہ حصص کی تعداد پر ہوگا۔

۲۴۔ کیا اس صوبہ میں زیادہ سنٹرل بنکوں کی ضرورت ہے؟

برٹش ہند میں صرف تین سنٹرل بنک اور ایک پراونشل بنک ہے۔ لیکن ہمیں زیادہ سنٹرل بنک چاہئیں۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ ہمیں ان کی اضلاع میں ضرورت ہے۔ جہاں امداد باہمی نے جڑ پکڑ لی ہے۔ اور نشو و نما پا رہی ہے۔ اور بہت سے اضلاع ایسے ہیں جنہیں خود سنٹرل بنکوں کے جاری کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔ چونکہ تحریک امداد باہمی ترقی پذیر ہے۔ ہم ہر ایک ضلع میں ایک ایک سنٹرل بنک کامیابی کے ساتھ قائم کرنے کی امید رکھتے ہیں۔

۲۵۔ وہ کیا شرائط ہیں۔ جو کسی سنٹرل بنک کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں؟

۱۔ ایک سنٹرل بنک کی ہستی کو قائم رکھنے کیلئے ضلع میں انجمن ہائے امداد قرضہ کی کافی تعداد ہونی چاہیئے۔ جو کہ ان کی مالی کمی و بیشی کا توازن قائم رکھ سکے

۲۔ بہت سے حصہ داران ایسے ہونے چاہئیں۔ جو رفاہ عام کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہوں۔ آسودہ حال اور دیانتدار ہوں۔ اور بنک کے کام میں امداد دینے کی فرصت رکھتے ہوں۔

۳۔ بنک عوام میں اپنا اعتبار قائم کرکے امانتیں حاصل کرے گا۔ ورنہ روپیہ بیکار اور بے سود پڑا رہیگا۔

۲۶۔ جائینٹ سٹاک بنک اور سنٹرل کواپریٹو بنک کے نکتہ ہائے مشابہت اور مخالفت بیان کرو؟

سلہ صوبہ پنجاب میں اس وقت ایک پراونشل بنک اور سینتالیس سنٹرل بنک ہیں ؟

سنٹرل کوآپریٹو بنک	جائنٹ سٹاک بنک
۱ - یہ غریب اشخاص کا بنک ہے اس میں چھوٹے چھوٹے قرضہ جات دیئے جاتے ہیں - چھوٹی چھوٹی امانتیں رکھی یا نکالی جاتی ہیں -	۱ - یہ امیر آدمیوں کا بنک ہے یہ صرف بڑی بڑی رقوم کا لین دین کرتا ہے - خواہ وہ بطور قرضہ ہوں یا بطور امانت
۲ - یہ سوائے رجسٹری شدہ انجمنوں کے کسی شخص کو بھی قرضہ نہیں دیتا -	۲ - ہر ایک کو جس پر بنک کا مینجر اعتبار کرتا ہو قرضہ دیتا ہے -
۳ - مقروض اور قرضخواہ کا فائدہ مشترکہ ہے کیونکہ ہر ایک قرضہ لینے والی انجمن بنک کی حصہ دار ہے -	۳ - کوئی ایسا مشترکہ فائدہ نہیں ہے مقروض کا نقصان قرضخواہ کا فائدہ ہے ایسے ہی قرضخواہ کا نقصان مقروض کا فائدہ ہے
۴ - انتظام کیلئے کسی نہایت تجربہ کار صراف کی ضرورت نہیں ہوتی - اور ایک اوسط درجہ کا کاروباری آدمی اس کو بہت تسلی بخش طریقہ سے چلا سکتا ہے -	۴ - اس کیلئے ایک نہایت ماہر صراف کی ضرورت ہوتی ہے - جسکو اگر بنک خوب اچھی طرح چلانا مطلوب ہو - تو اچھی تنخواہ دینی ہوگی -
۵ - چونکہ اس بنک کا کام صرف قرضہ دینا ہی ہوتا ہے - اسلئے منافعہ کا واحد ذریعہ صرف قرضہ جات پر سود ہی ہے	۵ - آمدنی کا بڑا ذریعہ تجارتی ہنڈیوں پر بٹے سے ہے - اور قرضہ جات پر سود سے اگر ہو بھی تو بہت کم ہوتا ہے
۶ - یہ ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے بموجب رجسٹری شدہ ہے -	۶ - یہ کمپنیوں کے ایکٹ کے بموجب رجسٹری شدہ ہے -

۲۷ - جو قرضہ جات سنٹرل کوآپریٹو بنک انجمن ہائے امداد باہمی کو دیتے ہیں - ان کی میعاد اور ادائیگی کیا ہوتی ہے ؟

جو قرضہ جات انجمن ہائے امداد باہمی کو دیئے جاتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کیلئے سنٹرل کواپریٹو بنک کوئی میعاد مقرر نہیں کرتے۔ ہر ایک فصل کے بعد انجمن کو نصف سے لیکر ایک چوتھائی تک کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور یہ بات انجمن پر خود فیصلہ کرنے کیلئے چھوڑ دیجاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے ممبران کی ادائیگی کے مطابق کام کرے۔ ایک انجمن اور اس کے ممبران کی نسبت ممبران کیلئے اکثر قرضہ جات ایک سال کے اندر قابل ادائیگی ہوتے ہیں۔ کچھ دو سال کے اندر اور باقی ماندہ تین یا چار سال تک۔ جو قرضہ جات کہ پرانے اور بھاری قرضہ جات ساہوکارہ کی ادائیگی نیز جو خرید اراضی یا فک الرہن کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ انکی واپسی میں تین سے لیکر چار سال تک کا عرصہ لگتا ہے۔

۲۸۔ کیا ایک متوسط درجے کا کاشتکار ایسے قرضہ جات کو جو اس نے فک الرہن کیلئے لیئے ہیں تین یا چار سال میں ادا کر سکتا ہے؟

نہیں۔ ایک متوسط درجہ کے غریب کاشتکار کیلئے یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ ان قرضہ جات کو جو ایسی اغراض کیلئے لیئے ہوں۔ چار سال کے اندر واپس ادا کر سکے۔ صرف وہی ایسا کر سکتے ہیں۔ جن کی کچھ بیرونی آمدنی بھی ہو۔

۲۹ تمثیل سے ثابت کرو۔ کہ کس طرح سے وہ فوائد جو فک الرہن اراضی سے بنک پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ساہوکاروں کے بنکوں یا انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ سے زیادہ ہیں؟

فرض کرو کہ ایک شخص پانچ ایکڑ قابل کاشت اراضی کا مالک ہے جس کی قیمت مبلغ چھ سو روپیہ ہے۔ دس ایکڑ ایسی موروثی زمین کو فک الرہن کرانا چاہتا ہے۔ جو کہ بعوض مبلغ چار سو روپیہ کے رہن ہو اور راہناں کے قبضہ میں ہو۔

اگر وہ روپیہ ایک انجمن امداد قرضہ سے قرضہ لیوے تو اسکو سال کے اختتام پر زر اصل میں سے ایک سو روپیہ واپس ادا کرنا ہوگا۔ کیونکہ ادائیگی قرضہ کی انتہائی میعاد چار سال ہے۔ اور مبلغ ۱۵ روپے سینکڑہ سالانہ کے حساب سے مبلغ ۶۰ روپے سود۔ کل مبلغ ۱۶۰ روپے ہوئے۔ زمین پر محنت کرنے سے اس کی پیداوار ۲۵۰ ٹوکرہ کی ہوگی۔ جس میں سے وہ اپنے مزدور کو ایک سو ٹوکرے مزدوری میں دیگا۔ اور باقی ماندہ ۲۵۰ ٹوکروں کو بعوض مبلغ دو سو روپیہ کے بیچ دے گا۔ زر حاصل شدہ میں سے سرکاری معاملہ چھوٹے چھوٹے خانگی اور دوسرے اخراجات ادا کرنے کے بعد اس کے پاس صرف ۱۵۰ روپے بچیگا۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ وہ انجمن امداد قرضہ کو اپنی قسط ادا نہیں کر سکیگا۔

اگر اس کو یہ قرضہ ایک مقامی ساہوکار سے لینا پڑے۔ تو اس کو زمین رہن رکھنے کی ضمانت پر دو فیصدی ماہوار سود دینا پڑیگا۔

اس طرح سے اس کو مبلغ چار صد روپیہ پر ۹۶ روپے سود دینا پڑیگا۔ اور مہاجن اس کو زر اصل کی بابت دق نہ کریگا۔ یہ رقم (زر سود) وہ بغیر تکلیف کے ادا کر سکیگا۔

اگر ایک فک الرہن کا بنک بنایا جاوے۔ تو وہ ۱۲ فیصدی سالانہ سود اور ۵ فیصدی زر اصل کل مبلغ ۱۷ روپے فیصدی ادا کریگا۔ اس لئے وہ مبلغ چار سو روپے پر مبلغ ۶۸ روپے ادا کریگا۔ اور یوں ہی بیس سال کے خاتمے پر اسکی زمین فک الرہن ہو جائیگی۔ ظاہر ہے کہ روپیہ قرضہ دینے والی تینوں قسم کی انجمنوں میں سے مالک کاشتکار کے حق میں فک الرہن اراضی کے بنک سب سے زیادہ مفید ہیں +

گیارھواں باب

بنک ہائے امداد باہمی انفکاک اراضیات

ا- ایک ایسے بنک امداد باہمی انفکاک اراضیات کی ضرورت - ضابطۂ عمل اور طریق کار پر روشنی ڈالو جو برہما کے واسطے مفید اور کارآمد ہو
ضرورت - برہما میں انجمن ہائے امداد باہمی ممبران کو ایک سال سے لیکر چار سال کے عرصہ تک کے لئے قرضہ جات دیتی ہیں - جس میں چار سال کا عرصہ ان قرضہ جات کیلئے ہے جو پرانے قرضہ جات کو بے باق کرنے - زمین کو واگزار کرانے اور قابل کاشت زمین کو خریدنے یا اسکی ترقی کے واسطے ہوں - سنٹرل بنک اور انجمنیں اس سے زیادہ عرصہ کیلئے قرضہ نہیں دے سکتیں کیونکہ اس طرح قرضہ پر دیئے ہوئے روپے کی انکو اس وقت ضرورت ہوگی - جب کہ امانت داروں کی امانتوں کی ادائیگی کا وقت آجائیگا - اور بنک امانتیں ایک سال سے پانچ سال تک کے عرصہ کیلئے ہی لیتے ہیں - اس لئے اس مدت سے زیادہ عرصہ تک قرضہ جات دینے سے قاصر ہیں -

ایک کاشت کار ہے جس کے پاس اپنی زمین ہے وہ اسکی ضمانت پر ساہوکاروں سے روپیہ قرض لے سکتا ہے - یہ شخص ایک ایسے قرضہ کو جو لمبے عرصہ کے لئے ہو زیادہ مفید پاتا ہے - بنابریں وہ مہاجن کو بہ نسبت انجمن امداد باہمی قرضہ کے اپنے لئے زیادہ فائدہ مند سمجھتا ہے - اسکی وجہ یہ ہے - کہ ساہوکار کافی عرصہ تک اصل رقم قرضہ کی ادائیگی کیلئے کبھی اسکو تنگ نہیں کرتا بشرطیکہ کاشتکار اس کو سود باقاعدہ ادا کرتا رہے - پس ایک مالک زمین دیہاتی

اپنی اغراض کے واسطے ساہو کار کو زیادہ مفید مطلب سمجھتا ہے۔ البتہ ساہو کاران کی فرم ہر تین سال کے بعد اپنے ایجنٹ تبدیل کر دیتی ہے۔ اور جب ایک بدتمیز ساہو کار سے پالا پڑتا ہے۔ جو دیہاتی سے ایسے وقت قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ جب کہ وہ کسی حالت میں بھی اسکو ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہوتا ہے کہ اکثر اوقات زمین بیچنی پڑتی ہے۔ مزید ستم یہ ہے کہ بعض صورتوں میں تو بہت ہی معمولی رقم پر فروخت کرنی پڑتی ہے۔

بظاہر تو انجمن ہائے امداد باہمی مالکان زمین دیہاتیوں کی ضروریات کو جس طرح ساہو کاران پورا کرتے ہیں۔ پورا کرنے کے نا قابل ہیں۔ تاہم ساہو کاران کا یہ دستور اکثر دیہاتیوں کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ پس ضرورت ایک ایسے ادارہ کی ہے جو کاشتکاروں کو انفکاک اراضیات کیلئے قرضہ جات لمبے عرصہ کیلئے دے۔ اور ساہو کاروں کی طرح ان کو تنگ نہ کرے۔

جرمنی اور مشرقی یورپ کے بنک۔ یہ بات معلوم کرنے کیلئے جب ہم نظر دوڑاتے ہیں۔ کہ کہاں سے ایسے بنکوں کا سبق حاصل کریں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ وسط یورپ میں ایسے بنک مالکانِ زمین کی خاطر بنائے گئے تھے جو ان کی جائداد رہن رکھ کر ممبران کو لمبے عرصے کیلئے قرضہ جات دیتے تھے۔ مقروض کے پابند شرائط رہنے کی صورت میں اس سے قرضہ کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ ایسے بنک ابتدا میں بڑے بڑے مالکانِ زمین کے درمیان بنائے گئے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ تھوڑی حیثیت والے مالکانِ زمین کے لئے بھی ایسے بنک قائم کئے گئے۔

یہ بنک اگرچہ لفظ کے اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے امداد باہمی کے بنک نہیں تھے۔ تاہم ان کو امداد باہمی کے اصولوں پر قائم کیا گیا۔ نیز یہ بنک مالکانِ اراضیات ممبران کو قرضہ بہم پہنچانے کیلئے بنائے گئے تھے۔

امداد باہمی قرضہ کے بنکوں اور بنک ہائے قرضہ برائے انفکاک ارضیات میں نمایاں فرق یہ ہے کہ آخر الذکر میں کوئی حصص نہیں ہوتے۔ ان کی غرض و غایت محض فائدہ ڈھونڈنا نہیں ہوتا اور اس کے ممبران صرف مالکان زمین ہی ہو سکتے ہیں۔

ایسی مثال دو جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ساہوکارانہ لمبے عرصہ کے قرضہ کی نسبت ایسے بنکوں کے فوائد زیادہ ہیں؟

ایک مالک زمین جو کسی ساہوکار سے روپیہ قرض لیتا ہے۔ ۱۸ سے ۲۴ فیصدی سالانہ سود ادا کرتا ہے۔ وہ مبلغ ایک ہزار کے قرضہ پر ۱۸۰ سے ۲۴۰ روپیہ سالانہ سود ادا کریگا۔ بغیر اس کے کہ اصل رقم میں کوئی بھی کمی ہو۔ اسٹامپ اور فیس رجسٹری کے اخراجات اس کے علاوہ رہے۔ علاوہ ازیں اس کو کبھی بھی یقین نہیں ہوتا۔ کہ مطالبہ واپسی کب ہو۔ خاصکر اس صورت میں جب کہ وہ اسکی بہت کم توقع رکھتا ہے۔ اور اسکی ادائیگی بھی نہیں کر سکتا۔ جہاں کہیں ایسا بنک بن جاوے۔ اور وہ ممبر ہو جاوے۔ تو اسے زیادہ سے زیادہ تقریباً بارہ فیصدی سود اور تقریباً پانچ فیصدی در بارہ سنکنگ فنڈ یا ادائیگی اصل رقم میں دینا ہوگا۔ پس اس طرح اپنے ایک ہزار کے قرضہ پر سترہ فیصدی یا ۱۷۰ روپیہ کی ادائیگی سے وہ بیس سال میں اپنا کل قرضہ بے باق کر دیگا علاوہ ازیں جب تک شرائط کا پابند رہے گا۔ اس سے قرضہ کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاوے گا۔ مالکِ زمین و دیہاتی کے نقطۂ خیال سے ایسا بنک بہت پسندِ خاطر معلوم ہوتا ہے۔

یہ کس طرح قائم کیا جاتا ہے؟ فرض کیا دس کاشتکار ہیں جن میں سے ہر ایک کے پاس زمین بہ مالیت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور جو ہر طرح کے

بارسے آزاد ہے اور وہ اپنا بنک بنانا چاہتے ہیں۔ دریں صورت وہ اپنی اپنی زمین بنک کے پاس رہن رکھتے ہیں جو ایسی زمین پر مبلغ ساڑھے سات سو روپیہ کی قیمت کے جو زمین کی کل قیمت دس ہزار کا ۱/۱۳ حصہ ہے تمسکات جاری کرتا ہے۔ یہ تمسکات بموجب قرضہ جات مطلوبہ کے پبلک میں فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ ان پر سود کافی ملتا ہے۔ وہ بک جاتے ہیں۔ خاص کر اگر بر ہما گورنمنٹ یا اس ضلع کا ڈسٹرکٹ محصول فنڈ جس میں بنک واقع ہے۔ چند ایسے تمسکات کی گارنٹی (ضمانت) دے۔ مملکت ہیوز نے اپنے بنک برائے انفکاک اراضیات کیلئے سوا گیارہ لاکھ روپے کے تمسکات کی گارنٹی دینے کے علاوہ اسکو سوا دو لاکھ روپیہ ایک سستے نرخ یعنی تین فیصدی سود پر قرض دے دیا۔

سرمایہ زیر کار۔ بنک کا سرمایہ زیر کار زیادہ تر تمسکات جاری کرنے پر حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں نہ تو حصص ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی معمولی امانتیں۔ امانت ہائے ٹرسٹ سنکنگ فنڈ کی ادائیگیاں اور گورنمنٹ کے عطیہ یا قرضہ جات۔ سرمایہ زیر کار کا حصہ ہوتے ہیں تمسکات پر سود کی دلفریب شرح یعنی ۹ یا دس فیصدی سالانہ ہوتی ہے۔ سرمایہ داروں کو چاہیئے کہ وہ ایسی روپیہ لگانے کو بہت مفید اور محفوظ جانیں۔ ملک برہما کا سرمایہ دار اپنے روپیہ کو زمین اور خاصکر دھان والی زمین پر لگانے میں بڑا اعتقاد رکھتا ہے۔ چونکہ یہ بنک ہائے قرضہ برائے انفکاک اراضیات ایسی ہی زمینوں کے متعلق لین دین کرتے ہیں۔ یہ اسکی توجہ کو اپنی طرف جاذب کرینگے خاصکر اس وجہ سے بھی کہ روپیہ کو اس طرح پر لگانے سے اس کو ایسی کوئی بھی پریشانی نہیں ہوگی۔ جس کا وہ عادی رہا ہے۔ مثلاً کاشتکاروں کو خوراک

مہیا کرنا۔ اخراجات کاشتکاری۔ ادائیگی معاملہ زمین وغیرہ وغیرہ ہو

ممبری۔ بنک ہلئے انفکاک اراضیات کے ممبران مالکان زمین ہی ہو سکتے ہیں۔ خواہ وہ تھوڑی زمین کے مالک ہوں۔ خواہ زیادہ کے۔ وہ اس وقت ممبر شمار کئے جاتے ہیں۔ جب ان کی زمین بنک کے پاس رہن ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ اپنی زمین فک کرا لیتے ہیں۔ تو ان کی ممبری کی میعاد ختم ہو جاتی ہے

انتظام۔ بنک کا انتظام ایک خاص کمیٹی یا ڈائرکٹران کے ہاتھ میں ہوگا۔ جس میں سے چند گورنمنٹ کی طرف سے یا ڈسٹرکٹ محصول فنڈ والوں کی طرف سے جو ان کے تمسکات کی گارنٹی کرتے ہیں۔ اور چند ایک ممبران کی طرف سے مقرر کئے جائینگے۔

تمسکات۔ تمسکات پر سلسلہ وار نمبر شمار دینا ہوگا۔ جاری شدہ تمسکات کی قیمت کسی حالت میں بھی بنک کے پاس رہن شدہ تمسکات کی قیمت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اس لئے ان کے جاری کرنے کا اختیار کسی سرکاری آدمی کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ جن کے پاس تمسکات ہونگے ان کو رہن شدہ جائداد پر کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بنک تمسکات کی گارنٹی دیگا۔ اور ان پر سود ادا کریگا۔ جب مالک تمسک کو نقد روپیہ کی ضرورت ہو تو وہ تمسک کو کھلے بازار فروخت کر سکتا ہے۔ یا اسے قرضہ کیلئے ساہوکار کے پاس بطور ضمانت پیش کر سکتا ہے۔ بنک کسی حالت میں بھی تمسک کا نقد روپیہ دینے کیلئے مجبور نہیں کئے جا سکتے۔ تاہم جب کبھی ان کے پاس اس رقم سے زیادہ روپیہ موجود ہو۔ جو انہیں اپنے کاروبار کے لئے درکار ہو۔ تو تمسکات کے مالک کو تین یا چھ ماہ کا نوٹس دیکر مطلوبہ تعداد تمسکات کو فک کرا سکتے ہیں۔ ایسے خرید کردہ تمسکات قرعہ اندازی سے چننے جا دینگے۔ لیکن بروئے قاعدہ پیشتر اس کے کہ بنک کسی تمسک کو قرعہ اندازی میں شامل کرے۔ یہ ضروری ہے کہ اسے خرید کئے ہوئے کچھ عرصہ گذر چکا ہو۔

قرضہ جات۔ قرضہ جات نقدی کی صورت میں دیئے جاوینگے۔ منظور شدہ قرضہ کی رقم رہن کردہ زمین کی بازاری قیمت کے ۱/۲ سے لیکر ۳/۴ تک کی رقم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور قیمت کے متعلق بنک مقامی طور پر بندوبست کریگا۔ جو ممبران ان شرائط کو پورا کریں۔ ان کو قرضہ دینے سے بالکل انکار نہیں کیا جاتا۔ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کی مانند اغراض قرضہ کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی استعمال قرضہ جات کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اگر مقروض معاہدہ کی پوری پابندی کرتا ہے۔ تو قرضہ جات کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ تاہم مقروض اس رقم سے جو سنکنگ فنڈ کیلئے مقرر کیگئی ہے۔ زیادہ رقم ادا کر سکتا ہے۔ اور وہ تمام رقم قرضہ رہن بھی ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تین یا چھ ماہ کا نوٹس دیدے۔ بعض اوقات یہ قرضہ جات انجمن ہائے امداد باہمی اور ادارہ ہائے عوام کو بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

سنکنگ فنڈ اور قابلِ تخفیف رہن۔ سنکنگ فنڈ میں ادائیگی کا شرح تقریباً ۵ فیصدی ہونا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں رہن کی ذمہ داری بیس سال کے عرصہ میں ادا کر دینی ہوگی۔ جمع شدہ سنکنگ فنڈ کو قرض داری کے ادا کرنے میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس سے اصل غرض یعنی ذمہ داری رہن میں کمی فوت ہوجاتی ہے۔ بنک ہائے انفکاک اراضیات کی کامیابی کے لئے سنکنگ فنڈ میں ادائیگی لازمی ہے۔

منافع مطلوب نہیں۔ بنک ہائے انفکاک اراضیات قرضہ جات پر جو سود لیتے ہیں وہ جاری شدہ تمسکات پر سود کی ادائیگی کو پورا کرنے اور انتظامی اخراجات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور قرضہ جات پر یہ شرح ہائے سود حسب ضرورت کم یا زیادہ کی جاتی ہیں۔ انتظامی اخراجات کو پورا کرنے کے بعد اگر کوئی رقم منافع بچ رہے۔ تو وہ اغراضِ عامہ یا مقروضان کی بہتری کیلئے صرف کی جاسکتی ہے

پس اس طرح بنک اور مقروض کے درمیان کچھ نہ کچھ وابستگی اور تعلق ہو جاتا ہے
بنک جو سود تمسکات والوں کو دیتا ہے اور جو مقروض ممبران بنک کو ادا
کرتے ہیں اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ یعنی تقریباً دو فیصدی۔

اختیارات قرقی بنک ہائے انفکاک اراضیات کو یہ اختیار دیا جانا چاہیئے۔ کہ بغیر کسی عام عدالت دیوانی کی مدد اور اجازت طلب کرنیکے وہ مقروض کے برخلاف موزون کارروائی عمل میں لاسکیں۔ یعنی ان بنکوں کے قرضہ جات معاملہ زمین کے بقایا کی طرح وصول کیئے جاویں گے اس مطلب کے واسطے خاص قانون کی ضرورت ہوگی۔ مقروضان کی اصلیت کو جاننے کی خاطر زمین کی ملکیت کو رجسٹری کرانا پڑیگا۔

۲۔ بیان کرو۔ کہ سنٹرل کواپریٹو بنک اور بنک ہائے انفکاک اراضیات کن کن باتوں میں آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور کن کن باتوں میں ان میں اختلاف ہے؟

سنٹرل بنک	بنک انفکاک اراضیات
۱۔ اپنا سرمایہ حصص اور امانتوں سے حاصل کرتے ہیں۔	۱۔ اپنا سرمایہ فروخت تمسکات نیز سرکاری قرضہ جات سے حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سرمایہ حصص کوئی نہیں
۲۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گارنٹی نہیں۔	۲۔ گورنمنٹ کسی حد تک تمسکات کی گارنٹی کر سکتی ہے۔
۳۔ امانتیں ایک سال سے پانچ سال تک کیلئے لی جاتی ہیں اور میعاد گذرنے پر ادا کرنی پڑتی ہیں۔ پس پانچ سال سے مزید عرصہ کے لئے قرضہ جات نہیں دیئے	۳۔ عام امانتیں نہیں لی جاتیں۔ پس ان کی ادائیگی کیلئے کوئی علیحدہ سرمایہ نہیں رکھنا پڑتا۔ سرمایہ سے لمبے عرصہ کیلئے مثلاً بیس سال کیلئے قرضہ جات دیئے جاسکتے

سنٹرل بنک	انفکاک اراضیات
جا سکتے۔	ہیں۔
۴۔ قرضہ جات زیادہ تر شخصی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ کوئی شخص بغیر جائداد زمین ممبر ہو سکتا ہے۔	۴۔ قرضہ جات زیادہ تر رہن کی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ پس صرف مالکان زمین ہی ممبر بن سکتے ہیں۔
۵۔ بنک کی حد قرضہ کی رقم جناب رجسٹرار صاحب بہادر مقرر کرتے ہیں۔ جس سے زیادہ قرضہ جات یا امانتیں نہیں لیجا سکتیں	۵۔ جاری شدہ تمسکات کی کل قیمت بنک کے پاس رہن شدہ حقوق کی رقم سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔
۶۔ بنک منافعہ جات کماتے ہیں جو حصہ داران میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔	۶۔ منافعہ حاصل کرنے کا خیال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی منافعہ جات حاصل ہو جاویں۔ تو وہ اغراض عامہ یا مقروضان کی بہتری کیلئے صرف کئے جاتے ہیں۔
۷۔ قرضہ لینے والے ممبر اور بنک کے درمیان وابستگی اور تعلق ہوتا ہے۔	۷۔ مقروض اور بنک کے درمیان وابستگی اور تعلق ہوتا ہے
۸۔ کواپریٹو بنک اور انجمن قرضہ کے استعمال کے متعلق تحقیقات کرتے ہیں۔	۸۔ قرضہ کے استعمال کا بالکل خیال نہیں کیا جاتا۔
۹۔ قرضہ جات نقدی کی صورت میں واپس کئے جاتے ہیں۔	۹۔ قرضہ جات تمسکات کی صورت میں واپس کئے جاتے ہیں اگر نقدی میں ہوں تو اس سے تمسکات چھڑالئے جاتے ہیں۔

سنٹرل بنک	انفکاک اراضیات
۱۰- گورنمنٹ کئی رعایات عطا فرماتی ہے مثلاً اسٹامپ اور فیس رجسٹری وغیرہ سے مستثنیٰ کرتا۔ لیکن اختیارات قرقی یا ضبطی جائداد نہیں دیئے جاتے۔	۱۰- اسٹامپ اور دیگر فیس وغیرہ سے مستثنیٰ ہونا۔ اختیارات ضبطی جائداد یعنی قرضہ جات اس طرح وصول کئے جاتے ہیں جس طرح بقایا معاملہ زمین۔

۳- بیان کرو۔ کہ ساہوکارہ بنکوں کے قرضہ جات اور بنک ہائے انفکاک اراضیات کے قرضہ جات میں کیا فرق ہے؟

مہاجنی بنک	بنک برائے انفکاک اراضیات
۱- اگر سود باقاعدہ ادا کیا جائے تو قرضہ کی اصل رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔	۱- اصل قرضہ کی واپسی کا فوراً ہی مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ نہایت چھوٹی چھوٹی اقساط کی صورت میں جو کہ تقریباً بیس سال میں ختم ہوتی ہیں۔ قرضہ وصول کیا جاتا ہے۔
۲- اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ۱۸ سے ۲۴ تک فیصدی سود لیتے ہیں۔	۲- تقریباً ۱۲ فیصدی سود اور ۵ فیصدی ادائیگی متعلقہ اصل قرضہ۔
۳- قرضہ جات قابل کاشت زمین مکانات یا طلائی زیورات کی ضمانت پر محفوظ سمجھے جاتے ہیں۔	۳- قرضہ جات صرف قابل کاشت زمین کی ضمانت پر محفوظ ہوتے ہیں۔
۴- ہر تین سال کے بعد ایک دفعہ ایجنٹ تبدیل کیا جاتا ہے۔ ایجنٹ کی تبدیلی پر مقروضان کو تنگ کرنے کیلئے قرضہ جاتی	۴- اگر سود اور اقساط باقاعدہ ادا کی جاتی ہیں۔ تو واپس قرضہ کے فوری مطالبہ کا کوئی خطرہ نہیں پس اس سے کاشتکاران کیلئے

بینک برائے انفکاک اراضیات	مہاجنی بینک
بیشمار رعایات منظور کیگئی ہیں۔ جو ان مہاجنی بنکوں سے بھی ان کو حاصل ہیں۔ مگر اول الذکر رعایتوں میں وہ قباحتیں ہو سکتی ہیں جو مہاجنوں کی رعایات ہیں ہوتی ہیں۔	فوری واپسی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔
۵۔ اگر کوئی ممبر قرضہ کی موجودہ رقم سے زیادہ ادا کرنا چاہے تو تین سے ۶ ماہ تک کا نوٹس دینا لازمی ہوتا ہے تاکہ بینک تمسکات کو واگذار کرانے کیلئے بندوبست کر سکے۔	۵۔ اگر قرضہ کی میعاد مقرر نہ کی گئی ہو تو مہاجن جس وقت چاہے قرضہ واپس طلب کر سکتا ہے
۶۔ اسٹامپ اور فیس جبڑی سے آزاد ہے	۶۔ مقروض کو اسٹامپ اور فیس جسٹری ادا کرنی پڑتی ہے۔
۷۔ بقایا فوراً وصول ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ممبروں کی جائداد کو ضبط یا قرق کرنے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔	۷۔ مقروض کے بقایا قرضہ جات کی وصولی میں وقت لگتا ہے کیونکہ عدالتہائے دیوانی کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے۔
۸۔ جب تک گورنمنٹ کچھ تمسکات کی گارنٹی دیتی ہے یا قرضہ جات دیتی ہے اس وقت تک گورنمنٹ بھی کسی قدر نگران رہتی ہے +	۸۔ گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

بارھواں باب

انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کسطرح قائم کرنی چاہئیں؟

۱۔ اگر آپ کو کسی ضلع میں انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے قائم کرنے کیواسطے بھیجا جاوے۔ تو اپنے کام کو شروع کرنے کیلئے آپ کس قسم کا علاقہ انتخاب کرینگے؟

سب سے پہلے مقامی حالات دریافت کرنے چاہئیں۔ اور انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ جاری کرنے کیلئے وہ علاقہ انتخاب کرنا چاہیئے۔ جہاں کے لوگ سود کی تباہ کن شرح کے باعث نہایت بری طرح مقروض ہوں۔

۲۔ آپ اپنی انجمنیں قائم کرنے کیلئے کتنے اور کس قسم کے دیہاتی باشندوں کا انتخاب کرینگے؟

کم از کم دس دیانت دار آدمی محنتی مالکان زمین کی شمولیت لازمی ہے تاہم عملاً یہ بہتر ہوتا ہے کہ شروع شروع میں چودہ پندرہ ممبر شامل کرلئے جائیں اگرچہ اصولاً امداد باہمی قرضہ ایسے ممبران کے ساتھ بھی جاری کی جاسکتی ہے جو سب کے سب غریب اور نادار مگر محنتی اور دیانتدار ہوں تاہم جب عملاً انجمن ہائے امداد باہمی پہلے پہل قائم کی جاویں۔ تو یہ بہتر ہوگا۔ کہ کم از کم چند آسودہ حال اور سرکردہ اہل دہ بھی انجمن میں شامل کرلئے جاویں۔

۳۔ اگر آپ امداد باہمی کی تحریک کی بنیاد ڈالنے کے ذمہ دار ہیں۔ تو آپ اپنا کام کس طرح شروع کرینگے؟

ضروری مقامات اور تمام بڑے بڑے دیہات میں تمام سرکاری عہدہ داران اور ضلع کے سرکردہ اشخاص کے ساتھ تعارف حاصل کرنے کے بعد اور امداد باہمی

پر لیکچروں کا ایک سلسلہ جاری کیا جاویگا۔ اور اہل دہ کو موقع دیا جاویگا۔ کہ وہ ان خیالات کو ذہن نشین کرلیں۔ جو ان کو بتائے جاویں۔ جب کسی گاؤں کے آدمی انجمن امداد باہمی قائم کرنے کی خواہش کریں۔ تو اس گاؤں میں جاکر ان ممبران کو جو شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ دس بڑے بڑے اصول سمجھا دیئے جاوینگے۔ جب وہ ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینگے۔ تو ایک مقامی تحقیقات شروع کی جاویگی۔ اور ان ممبران کا اثاثہ ذمہ واریاں اور ضروریات بہت احتیاط سے معلوم کی جائینگی۔ ان مرحلوں کے بعد اجلاس عام منعقد کرینگے۔ جس میں انجمن کو قائم کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا جائیگا۔ اور اسکی رجسٹری کے واسطے درخواست تیار کی جائیگی۔

جب ایسی انجمنیں تعداد میں بہت زیادہ ہو جاویں۔ تو ایک یونین قائم کیا جا سکتا ہے۔ ایسے یونینوں کے جاری کرنے کے بعد ان کے کارپردازوں کو گردونواح کے علاقہ میں امداد باہمی کے زرین اصولوں کی نشر و اشاعت کیلئے مقرر کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ کیا امداد باہمی کی تحریک کو وسعت دینے کیلئے تعلیم یافتہ اشخاص کی خدمات ضروری ہیں؟

تعلیمیافتہ دیہاتیوں کی مدد کے بغیر امداد باہمی کی تحریک کو وسعت دینا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر ایک انجمن کے واسطے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اپنا اپنا سیکرٹری مقرر کریں۔ جس کا کام انجمن کی کارروائیوں کو تحریر میں لانا اور اس کے حسابات کا رکھنا ہوتا ہے۔ جب یونین ہائے امداد باہمی قائم ہو جاوینگی ان کے سیکرٹری صاحبان انجمنوں کے سیکرٹریوں کو حساب کتاب رکھنے کے ابتدائی اصول سکھلایا کرینگے۔ تعلیم یافتہ کارپردازان کو

بھی اپنے قرب وجوار کے دیہات میں امداد باہمی کی تبلیغ کرنی ہوگی۔

۵۔ کیا ممبران کے واسطے جب وہ کسی انجمن میں شامل ہو جاویں یہ ضروری ہے کہ اپنے اپنے قرضہ جات ظاہر کریں؟

اگر ایک شخص کسی انجمن امداد باہمی قرضہ کا جسکی ذمہ داری غیر محدود ہے ممبر ہوتا ہے۔ تو اسکے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سارے کے سارے قرضہ جات انجمن کے سامنے واضح طور پر ظاہر کر دے۔ اسلئے بطور خود تحقیقات لازمی ہوگی۔ کیونکہ یہ بالعموم دیکھا گیا ہے۔ کہ ممبران اپنے تمام قرضہ جات کو ظاہر نہیں کرتے۔ جب کوئی شخص کسی ایسی شہری انجمن کا ممبر ہے۔ جسکی ذمہ داری محدود ہو۔ تو اس پر لازم نہیں آتا کہ وہ اپنے تمام قرضہ جات کو ظاہر کر دے۔ اگرچہ یہ خواہش ضرور کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسا کرے۔ تاہم جب اسکو قرضہ لینے کی خواہش ہوگی تو پیشتر اس کے کہ اسے قرضہ دینے کی منظوری دی جاوے۔ اس کو اپنے تمام قرضہ جات ظاہر کرنے پڑینگے۔

۶۔ چودہ ممبران ایک انجمن امداد باہمی قرضہ کی رجسٹری کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ جن میں دو ممبران ایسے ہیں۔ جن کی سکونت اس گاؤں میں صرف عرصہ ایک سال سے ہے۔ کیونکہ دراصل وہ کسی دوسرے ضلع کے رہنے والے ہیں۔ اور ان کے سابقہ حالات نامعلوم۔ کیا ایسے ممبران کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت ہے؟

اندریں حالات غالباً صرف پولیس افسر ہی ایک ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جو ان دو آدمیوں کی نسبت ضروری اطلاع دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مشتبہ ہوں۔ کیونکہ پولیس تمام مشتبہ اور بدچلن آدمیوں کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے اور ان کی حرکات و سکنات کی نگرانی کرتی ہے۔ نئی جاری شدہ انجمن کو احتیاط

کرنی چاہیئے۔ کہ وہ صرف سب سے اچھے آدمیوں کو جن کے حالات عمدہ ہوں داخل کرے۔ جب انجمن کو معرض وجود میں آئے چند سال گذر جاویں۔ تو وہ یہ دلیری کر سکتی ہے۔ کہ ان اشخاص کو بھی شامل کرلے۔ جو جوانی میں نیک چلن نہ رہے ہوں مگر اب دیانتدارانہ اور محنتی زندگی اختیار کر رہے ہوں۔ ممبرین کروہ دیگر ممبران سے اخلاقی مدد لے سکینگے۔ اور اس طرح محنتی اور کارآمد زندگی بسر کرنے کی کوششوں میں امداد حاصل کرینگے۔

۷۔ وہ اصول بیان کرو۔ جو انجمن کو جاری کرتے وقت ذہن نشین رکھنے چاہئیں؟

وہ اصول حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کیا ممبری کا ارادہ رکھنے والے دیانتدار محنتی اور نیک چلن ہیں؟ کیا انجمن میں سرکردہ اور آسودہ حال دیہاتی بھی شامل ہیں؟

۲۔ کیا ممبران امداد باہمی کے دس اصولوں کو سمجھتے ہیں۔

۳۔ ان کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی ایک فہرست کاغذات مال کے نقشہ جات اور رجسٹروں کے مطابق تیار کرنی چاہیئے۔ اس بات کی تسلی کرلینی چاہیئے۔ کہ وہ مقروض تو نہیں۔ مقامی تحقیقات کے ذریعہ اور ساتھ ہی رجسٹری کے رجسٹروں کے مطابق جہاں قیمت فروخت درج ہوتی ہیں۔ ان کی قیمت معلوم کرلینی چاہیئے۔

۴۔ ہر ایک ممبر کے قرضہ جات اور دیگر ذمہ داریوں کی بھی ایک فہرست مرتب کی جاوے۔ اور ان کے مقروض ہونے کی وجوہات بھی دریافت کرنی چاہیئے

۵۔ ہر ایک ممبر کی مالی ضروریات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے۔

۶۔ گاؤں میں مروجہ شرح ہائے سود قرضہ کی نوعیت اور شرائط کو دریافت

کرنا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ اصل اور سود نقدی میں ادا کئے جاتے ہیں۔ یا جنس میں۔ اگر جنس میں ہیں تو اس کے متعلق کیا شرائط ہیں؟

۷۔ اگر انجمن کاشتکاروں کی ہے۔ تو دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہاں بیلوں کی کوئی بیماری تو پھیلی ہوئی نہیں۔ آیا سیلاب زیادہ ہیں۔ بارشیں غیر معین اور مشکوک اور کیڑوں کی بیماری عام تو نہیں۔

۸۔ ہر ایک ممبر کا پیشہ۔ کیا وہ دھان بیچنے والا یا مزدوری پیشہ ہے۔ ممبران کی سالانہ آمدنی اور سالانہ خرچ کیا ہے۔ اور ہر ایک کی ادائیگی قرضہ کی استعداد کہاں تک ہے۔ بحیثیت ادا کنندگان قرضہ وہ کہاں تک مشہور ہیں۔ کیا قرب وجوار میں کوئی غیر آباد زمین ہے۔ جس پر سرمایہ کی کمی کی وجہ سے کام نہیں ہوتا۔

۹۔ کیا ہر دارہ بھی انجمن کا ممبر بننے کو تیار ہے۔ اگر ہے تو کس حالت میں! اگر وہ ممبر نہیں تو آیا ممبران میں اور اس میں کوئی رنجش تو نہیں۔ گاؤں میں کوئی خانہ جنگی تو نہیں؟

۱۰۔ کیا قرب وجوار میں اچھی اچھی سڑکیں ہیں۔ کیا سال بھر تمام گاؤں میں آسانی سے آجا سکتے ہیں۔ آیا کچھ عرصہ کے بعد یونین قائم ہو سکتی ہے گاؤں میں مکانات کی تعداد کیا ہے۔ گاؤں پرانا ہے۔ یا نیا قائم شدہ ہے؟ مختلف اقوام کے مکانات کی تعداد کیا ہے؟

۱۱۔ سب سے نزدیک کے ڈاک خانہ کا نام جو کام آسکتا ہے کیا ہے؟

۱۲۔ کیا کوئی ایسا تعلیم یافتہ آدمی ہے جو جلسہ کی کارروائیاں لکھے گا۔ اور انجمن کے حسابات رکھنے پر قادر ہوگا اگر وہاں کوئی مدرسہ کا استاد ہے۔ تو اس عہدہ کیلئے وہ سب سے موزون آدمی ہوگا۔

۸۔ وہ بنیادی شرائط بیان کرو۔ جن پر (۱) انجمن کو معرض وجود میں لانے

اور (۲) اسکو رجسٹری کرانے کیلئے توجہ ہونی چاہیئے۔
سہولت اور آسانی کی غرض سے اُن نکات و شرائط کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کو دو اجلاس عام میں پورا کرنا چاہیئے۔ لیکن تعلیم یافتہ لوگوں کے لیئے تمام کارروائی ایک ہی اجلاس عام میں پوری کیجا سکتی ہیں

حصہ اوّل ۔ (۱) ممبران کی آمدنی ۔ ذمہ داریوں اور ضروریات کے متعلق مکمل اور بااحتیاط تحقیقات اس فارم پر جو محکمہ امداد باہمی کی طرف سے اس مطلب کے لیئے مقرر کی گئی ہے۔ اگر ممکن ہوسکے تو دیہاتی انجمنوں کے لیئے جنکی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ یہ فارم جلسہ سے پہلے مکمل ہو جانا چاہیئے۔ محدود ذمہ داری والی قصباتی انجمنوں کے لیئے یہ تحقیقات ضروری نہیں۔

۲۔ جو ممبران انجمن میں شامل ہونا چاہتے ہیں ان کی تعداد دس سے کم نہ ہو۔

۳۔ پہلے اجلاس عام کیلئے پریذیڈنٹ اور سیکریٹری کا انتخاب۔

۴۔ ایک ریزولیوشن اس مطلب کا ہونا چاہیئے کہ انجمن بنائی جاوے

۵۔ ایک ریزولیوشن قواعد اختیار کرنے کا ہونا چاہیئے۔ قواعد ضروری ہے کہ پڑھے جاویں اور سمجھائے جاویں .... شہری انجمنوں میں جہاں کے ممبران تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے قواعد آپ وضع کرتے ہیں لیکن چونکہ دیہاتی کافی تعلیم یافتہ نہیں ہوتے۔ اور اپنے قواعد آپ نہیں بنا سکتے۔ ان کے واسطے محکمہ امداد باہمی کی طرف سے نمونہ کے قواعد بنا دیئے گئے ہیں۔

نوٹ۔ اس کے بعد اجلاس برخاست ہو اور دریں اثنا انجمن کی رجسٹری کے واسطے درخواست تیار کر کے بھیج دینی چاہیئے

حصہ دوئم ۔ (۱) نئی جاری شدہ انجمن کیلئے پریذیڈنٹ سیکریٹری اور ممبران کمیٹی کا انتخاب کرنا۔

۷۔ سرمایہ حصص جمع کرنا اور جو رقم اس سے وصول ہو۔ وہ چند ممبران کو جنہیں ضرورت ہو بطور قرضہ دے دینا۔ اور بقایا اگر زیادہ ہو تو کسی سیونگ بنک میں جمع کرا دینا۔

۸۔ مقروض کا قرضہ کے واسطے اسٹامپ پر دستخط کرنا اور ممبران میں سے دو ضامنان پیش کرنا جن کو بلحاظ ضامنان رجسٹر اسٹامپ پر دستخط کرنے ہونگے۔

۹۔ اجلاس عام میں ممبران کی حد قرضہ مقرر کرنا۔

۱۰۔ جو رقم[1] انجمن بطور امانت یا قرضہ لے سکتی ہے۔ اس کا مقرر کرنا۔

نوٹ۔ تمام ممبران کو رجسٹر ممبران پر دستخط کرنے ہونگے۔

۹۔ اُن باتوں کا ذکر کرو جو سیکرٹریوں کو انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے جلسوں کی کارروائیوں کو قلمبند کرتے وقت مدنظر رکھنی چاہئیں؟

۱۔ سب سے پہلے انجمن کا نام۔ یونین کا نام جس کے ساتھ انجمن ملحق ہے۔ شہر کا نام۔ ضلع کا نام جس میں انجمن واقع ہے۔ اجلاس کا نمبر شمار۔ ہر سال نیا نمبر شمار دینا چاہیئے) لکھنا چاہیئے۔ جلسہ کی تاریخ انگریزی اور دیسی زبان دونو میں دینی ہوگی۔

۲۔ پریذیڈنٹ اور حاضر ممبران انتظامیہ کمیٹی کے نام۔ تعداد عام ممبران جو حاضر آئے ہوں۔ اور ایک نوٹ جس سے ظاہر ہو۔ کہ رجسٹر ممبران پر تعداد ممبران کیا ہے؟۔

۳۔ گذشتہ اجلاس کی کارروائی کا پڑھنا اسکی تصدیق کرانا اور اس پر

---

[1] پنجاب میں یہ طریقہ مروج ہے۔ کہ انجمن اس قسم کا ریزولیوشن پاس کرکے سب انسپکٹر کی معرفت انسپکٹر صاحب حلقہ کی خدمت میں بھیجتی ہے۔ یہ ہر دو صاحبان درخواست پر اپنی اپنی سفارش کرکے جناب سرکل رجسٹرار صاحب کی خدمت میں ارسال کر دیتے ہیں۔ جو حد قرضہ وغیرہ کی نسبت آخری حکم دیتے ہیں۔

پریذیڈنٹ کے دستخط کرانا۔

۴۔ مباحثات اور ریزولیوشن۔ اگر ممکن ہو تو کارروائی قلمبند کی جائے اور جلسہ کے برخاست ہونے سے پیشتر پڑھ دی جاوے۔

۱۰۔ ان باتوں کو جو آپ کو اس بات کے جانچنے میں مدد دیں کہ ایک تین سالہ انجمن امداد باہمی کامیاب انجمن ہے۔ یا نہیں شمار کرو؟

ایک انجمن امداد باہمی کو اس وقت کامیاب کہنا چاہیئے۔ جب اس میں ماسوائے دیگر صفات کے مندرجہ ذیل اوصاف بھی پائے جاتے ہوں۔

۱۔ اعلیٰ انتظام جس کا مندرجہ ذیل سے اندازہ لگایا جائے۔

(الف) درست اور صاف حسابات۔

(ب) درخواست کنندگان کو بطور ممبر شامل کرنے سے پہلے ان کے چال چلن کے متعلق تحقیقات

(ج) قرضخواہ کی ضروریات کی تحقیق اور قرضہ کے استعمال کی نگرانی۔

(د) واجبات کی باقاعدہ وصولی۔

(ہ) مضبوط سرمایہ محفوظ اور عمدہ سالانہ خالص منافع۔

۲۔ انجمن کے کاروبار اور بندوبست میں تمام ممبران کا سرگرمی ظاہر کرنا اور عملی طور پر دلچسپی لینا۔

۳۔ انتظامیہ کمیٹی اور سیکرٹری کا امداد باہمی کے ابتدائی اصولوں کے متعلق عام واقفیت رکھنا۔ جیسا کہ دس بڑے بڑے اصولوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور انجمن کے قواعد کا پورا پورا علم رکھنا۔

۴۔ مقامی امانتوں کے حاصل کرنے کا ڈھنگ۔ انجمن امداد باہمی میں ممبران اور غیر ممبران کا اپنے نقد فالتو روپیہ کا امانت رکھنا ہی انجمن کی اعلیٰ شہرت اور اس اعتبار کا جو باشندگانِ دہ کو ہے۔ کافی ثبوت ہے۔

۵۔ ان اقتصادی اور اخلاقی فوائد کے باعث جو کامیاب حامیان امداد باہمی نے امداد باہمی سے حاصل کیئے ہیں۔ اس تحریک کی ترقی اور گرد و نواح میں انجمن ہائے امداد باہمی کا قیام۔

۶۔ ممبران کی آمدنی میں زیادتی اور قرضہ جات میں کمی جیسا کہ موجودہ سال کے نقشہ کو گذشتہ سالوں کے نقشہ جات سے مقابلہ کرکے ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ کسی انجمن امداد باہمی کے اجلاس عام کی ماڈل (مثالی) کارروائی کو معرض تحریر میں لاؤ؟

ضلع مظفر آباد یونین اسلام پور انجمن امداد باہمی موضع پریم نگر

اجلاس عام نمبر ۷ منعقدہ ۵ جنوری ۱۹۱۸ء

حاضرین

پریذیڈنٹ۔	محمد مظفر الدین
ممبران کمیٹی۔	عبدالغنی۔ محمد عبداللہ اور عبدالکریم۔
عام ممبران۔	۴۳

درج رجسٹر ۶۸ ممبران میں سے ۴۷ حاضر ہوئے۔

۱۹۱۸ء کے اجلاس عام نمبر ۶ کی کارروائی پڑھی گئی اور تصدیق کرائی گئی۔

مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیئے گئے۔

۱۔ افضل متوفی کی بجائے محمد فاضل کو ممبر کمیٹی مقرر کیا گیا۔

۲۔ ترمیم شدہ قواعد کو پڑھا گیا۔ اور ان کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا

۳۔ بشیر احمد کے چال چلن کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ سنائی گئی اور بشیر احمد کا بیان بھی سنا گیا۔ فیصلہ ہوا کہ اسکو ممبری سے خارج کر دیا جائے

۴۔ کمیٹی کے حکم کے متعلق محمد اصغر کی شکایت جس سے اس کے قرضہ کے کچھ حصہ کا انکار کیا گیا تھا سنی گئی۔ کمیٹی کی وجوہات بھی سنی گئیں۔ اور اس کا فیصلہ برقرار رکھا گیا۔

۵۔ چونکہ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی طرف سے حد قرضہ سات ہزار مقرر ہے۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا۔ کہ کمیٹی کو انجمن کی طرف سے اختیار دیا جاوے۔ کہ وہ مبلغ پانچ ہزار تک امانتیں و قرضہ جات وصول کر سکتی ہے۔

۶۔ عبدالرحیم (دنیا ممبر) کی آمدن اور خرچ پر اچھی طرح سے نکتہ چینی اور رائے زنی کی گئی۔ اور اسکی باقاعدہ حد قرضہ مبلغ دوسو روپیہ مقرر کی گئی۔

۷۔ جناب رجسٹرار صاحب بہادر کی رپورٹ پڑتال پڑھی گئی۔ فیصلہ کیا گیا کہ سیکرٹری کو کہا جاوے کہ وہ ممبران کو دس اصول ذہن نشین کرائے اور اس کے نتیجہ کی رپورٹ کرے۔ نیز فیصلہ کیا گیا۔ کہ جو ممبران ان کو سمجھنے میں ناکام رہیں۔ ان کو آئندہ سال نئے قرضہ جات سے محروم رکھا جاوے۔

۸۔ مندرجہ ذیل کے متعلق منظوری دی گئی۔

(الف) یکم مئی سے سیکرٹری کی تنخواہ بڑھا کر مبلغ بارہ روپے ماہوار کر دی جاوے۔

(ب) سالانہ منافعہ چونکہ سولہ سو روپے ہے۔ اسواسطے بہ ماتحت منظوری جناب رجسٹرار صاحب بہادر مبلغ ایک سو روپیہ تعلیمی اغراض کے واسطے وقف کیا جاوے۔

۹۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ محمد مظفر الدین پریذیڈنٹ اور زین العابدین و عبدالغنی ممبران کمیٹی کو اختیار دیا جاوے۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ وار لون (ضلع کی کمیٹی قرضہ جنگ) کے جلسہ میں جو آئندہ منعقد ہو۔ اس میں بطور نمائندگان انجمن شامل

ہوں۔ اور ممبران کو اختیارات دیا جاتا ہے۔ کہ یہ ماتحت منظوری جناب رجسٹرار صاحب بہادر وہ انجمن کی طرف سے قرضہ جنگ میں ایک ایسی رقم بطور چندہ پیش کریں۔ جو انجمن کے سرمایۂ محفوظ کے نصف سے زیادہ نہ ہو۔

۱۰۔ فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ابراہیم ممبر کے خلاف اس کے بقایا قرضہ جات کی وصولی کیلئے عدالت میں دعویٰ دائر کرے۔

دستخط پریذیڈنٹ محمد مظفر الدین ۔۔۔ مہر انجمن ۔۔۔ دستخط سیکرٹری ۔۔۔۔۔

دستخط ممبران کمیٹی عبدالغنی۔ محمد عبداللہ۔ عبدالکریم مورخہ ۵ جنوری ۱۹۱۸ء

۱۲۔ اجلاس کمیٹی کی ماڈل (مثالی) کارروائی تحریر کرو۔

ضلع مظفرآباد یونین اسلام پورہ انجمن امداد باہمی موضع پریم نگر

اجلاس کمیٹی نمبر ۱۱ منعقدہ ۶ فروری ۱۹۱۸ء

حاضرین

پریذیڈنٹ ۔ محمد مظفر الدین صدر مجلس

ممبران کمیٹی ۔ زین العابدین اور عبدالغنی

پانچ ممبران کمیٹی میں سے تین حاضر ہوئے۔

سیکرٹری بھی موجود تھا۔

۱۹۱۸ء کے اجلاس کمیٹی نمبر ۱ کی کارروائی پڑھی گئی اور تصدیق کی گئی۔

کارروائی

۱۔ محمد اسلم اور محمد خلیل بطور ممبران شامل کئے گئے۔ اور ہر ایک سے مبلغ دس روپیہ حصص وصول کئے گئے۔ رجسٹر ممبران مکمل کیا گیا۔

۲۔ چونکہ غلام مصطفےٰ متوفی کا کوئی وارث ایسا نہیں ہے جسے ممبر بنایا جا سکتا

ہو۔ اس لئے اس کے حصص کے مبلغ بیس روپیہ اسکے وارث مسمی عنایت اللہ کو جو لاہور میں رہتا ہے۔ واپس دیئے گئے۔

۳۔ اسلام پور یونین سے مبلغ تیرہ سو روپے حاصل کے گئے۔ اور مسمی محمد بشیر سے مبلغ دو سو روپیہ اصل اور مبلغ بتیس روپیہ در بارہ سود وصول ہوئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل قرضہ جات کی منظوری دیگئی اور جاری کئے گئے۔

نام	رقم قرضہ	اغراض قرضہ	نام ضامنان
میراں بخش	۳۰۰	اخراجات کاشت زمین	احمد دین شمس دین
بہادر	۲۵۰	تعمیر مکان	حسین بخش و فتح محمد
عبداللطیف	۸۰۰	واگذاری زمین	محمد ظریف و محمد عبداللہ
نواب دین	۵۰	خوراک	چراغدین
محمد اصغر	۱۰۵	خرید بیل	گھسیٹا و نظام دین

۵۔ مندرجہ ذیل کی واپسی قرضہ کی اقساط میں مزید وقت کی مہلت کی منظوری دیگئی۔

نام مقروض	رقم	وجہ مزید مہلت	نام ضامنان
منظفر دین	۱۲۰	سیلاب کی وجہ سے نقصان فصل	بہادر و عبدالعزیز
سلام دین	۸۰	کیڑوں " " "	معراجدین و نواب دین

۶۔ محمد منیر کا بیان قرضہ کو اصلی غرض پر صرف نہ کرنے کے بارہ میں سنا گیا۔ اس سے بقایا رقم مبلغ ۲۴۰ روپے کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ محمد عبداللہ و عبدالغنی ممبران کمیٹی کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے۔ محمد منیر سے روپیہ وصول کریں۔

۷۔ زین العابدین مستعفی کی جگہ عبدالرشید کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

۸- احمد دین کی وفات اور محمد عبد اللہ کی لگاتار اجلاس ہائے کمیٹی میں غیر حاضری کی وجہ سے جو دو آسامیاں خالی ہوئیں ان پر تا فیصلہ حکم اجلاس عام دربارہ تقرری معہ ممبران کمیٹی احمد دین اور محمد عبد اللہ کی بجائے محمد ظریف اور محمد خلیل علی الترتیب مقرر ہوئے۔

۹ - (الف) خرید کاغذ قلم دوات وغیرہ مبلغ ایک روپیہ چار آنہ اور سٹیمپ مبلغ ایک روپیہ - (ب) اخراجات سفر کمیٹی مبلغ ساڑھے بارہ روپیہ کی منظوری دی گئی۔

۱۰ - روکڑ کے اندراجات کی پڑتال کی گئی جو درست پائے گئے۔ بقایا نقد مالیہ میں ۵ روپے آٹھ آنے جو بقایا روکڑ کے مطابق ہے۔

دستخط پریذیڈنٹ	مہر انجمن	دستخط سیکرٹری
دستخط ممبران کمیٹی	○	۷ فروری ۱۹۱۸ء

۱۳ ا ۔ نمونہ درخواست رجسٹری بموجب ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی -

کارروائی اجلاس عام اوّل ۔ مروجہ تحقیقاتی فارم وغیرہ جو جناب رجسٹرار صاحب بہادر کو ارسال کرنے کے واسطے ضروری ہیں ۔ تحریر کرو؟

مندرجہ ذیل کاغذات برائے ارسال ضروری ہیں ۔

۱ ۔ درخواست رجسٹری دو کاپیاں ۔ ایک انجمن کے دفتر میں رکھنے کیلئے واپس ہو جاویگی ۔

سلہ پنجاب میں مندرجہ ذیل کاغذات برائے رجسٹری انجمن بخدمت جناب رجسٹرار صاحب بہادر ارسال کئے جاتے ہیں:-

۱ ۔ درخواست رجسٹری مروجہ فارم ایک کاپی ۔

۲ ۔ فہرست ممبران (مروجہ فارم) ایک کاپی ۔

۳ ۔ مصدقہ نقل کارروائی اجلاس عام اوّل ایک کاپی } اصل انجمن کے دفتر میں رکھ لی جاتی ہیں ۔

۴ ۔ مصدقہ نقل رجسٹر حصہ ترجمہ ایک کاپی }

۲۔ دو کاپیاں قواعد جن پر تمام ممبران کے دستخط ہوں۔ ایک کاپی بمعہ سرٹیفکیٹ رجسٹری انجمن کے دفتر میں رکھنے کیلئے واپس کی جاویگی۔

۳۔ دو کاپیاں کارروائی اجلاس عام اوّل جن میں سے ایک واپس ہو جاویگی اور جو واپسی پر ایک مجلد کتاب میں جس میں آئندہ کارروائی درج ہوا کریگی چسپاں کردینی چاہیئے۔

۴۔ مکمل شدہ مروجہ تحقیقاتی فارم (رجسٹر عدم قرضہ) جسکی ایک نقل حوالہ کیلئے انجمن کے دفتر میں رکھ لینی چاہیئے۔

نمونہ درخواست رجسٹری

منجانب ممبران نو جاری شدہ انجمن امداد باہمی قرضہ موضع تسیم پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع رنگون

بنام۔ جناب رجسٹرار صاحب بہادر انجمن ہائے امداد باہمی برہما

چٹھی نمبر ۱ محررہ ۳ مارچ ۱۹۱۸ء

جناب عالی۔

(۱) ہم مؤدبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ آج ہم نے ایک انجمن قائم کرلی ہے براہ نوازش اسکو بطور انجمن امداد باہمی قرضہ بذمہ داری غیر محدود رجسٹری فرمایا جاوے۔ اس کا نام انجمن امداد باہمی موضع تسیم پورہ بذمہ داری غیر محدود اور اس کا پتہ انجمن امداد باہمی موضع تسیم پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع رنگون ہوگا۔

نوٹ ۵۔ قواعد اختیار کردہ انجمن دو کاپی جن میں سے ایک بمعہ سرٹیفکیٹ رجسٹری اور دو کاپی ایکٹ امداد باہمی ۱۹۱۲ء تعداد دو کاپی قواعد مجریہ پنجاب گورنمنٹ بموجب نوٹیفکیشن ۱۴۸۱۹ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۱ء واپس انجمن کو بنجاب کواپریٹو یونین بصیغہ رجسٹری ارسال کردینی ہے۔

۶۔ رسید خزانچی دربارہ نقدی وصول شدہ اجلاس عام۔

۷۔ اقرارنامہ منجانب سیکرٹری انجمن دربارہ وصولی وی۔پی آمدہ پنجاب کواپریٹو یونین جس کا ذکر نمبر ۵ میں آگیا ہے۔

٢- مندرجہ ذیل کاغذات لف ہذا ہیں۔

(١) درخواست ہائے رجسٹری دو کاپی ⎫ جن پر تمام
(٢) کارروائی اجلاس عام اوّل دو کاپی ⎬ ممبران کے
(٣) قواعد اختیار کردہ انجمن دو کاپی ⎭ دستخط ہیں۔

(٤) مروجہ[1] تحقیقاتی فارم (رجسٹر حد قرضہ) ایک کاپی بمع نقشہ مکمل شدہ۔

٣- ہم تحقیق کرتے ہیں کہ اندراجات تحقیقاتی فارم ہمارے علم اور یقین کے مطابق درست ہیں۔

دستخط ممبران .. ..

.. ..

کارروائی اجلاس عام اوّل انجمن[1] موضع نسیم پور منعقدہ ٣ مارچ ١٩١٨ء

١- حاضرین ــ احمد دین نمبردار ـ عبدالکریم ـ عبدالرحیم اور عبدالرب پتی والہ اور دس دیگر باشندگان دہ

٢- احمد دین پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔

٣- مسمی سردار علی نے امداد باہمی کے فوائد بیان کئے اور جلال دین پریذیڈنٹ احمد آباد یونین نے دس بڑے بڑے اصول واضح طور پر سمجھائے۔

٤- قواعد پڑھے گئے۔ اور اجلاس عام میں ان کو واضح کیا گیا۔

٥- بالاتفاق رائے ممبران فیصلہ کیا گیا کہ:-

(الف) ایک انجمن بنائی جاوے۔

---

* پنجاب میں درخواست رجسٹری و فہرست ممبران مروجہ فارم پر ہیں جنکی نقل ضمیمہ سوئم میں دی گئی ہے۔

[1] پنجاب میں اس کے بالمقابل رجسٹر حد قرضہ ہے۔ اسی واسطے خطوط میں الفاظ "رجسٹر حد قرضہ" درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

(ب) جس کا نام انجمن امداد باہمی نسیم پورہ بذمہ داری غیر محدود ہوگا۔ اور
اس کا رجسٹری شدہ پتہ انجمن امداد باہمی موضع نسیم پورہ بذمہ داری غیر محدود
ڈاکخانہ خاص ضلع رنگون ہوگا۔

(ج) بموجب ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی ایک درخواست برائے رجسٹری
بخدمت جناب رجسٹرار صاحب بہادر انجمن ہائے امداد باہمی ارسال کی جائے

(د) ایک درخواست برائے داخلہ (خرید حصہ) سنٹرل بنک کو بھیجی
جاوے۔

۶[1] - احمد دین نمبردار کی تجویز اور باتفاق رائے ممبران احمد یار انجمن کا پریذیڈنٹ
مقرر کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ محمد خلیل کو بمشاہرہ پانچ روپیہ ماہوار سکرٹری مقرر
کیا جاوے۔ اور یہ کہ شہاب دین۔ نور محمد۔ اور فضل قادر ممبران کمیٹی بنائے جاویں

۷۔ مندرجہ ذیل حصص اکٹھے کئے گئے۔

نمبر شمار	نام	حصص	رقم	نمبر شمار	نام	حصص	رقم
۱	احمد دین	۲	۲۰	۸	عبدالرحیم	۲	۲۰
۲	محمد خلیل	۱	۱۰	۹	عبدالرب	۳	۳۰
۳	بشیر احمد	۴	۴۰	۱۰	احمد یار	۴	۴۰
۴	شہاب دین	۲	۲۰	۱۱	عبدالرحمن	۳	۳۰
۵	نور محمد	۳	۳۰	۱۲	محمد شفیع	۱	۱۰
۶	فضل قادر	۱	۱۰	۱۳	شاہ دین	۲	۲۰
۷	عبدالکریم	۲	۲۰	۱۴	سراج دین	۱	۱۰
					میزان کل		۳۱۰ روپیہ

[1] معلوم ہوتا ہے کہ برہما میں خزانچی کوئی تجویز نہیں کیا جاتا۔ مگر پنجاب میں تو بموجب مروجہ قواعد پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کے علاوہ ایک خزانچی بھی ضرور مقرر کیا جاتا ہے۔

۸۔ فیصلہ کیا گیا کہ جب تک کمیٹی کو قرضہ دینے کے واسطے روپیہ کی ضرورت نہ ہو۔ جمع شدہ روپیہ عمومی سیونگ بنک میں جمع کیا جا دے۔

۹۔ قواعد میں بیان کردہ ذمہ داریوں۔ فرائض اور حقوق کو تسلیم کر لینے کے بارے میں تمام ممبران کے دستخط۔

نمبر شمار	نام	عمر	سکونت	ولدیت	پیشہ	دستخط

نوٹ۔ سوال نمبر ۲ کے جوابات کے اندراجات اور کارروائی دوسرے اجلاس عام میں کیجا سکتی ہے۔ درمیانی وقفہ میں کمیٹی انجمن کا کاروبار شروع کر سکتی ہے۔

ضمیمہ اوّل

ریفائزن شخصی قرضہ کا علمبردار

تمام بڑے بڑے لوگوں کی زندگیاں ہمیں یاد دلاتی ہیں۔ کہ ہم بھی اپنی زندگی کو عظیم الشان بنا سکتے ہیں۔ اور اس دنیائے فانی سے رحلت کرتے وقت اپنا نام آئندہ نسلوں کیلئے بطور ایک زندہ یادگار چھوڑ سکتے ہیں۔

اسکی زندگی اور اخلاق فریڈرک ولیم ریفائزن (۱۸۱۸-۱۸۸۸) ویسٹ فیلیا میں بمقام ہم پیدا ہؤا۔ اسکے واسطے فوجی زندگی تجویز کی گئی۔ مگر نظر کی کمزوری اور جسمانی امراض کمیشن حاصل کرنے میں سدّراہ ہوئے۔ وہ سرکاری ملازمت میں بھرتی ہوگیا۔ اور بحیثیت برگوماسٹر (صدر و حاکم بلدیہ) اسکو غریب تر حاجتوں کے لوگوں سے ملنے جلنے کے مواقع ملتے رہتے تھے سب سے پہلے اس نے ان غربا کے ردی حالات اور تکالیف کا مطالعہ کیا۔ جو کچھ تو ساہوکاروں کے تباہ کن ہتھکنڈوں ناقص نظام داد و ستد اور کچھ اپنی بے پروائی۔ کاروباری طریقوں سے ناواقفیت اور کوتہ اندیشی کی وجہ سے برباد ہو رہے تھے۔ انہی دنوں قحط پڑا۔ جس نے صورت حالات کو نازک تر بنا دیا۔ زمین بنجر تھی۔ اور غربا جن کے پاس نہ رہائش کو اچھے مکان نہ تن ڈھانکنے کو کپڑا اور نہ کھانے کو قوت لایموت حاصل تھی۔ وہ باوجود سخت محنتوں اور کاوشوں کے بھی اس قابل نہ ہو سکے۔ کہ اپنے آپ کو اچھی حالت میں رکھ سکتے۔ ریفائزن قدرتی طور پر رحم دل واقع ہؤا تھا۔ غربا کی حالت دیکھکر اس کے دل میں رحم کی لہر اٹھی۔ اور اس نے ایسے طریقے اور ذریعے معلوم کرلئے جن سے وہ مایوسانہ طور پر مقروض اور پست اخلاق

لوگوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو سنوار سکتا۔

خوراک بہت گراں تھی اور غربا اتنی مقدار میں خرید کرنے کے ناقابل تھے جو ان کی ضروریات کے واسطے کافی ہو۔ ریفائزن نے امداد باہمی کی بنیاد پر نان بائیوں کی ایک دکان کھولی۔ سرمایہ جمع کیا گیا۔ امداد باہمی کا نصب العین اور اس کے اصول لوگوں کو سمجھائے گئے۔ اور انجمن نے اسکی زیر نگرانی اور زیر اہتمام کام شروع کر دیا۔ بہت وقت نہ گزرا تھا کہ ممبران اور دیگر عوام الناس نے جلد اندازہ کر لیا کہ امداد باہمی ان کے واسطے کیا کچھ کر سکتی ہے؛ کیونکہ ممبران کو اس قیمت سے جو وہ پیشتر ادا کرتے تھے۔ نصف قیمت پر روٹی ملنے لگ گئی۔ پکوان کا مزا اسکو کھانے ہی سے آتا ہے۔ ان پڑھ جماعتوں کو امداد باہمی کے فوائد کا اس سے بہتر ثبوت کیا مل سکتا تھا؟

خرید مویشی بذریعہ امداد باہمی وہ دوسرا مقصد تھا جس پر اس نے اپنی توجہ مبذول کی۔ کسانوں کا مویشی کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی غربت کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے۔ کہ وہ فروخت کنندہ سے مویشی خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کے لئے وہ کتنی ہی قیمت کیوں نہ طلب کرے خرید لے۔ باہمی خرید مویشی قائم کی گئی۔ جس کے ذریعہ سے کسانوں کو مویشی عمدہ اور سستے داموں ملنے لگ گئے۔

انجمن امداد باہمی نان بائی اور انجمن امداد باہمی خرید مویشی کے بعد ریفائزن نے امداد باہمی قرضہ کی طرف توجہ کی۔ اور ایک رقم سے جو ساڑھے چار ہزار روپیہ کے برابر تھی اور جو اس نے اپنے دوستوں سے جمع کی تھی ۱۸۴۹ء میں سب سے پہلے انجمن امداد باہمی قرضہ فلیمر فیلڈ میں قائم کی یہ انجمن بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ اور قرضہ جو پہلے امرا ہی کا اجارہ تھا۔ اب دیانتدار اور محنتی غربا کو

بھی مل سکتا تھا۔ ہیڈز ڈارف کو تبدیل ہو جانے پر اس نے وہاں بھی انہی اصولوں پر ایک بنک جاری کیا۔ یہ دونوں بنک ایسے کامیاب ہوئے کہ چند ہی سال میں اُنھوں نے قابلِ حیرت ترقی حاصل کرلی۔

ریفائزن ایک سرگرم۔ بلند ہمت۔ صابر۔ دھن کا پکا اور مخلص انسان تھا۔ اس نے لوگوں کو کفایت شعاری کے فوائد سے آگاہ کیا۔ اور حامیان امداد باہمی میں ایک برادرانہ جذبہ پیدا کردیا۔

مقاصد اور اصول

ریفائزن نے سوچا کہ غربا کی اخلاقی اور تمدنی حالت کا سنوارنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ان کی اقتصادی حالت کا بہتر بنانا لازمی ہے۔ اسی لیے اس نے اسے بھی اپنی سکیم (لائحہ عمل) میں داخل کرلیا۔

شروع شروع میں ریفائزن کے دیہاتی بنکوں میں ممبران سے بوجہ ان کی غربت کے کوئی حصص وصول نہیں کئے جاتے تھے۔ اور اس کا بدیہی نتیجہ یہ تھا۔ کہ منافعہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ انجمنیں جب بند ہو جاتی تھیں تو ان کے منافعہ جات عوام الناس کے کاموں کے لئے یا خیراتی انسٹی ٹیوشن (ادارہ جات) کو دیئے جاتے تھے۔ ممبری کے واسطے ممبر کا دیانتدار، محنتی اور معاملے کا کھرا ہونا ضروری تھا۔ بعد میں قانون نے ان بنکوں کو مجبور کیا کہ وہ ممبران سے حصص لیں۔ تب بھی ممبران سے بہت تھوڑی رقوم انجمن میں شامل ہونے کے وقت لی جاتی تھیں۔ صرف وہی لوگ ممبر ہو سکتے تھے جو اسی یا کسی نزدیک کے گاؤں میں رہائش رکھتے تھے۔ کیونکہ شخصی قرضہ کی کامیابی زیادہ تر قرضخواہ اور مقروض کے قرب سکونت پر منحصر تھی اور اس کے بغیر شخصی قرضہ

کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

ریفائزن کے دیہاتی بنکوں میں بعض اوقات تو صرف غربا ہی ممبر ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات غریب اور امیر دونو۔ تمام ممبران آسان شرائط واپسی اور تھوڑی شرح سود پر قرضہ حاصل کرنے کی خاطر اپنی ساکھ کفالت میں دے دیتے تھے۔ چونکہ غیر محدود ذمہ داری کی وجہ سے ممبران کا تمام اثاثہ کفالت میں ہوتا تھا۔ وہ انتخاب ممبران اور ان کے قرضہ جات کی تحقیق کرنے میں بڑے محتاط ہوتے تھے۔ اور ان کے قرضہ جات کے استعمال کی نگرانی کرتے تھے۔ تاکہ وہ ناجائز طور پر صرف نہ کئے جاویں۔ قرضہ جات اصلی غرض پر صرف نہ کئے جانے اور مقروض کی بدچلنی کی وجہ سے فوراً واپس طلب کئے جاتے تھے۔ ان خاص اصولوں کی پیروی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور ان بنکوں کی غیر محدود ذمہ داری نے اعلیٰ انتظام کا یقین دلایا اور بنک میں ممبران کی دلچسپیوں کو بیش از پیش کر دیا۔

مخلصانہ محنت کے نتائج

دیہاتی بنکوں نے محفوظ۔ ارزاں۔ سہل اور منظم قرضہ دلایا۔ ہر ایک ممبر اچھی طرح جانتا تھا کہ دوسرے ممبران کی بدچلنی کی صورت میں اسکی اپنی تمام جائداد کی خیر نہیں۔ اسلئے وہ دیگر ممبران کے کاروبار میں دلچسپی لیتا تھا۔ اور ان پر پوری پوری نگرانی رکھتا تھا۔ جب کبھی موقعہ ہوتا ہر ایک ممبر قدرتی طور پر دوسروں کی مدد کرتا جن کو کوئی ضرورت آن پڑتی یہ دیہاتی بنک اور انجمنیں اپنے اندر کمال کا تعلیمی اثر رکھتی تھیں۔ اور وہ بہت مؤثر اور اخلاقی اصلاح کنندہ ثابت ہوئیں۔

عادی شرابیوں اور دیرینہ قمار بازوں نے اپنی بری عادات کے بد نتائج کو محسوس کیا اور آہستہ آہستہ اپنے ساتھی ممبران کی مدد سے اپنی اصلاح کر لی۔ جو سست اور کاہل تھے وہ محنتی بن گئے۔ اور فضول خرچ زیادہ اقتصادی اصول کے پیرو اور عاقبت اندیش ہو گئے۔

جہاں جہاں امداد باہمی پھیل گئی۔ وہاں مقدمہ بازی خصوصاً دربارہ وصولی زر کافی سے زیادہ طور پر کم ہو گئی۔ دیہاتی پادریوں نے ان دیہاتی بنکوں کے فوائد کی شہادت دی۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ دیہات کی اخلاقی حالت کو سدھارنے میں ان کی خدمات اور کارگذاریوں کی نسبت ان بنکوں نے ایکسال میں بہت زیادہ کام کیا۔

ان بنکوں نے جیلخانہ جات میں قیدیوں کی تعداد کم ہونے میں بہت مدد دی۔ اور غربا کی اقتصادی۔ تمدنی اور اخلاقی حالت کو سدھار دیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے دیہاتی مزدوروں اور غریب کاشتکاروں کے امداد باہمی کے شخصی قرضہ کی بغیر محدود ممکنات کو صاف طور پر نمایاں کر دیا۔

ریفائزن کی کوششوں نے کامیابی کا تاج پہنا۔ امداد باہمی کی انجمنیں جو اس نے قائم کیں حقیقی طور پر خدا کی طرف سے سجھائی ہوئی ثابت ہوئیں۔ اور چند ہی سال میں غربا کی حالت ان کے اتفاق اور اپنی مدد آپ کرنے سے بہت سدھر گئی۔ جو مدد ہمدردانِ بنی نوع انسان اور مذہبی پیشواؤں نے اُسے دی۔ اس ہی وجہ سے وہ امداد باہمی کے مختلف طریقوں میں نشر و اشاعت کرنے کے قابل ہو گیا۔ اسکے نیک کارناموں نے حقیقی طور پر نہ صرف "باپ ریفائزن" کا نام اسکو دیا۔ بلکہ جن کو اس کے ساتھ سابقہ پڑا اور جن کیلئے اس نے ان تھک محنت کی۔ ان کی محبت بھی اسکو حاصل ہو گئی

شُلز

قصباتی امداد باہمی کا علمبردار

زندگی اور اخلاق

فرینک ہرمن شُلز (۱۸۰۸ سے ۱۸۸۳) ایک چھوٹے سے پرشین شہر ڈیلٹز کا رہنے والا ایک معمولی درجے کا کم حیثیت انسان تھا۔ دیوانی جج ہونے کی حالت میں اسے غربا کے ساتھ سابقہ پڑا۔ اور اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنی ہی کوتاہ اندیشی کے باعث اور ساتھ ہی خون چوسنے والے ساہوکاروں کے جور و ستم کی وجہ سے جو جسقدر خون کم ہوتا اتنا ہی زیادہ چوسنے کن کن تکالیف کو برداشت کر رہے تھے۔ ان کو اس تباہی کی حالت سے نکالنے کی خاطر اس نے اپنی فرصت کے اوقات میں ان کے درمیان کام کرنا شروع کیا اور امداد باہمی کی تبلیغ کی۔ جس سے نمایاں نتائج حاصل ہوئے اسکی امداد باہمی کی انجمنوں کے ممبران نے جلد ہی اپنی بہتری کے متعلق غور کرنا سیکھ لیا۔ وہ اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کے عادی بن گئے۔ اور انہوں نے کاروباری طریقے سیکھ لئے۔

اس وقت کی پرشین گورنمنٹ عوام الناس کی اس بہتری سے جو تحریک امداد باہمی کی وجہ سے ہو رہی تھی اندھی تھی۔ اس میں اتنی صلاحیت اور سمجھ نہ تھی کہ شُلز کی کوششوں اور ان کے اثرات کا اندازہ لگا سکے۔ اس نے شُلز کی ان کوششوں کو جن سے فقط عوام الناس کی بہتری مقصود تھی۔ اپنی ناسمجھی اور کوتاہ اندیشی کے باعث شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھا شُلز نے اس کو اپنی تحریک کی خوبیوں کا یقین دلایا اور باوجود اس مخالفت کے جس کا اسے سامنا کرنا پڑا وہ ثابت قدم رہا۔ جب اس پر ناجائز دباؤ ڈالا گیا اس نے ملازمت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنی باقی عمر اس تحریک کی

تبلیغ کیلئے وقف کردی۔

جن لوگوں کی خاطر اس نے تکالیف برداشت کیں اور محنت سے کام کیا۔ وہ اس کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے امداد باہمی سے فوائد حاصل کئے۔ اور اس پر کامل اعتماد ظاہر کیا۔ ان کی مدد سے بہت سے شہروں میں یہ تحریک پھیل گئی۔ اور اسکی وفات کے وقت چار ہزار سے کم ایسی انجمنیں نہ تھیں۔ جو اس کے اصولوں پر قائم کی گئی تھیں۔ شہری بنک جنہوں نے اس کے اصول اختیار کئے ابھی اس کے نام پر ہیں۔

شُلز ایک بیحد سرگرم۔ قابل اور پُرجوش آدمی تھا۔ اور اقتصادی تبلیغ کا اسے شروع ہی سے عشق تھا۔ وہ بڑا قابل تھا۔ بڑا فصیح تھا۔ اور بات کو چھبتے ہوئے انداز میں بیان کرنے اور اپنے نقطہ نگاہ کو اچھے طریق پر ثابت کرنے کا عادی تھا۔ اسے تحریک کی کامیابی پر پورا یقین تھا۔ اس کے کامل یقین۔ کوشش علم اور تجربہ کے باعث تحریک کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔

شُلز نے پہلے پہل کاروباری جماعتوں کیلئے پرووِیڈنٹ فنڈ (سرمایہ پس اندازی) کھول کر ایک چھوٹے سے پیمانہ پر کام شروع کیا۔ اس کے بعد اس نے کفش دوزوں اور دیگر پیشہ وروں کی طرف توجہ کی۔ چمڑا اور دیگر کچے مال کی قیمتیں جو خوردہ فروشی کی دکانوں پر بیچے جاتے تھے۔ بہت ہی زیادہ تھیں اور ان کی قسم بھی ناقص ہوتی تھی۔ کفش دوزوں کی مدد کی خاطر اس نے انجمن ہائے امداد باہمی خرید قائم کیں۔ جن کی مدد سے انجمنوں نے تھوک فروشوں سے سامان خریدنا شروع کیا۔ اور اسے ممبران میں معمولی قیمت پر بیچا۔ اور اس طرح دلال کے وجود کو نابود کر دیا۔ معمولی پیشہ وروں کے مال کو فروخت کی خاطر انہی اصولوں پر اس نے انجمن ہائے امداد باہمی فروخت قائم کیں اور

ان کو اس قابل کیا کہ جو منافعہ جات پہلے دلّال لے جاتے تھے انہیں وہ خود حاصل کریں۔

۱۸۵۰ء میں اس نے شہروں میں مزدوری پیشہ جماعتوں کو قرضہ دینے کی خاطر امداد باہمی کی ایک ایسوسی ایشن قائم کرنے کی جرأت کی جس میں صرف ممبران کو قرضہ جات دیئے جاتے تھے۔ لیکن یہ ادارہ امداد باہمی کی انجمن ہونے کی بجائے زیادہ تر ایک سرمایہ دار کی حیثیت رکھتا تھا۔ جو ممبران ایک سال قرضہ لیتے تھے۔ انہیں دوسرے سال قرضہ نہیں دیا جاتا تھا۔ لیکن حصص کی ادائیگی پر زور دیا جاتا تھا جسکی وجہ سے بچت لازمی تھی۔ اس طرح کفایت شعاری کے بغیر کسی قرضہ کی اجازت نہیں تھی شلز کی سکیم اصولاً قصباتی پیشہ وروں اور اوسط درجہ کی تجارتی جماعتوں کیلئے تھی اور آج تک اسی اصول پر قائم رہی۔ بنکوں نے غریب پیشہ ور کو اس قابل کیا کہ جو سرمایہ اس کے کاروبار کیلئے ضروری ہے۔ وہ لے لیوے۔ ساتھ ہی ان کو اپنے آپ پر بھروسہ کرنا اور کفایت شعاری سکھادی شلز کی تمام انجمنیں پختہ کاروباری اصولوں پر چلائی جاتی تھیں۔ وہ بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ اور وہ اپنی مثال آپ ہی تھیں اور وہ کامل نمونہ کا حکم رکھتی تھیں۔ انجمنوں کے منافعہ جات کا ایک حصہ عام طور پر تعلیم یا دیگر اغراض کیلئے جن سے غربا کو فائدہ ہو دیا جاتا تھا۔ یہ تحریک اسکی قوم کی ترقی و دولت اور دینا کیلئے ایک بار آور ذریعہ ثابت ہوئی۔

انجمنیں اور بنک جو شرح سود وصول کرتے تھے وہ بازاری نرخوں سے کم ہوتی تھی۔ جوں جوں انجمنوں اور بنکوں کا معیار ترقی پکڑتا گیا۔ شرح سود بھی کم ہوتی گئی۔

مقاصد اور اصول۔ اس کے نزدیک اقتصادی حالت کے درست

ہونے کے بغیر اخلاقی حالت کا اچھا ہونا ناممکن تھا۔ اسلئے اس نے سارا زور عامتہ الناس کی اقتصادی اصلاح پر صرف کیا۔ اس نے عامتہ الناس کے خانگی معاملات میں مداخلت کرنے سے پرہیز کیا۔ اور ان کی اخلاقی تربیت پر زور نہ دیا بلکہ جنہوں نے دوسروں کی اخلاقی حالت کو سدھارنے کی تکالیف برداشت کیں ان کا تمسخر اُڑایا۔ ہٹلر کے بعض بنکوں میں بالکل تجارتی اصولوں پر منافع جوئی کی خواہش پیدا ہو گئی جسکی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ اسکی سکیم میں سے اخلاقی اور برادرانہ اصولوں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اس کے خیال میں اقتصادی ترقی اصل چیز تھی جو اپنی مدد آپ کرنے اور کفایت شعاری پر مبنی تھی۔ اس نے اقتصادی اصلاحات کے بعد اخلاقی اور تمدنی ترقیوں کو خود بخود پیدا ہونے کیلئے چھوڑ دیا۔

لیوگی لوزیٹی - اطالوی بنک ہائے عوام کا بانی

سوانح حیات اور کارہائے نمایاں

لوزیٹی ۱۸۴۱ء میں وینس میں پیدا ہوا۔ وہ یہودی النسل اور بہت سی اعلیٰ قابلیتوں اور صفات کا انسان تھا۔ اس نے سادہ اور ہر دلعزیز بنکوں کی بنیاد ڈالی۔ جو چند ہی سال میں اپنی بنیادوں پر پختہ ہو گئے۔ اس نے پہلے سے اقتصادیات سیاسی کا پروفیسر اور بعد میں وزیر اعظم ہونے کی حالت میں عوام کی اخلاقی نقطہ نگاہ سے گری ہوئی حالت کا جو خود ان ہی کی جہالت - بے پرواہی اور کوتاہ اندیشی اور ساتھ ہی ساہوکاروں کے تباہ کن نظام قرضہ دہی کی وجہ سے تھی۔ بہت اچھی طرح مطالعہ کیا اور ان کی حالت کو سدھارنے کا تہیہ کیا۔ یہودی النسل ہونے کے اعتبار سے مالیات کا فہم اس کی گھٹی میں داخل تھا اس لئے اس نے شلز کی سکیم میں چند اعلیٰ اصول بہت جلد تاڑ لئے۔ اور ان کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ اپنے بنکوں میں رواج دیا۔ شلز کی طرح اس نے اوسط درجہ کی جماعتوں میں کام کیا۔ اور قصباتی بنک جاری کئے۔ اس کے بعض بنکوں نے محدود اور بعض نے غیر محدود ذمہ داری اختیار کی ان بنکوں میں شلز کے بنکوں کی طرح صرف حصص کی قیمت ہی زیادہ نہ تھی۔ بلکہ وہ چھوٹی چھوٹی میعادوں پر پھیلے ہوئے تھے۔

ریفائزن بنکوں کی طرح تمام انتظامی کاروبار اعزازی کارکن سرانجام دیتے تھے۔ اور جو قرضہ جات دیئے جاتے تھے وہ زیادہ تر شخصی ضمانتوں پر دیئے جاتے تھے۔ اس کا مقصد اپنے مقلدوں کی اخلاقی - تمدنی اور ساتھ ہی اقتصادی ترقی تھی۔

وہ ملک اطالیہ کے مالیات کو مضبوط بنا کر منظم کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور مالی معاملات میں ایک ذمہ دار شخصیت سمجھا جانے لگا۔

اخلاق

وہ تمدنی اصلاحات کا مداح تھا۔ اور فریفتہ کرنے والی صورت اور مدلل فصاحت کا مالک تھا۔ وہ اعلیٰ قسم کی دماغی قابلیتیں رکھتا تھا۔ اور راستبازی کا ایک بے نظیر نمونہ تھا۔ امیر و غریب بڑے اور چھوٹے اسکو چاہتے تھے۔ ملک کی خاطر قربانی اور ایثار کا مادہ اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی ایثار کی بنا پر اسے بے حد ہر دلعزیزی حاصل تھی ۰

علمبرداران امدادِ باہمی کے اوصافِ خصوصی اور ان کے مجوزہ اصولوں کا مقابلہ

	شلز	ریفائزن	لوزیٹی
قومیت	جرمنی کے صوبہ پرشیا کا بسنے والا تھا تاریخ پیدائش ۱۸۰۸ء تاریخ انتقال ۱۸۸۳ء	ملک جرمنی کا رہنے والا تھا تاریخ پیدائش ۱۸۱۸ء تاریخ انتقال ۱۸۸۳ء	یہودی النسل اطالوی تھا۔ تاریخ پیدائش ۱۸۴۱ء تاریخ انتقال ۱۹۲۷ء
عہدہ	دیوانی جج	برگوماسٹر (ایک میونسپل شہر کا حاکم اور میر مجلس تھا)	ملک اطالیہ کا وزیر اعظم
قسم انجمن	قصباتی جو زیادہ تر پیشہ وروں معمولی تاجروں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کیلئے تھیں۔	دیہاتی انجمنیں جو مزدوروں اور کسانوں کی غریب جماعتوں کیلئے تھیں۔	قصباتی انجمنیں جو متوسط الحال لوگوں کیلئے تھیں
حصص	مالیت زیادہ اور لمبی میعادوں کیلئے تجویز کئے گئے بچت لازمی اور کفایت شعاری اور قریبی رابطہ کے بغیر قرضہ ممنوع ہے	پہلے پہل حصص نہیں تھے بعد ازاں انکی برائے نام قیمت مقرر کی گئی۔ قرضہ کیلئے بہت حد تک باہمی رابطہ و اتحاد ضروری قرار دیا گیا۔	قیمت حصص معمولی جو چھوٹی چھوٹی میعادوں پر منقسم ہے قرضہ کے واسطے باہمی رابطۂ اتحاد اور کفایت شعاری لازمی ہے۔
ذمہ داری	غیر محدود۔ محدود ذمہ داری پر بھروسہ نہ تھا۔	غیر محدود	محدود اور غیر محدود

	شلز	ریفائزن	لوز یتی
انتظام	انجمن کاروباری اصولوں پر قائم کیا گیا کام کرنے والوں کو اس اصول کے تابع تنخواہ دی جاتی ہے کہ مزدور کو مزدوری کا حق ملنا چاہئے۔ انتظام و انتظامیہ کمیٹی کرتی ہے۔ جس کی نگران ایک اور کمیٹی ہوتی ہے۔	کاروباری طریقوں پر جس میں برادرانہ حسیات کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ خدمات بلا معاوضہ۔ صرف ایک ہی کمیٹی انجمن کا کام چلاتی ہے	کاروباری اصولوں پر ہے مگر برادرانہ حسیات پر مبنی، کارندوں کی خدمات بلا معاوضہ ہیں۔ انتظامیہ کمیٹی اور نگران حال کمیٹی معہ نوکر کاروبار چلاتی ہیں
ضمانت قرضہ جات	شخصی۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ	زیادہ تر شخصی ضمانت	شخصی۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ
میعاد قرضہ جات	قرضہ زیادہ تر چھوٹی میعاد کیلئے تقریباً تین ماہ کیلئے دیئے جاتے ہیں اور حسب ضرورت ان کی تجدید بھی کی جا سکتی ہے	زیادہ تر ایک سال تک عرصہ کیلئے جب فصلیں پک جاویں اور فروخت ہو جاویں۔ بعض اوقات زیادہ عرصہ کیلئے بھی مثلاً پرانے قرضہ جات کی بے باقی اور ترقی حیثیت اراضی کے لئے۔	چھوٹی میعادوں کیلئے کاروبار کی نوعیت کے لحاظ سے دیئے جاتے ہیں۔

	شُلز	ریفائزن	لوزیٹی
ڈیویڈنڈ	ڈیویڈنڈ دیئے جاتے ہیں جن سے وہ ناواقف نہیں ہوسکتے تاجرانہ عمل زیادہ اور بیوپارانہ عمل کم ہے	بالکل کوئی ڈیویڈنڈ نہیں دیئے جاتے منافع جات دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی اغراض عامہ کے لئے	اگرچہ ڈیویڈنڈ حاصل کرنے کے خیال کو دبایا جاتا ہے تاہم مناسب رقم بطور ڈیویڈنڈ دی جاتی ہے
اغراض	صرف اقتصادی۔ اخلاقی کوئی نہیں۔	اقتصادی۔ تمدنی اور اخلاقی	اقتصادی۔ تمدنی اور اخلاقی
	متذکرہ طریق کار ٹھیٹھ امداد باہمی کے واقعی اور حقیقی اصولوں پر مبنی نہیں ہے۔	متذکرہ طریق کار حقیقی امداد باہمی کے اصولوں کے مطابق ہے۔	متذکرہ طریق کار حقیقی امداد باہمی کے اصولوں کے مطابق ہے

ضمیمہ دوم

امداد باہمی ہندوستان اور برما میں

ہندوستانیوں کے نزدیک مالی معاملات کے متعلق مِل جُل کر کام کرنے کا خیال بالکل نیا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس نے "چٹ فنڈ" اور "ندہیز" کی صورت میں عملی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ اول الذکر ایک بہت پرانا دستور ہے۔ جس کے مطابق چند آدمی مل جاتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی رقوم جمع کرتے ہیں۔ اور پھر یہ جمع شدہ رقم قرعہ اندازی سے کسی ایک ممبر کو دیدی جاتی ہے حتّٰی کہ ہر ایک ممبر کو باری باری رقم مل جاتی ہے "ندہی" کا دستور تقریباً انہی دنوں میں شروع کیا گیا تھا۔ جب ریفائزن اور دیگر لوگ یورپ میں عوام الناس کیلئے قرضہ کے متعلق تجاویز سوچ رہے تھے۔ یہ تحریک افسران میں شروع کیگئی تھی۔ تاکہ اُن میں سے سود خواروں کے پنجوں میں گرفتار ہیں۔ انہیں ان سے رہائی دلائی جائے۔

اگرچہ مالی امداد کی خاطر مل جل کر کام کرنے کے یہ طریقے ناقص اور خام حالت سے آگے نہ بڑھ سکے تاہم وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انتظام قرضہ کی خاطر کسی ایک طریقہ امداد باہمی کی ضرورت کو محسوس کر لیا گیا تھا۔

عوام الناس اور خصوصاً کاشتکاران کی ناجائز مقروضیت کو نیست و نابود کرنے کیلئے سر ولیم ویڈربرن نے بمبئی میں سر فریڈرک نکلسن نے مدراس میں اور مسٹر ڈوپرنکس نے صوبہ جات متحدہ میں کئی انجمنیں قائم کیں۔ مگر کسی سے بھی نمایاں نتائج بر آمد نہ ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں ایکٹ امداد باہمی پاس ہو گیا۔ اور گورنمنٹ کے معتبر۔ رحمدل اور چیدہ چیدہ افسران

مبلغوں کی حیثیت میں باہر بھیجے گئے۔ تاکہ وہ امداد باہمی کے اصولوں کی تبلیغ کریں
انہیں بڑی حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہوئی۔ اور سات سال کے عرصہ کے اندر ہندوستان
اور برہما میں تین ہزار سے زائد انجمنیں قائم ہوگئیں۔ جو تقریباً اس تعداد کا نصف
تھیں۔ جو بیس سال کے عرصہ میں ملک جرمنی میں قائم کی گئی تھیں۔ جہاں اُنکی
اوّلاً داغ بیل ڈالی گئی۔

اس تحریک نے گورنمنٹ کی زیر نگرانی اور زیر اثر بہت تیز ترقی کی۔ یہاں
تک کہ ۱۹۱۲ء میں پرانا ایکٹ ناکافی معلوم ہوا۔ اور اسکی ترمیم کی ضرورت پڑ گئی
پرانے ایکٹ کے مطابق امداد باہمی کی انجمنیں مثلاً سنٹرل بنک یونین
اور انجمن ہائے خرید نہیں بن سکتے تھے۔ ضروری رعایات میسر نہ تھیں۔ لہٰذا
ان نقائص کو دور کرنے کی خاطر نیا ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی ۱۹۱۲ء بنایا گیا
برہما میں تحریک امداد باہمی ۱۹۰۵ء میں شروع ہوئی۔ اس نے مضبوط جڑ پکڑ
لی ہے۔ اور قابل اور سرگرم سرکردگان کی ماتحتی میں جو خوش قسمتی سے انہیں
مل گئے ہیں۔ اس کے ممبران نے بہت سے اقتصادی۔ تمدنی۔ اور اخلاقی
فوائد حاصل کئے ہیں۔ برہما میں اب (جون ۱۹۱۸ء) میں دو ہزار پانچ سو سے
زیادہ انجمنیں ہیں۔ اور ان اضلاع اور شہروں میں اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی
ہے۔ جہاں لائق اور ہمدرد بنی نوع انسان سرکردگان جن میں ریفائنر کا
سا جذبہ موجود ہے۔ میدان عمل میں گامزن ہیں اور اپنے ہم وطنوں کی خاطر انہوں نے
صبر۔ فہم و فراست قابلیت اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

سلہ۔ گزشتہ سال کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ملک برہما میں
انجمنوں کی تعداد ۳۸۲۳ و ۵ ہے+

امداد باہمی اور حکومت

ہر ایک ملک میں کاشتکار عام طور پر مقروضیت کی حالت میں ہیں۔ اور اگرچہ مقروضیت اور ذلت لازم ملزوم نہیں تاہم اکثر ایسے ہیں جو بعد میں ساہوکاروں کی تباہ کن سود خواری اور اپنی عاقبت نا اندیشی۔ فضول خرچی۔ بے پرواہی۔ موسمی آفات اور چند قومی رسم و رواج مثلاً شادی غمی کی مسرفانہ رسومات کی وجہ سے مایوس کن اور تباہ کن مقروضیت میں پھنس گئے ہیں۔

دیہاتی لوگوں کی غیر ضروری مقروضیت سے اُن کو بچانا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کیونکہ اس مقروضیت نے انہیں بہت خانگی بار رکھا ہے اسے نابود کر دینے سے صرف یہ مراد نہیں۔ کہ ساہوکار کی جگہ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کو ممکن کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی مایوس کن مقروضیت کا واحد سبب ساہوکار قرضہ ہی نہیں امداد باہمی کا یہ بھی منشا ہے۔ کہ تنہا اور الگ رہنے والوں کو اکٹھے اور مل جل کر کام کرنے کا راز بتایا جائے۔ جو کاروباری طریقوں سے ناواقف ہیں۔ انہیں ان کے فوائد سے آگاہ کیا جائے۔ بے پرواہ اور فضول خرچ اشخاص کو کفایت شعاری اور پیش بینی کی تلقین کی جائے۔ سست اور شرابی کو محنت اور پرہیزگاری کے فوائد بتائے جائیں۔ قومی اور شخصی اوضاع و اطوار اور خصوصیات کو ابھارا جائے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ سنجیدہ محنتی۔ تجربہ کار۔ اور آسودہ حال لوگوں کو سکھلایا جاوے کہ وہ بھی باہمی امداد اور ترقی کی خاطر غربا کے ساتھ مل جاویں۔

ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے اہل الرائے بھی ہوں۔ جن کا یہ خیال ہو کہ دیہاتی

کاشتکار کی مکمل طور پر مالی امداد کرنیکا ذمہ دار گورنمنٹ کو ہی ہونا چاہئے لیکن جب امداد باہمی کی تاریخ اور اس کی کامیابی کے اسباب کا احتیاط سے مطالعہ کیا جاوے تو یہ نظریہ بالکل نامعقول اور ناواجب ثابت ہوتا ہے ۔

سچی تعلیم خواہ وہ دماغی۔ اخلاقی یا تمدنی ہو اپنی ہی کوششوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہی اصول دیہاتی عوام الناس کو امداد باہمی قرضہ کی تعلیم دینے میں مفید ثابت ہوگا۔ جس میں کفایت شعاری۔ پیش بینی۔ دوراندیشی وغیرہ کی عادات کا ذہن نشین کرنا شامل ہے۔

امداد باہمی کے علم برداران ریفائزن اور شلز کا اصلی خیال آزادانہ طور پر اپنی مدد آپ کرنا تھا۔ انہوں نے گورنمنٹ کی عنایتوں کو قبول نہ کیا بلکہ شلز کی تو حکومت نے مخالفت کی لیکن اس کی ان تھک کوششیں۔ لگاتار سرگرمی اور تحریک امداد باہمی پر اعتقاد نے اسکو تمام رکاوٹوں پر قابو پانے میں مدد دی۔ اور انہی کی وجہ سے اسے بے مثل کامیابی حاصل ہوئی۔ بہتر ہوتا۔ اگر ہندوستان بھی ریفائزن اور شلز جیسے آدمی پیدا کر سکتا۔ جو اس تحریک کو شروع کرتے۔ چونکہ امیر اور فارغ البال لوگ جو اس مضمون کا مطالعہ کرنے اور اپنے ساتھیوں کی بہتری کیلئے کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس وقت میدان میں نہ آئے۔ پس گورنمنٹ کے واسطے سوائے اس کے اور کوئی طریقہ نہ تھا۔ کہ وہ اپنے چند نہایت قابل اور رحمدل افسران کو تنظیم قرضہ کی تعلیم اور مغربی اصولوں کا مطالعہ کرنے کیلئے یورپ بھیجتی تاکہ وہ کامل تحقیق کریں۔ اور یہاں کے حالات کے موافق ترمیمات تجویز کریں اور تحریک کی بنیاد رکھیں۔ جب انجمنیں معرض وجود میں آجاویں۔ تو پھر ممبران کو سیکھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے اندرونی حالات کا خود خیال رکھیں اور اس طرح اپنے احساس ذمہ داری جو امداد باہمی کی روح رواں ہے

ترقی دینا سیکھیں۔ تاہم گورنمنٹ ان کو بالکل تنہا نہیں چھوڑ دیتی۔ انجمنیں اور
بنک بنا کر پھر انہیں اپنے آپ پر چھوڑ دینا واقعی ان کی تباہی کا یقینی راستہ ہے
جب ممبران قابل اور لائق ہوں۔ تو ان حالات میں نگرانی کی ضرورت نہیں۔
گورنمنٹ نے اسی لئے اپنے افسران مثلاً رجسٹرار۔ جائنٹ رجسٹرار اور
اسسٹنٹ رجسٹرار صاحبان ان انجمنوں کی نگرانی اور ان کو صلاح و مشورہ
دینے کیلئے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور ممبران کو اجازت ہے کہ وہ اپنی نجات کے ذرائع
آپ تجویز کریں۔ ایک کامیاب افسر اپنے معائنہ کے دوران میں حامیانِ امداد
باہمی کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتا بلکہ باوجود تمام مخالفانہ نکتہ چینیوں
کے جن کا اسے گاہے گاہے مجبوراً مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وہ کبھی بھی ان کو
اپنی انجمن کی ترقی کیلئے سرگرمی اور جوش کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ ہم بعض اوقات
انجمنیں تباہ کن نکتہ چینی کے باوجود معقول ترقی کر لیتی ہیں۔ معائنہ کے وقت
نامناسب کلمات منہ سے نکالنا اچھا نہیں ہوتا خصوصاً جب کہ عوام الناس
کے قابل اعتبار پیشوا مربی اور دوست ایسا کریں۔ افسر معائنہ کنندہ جس کی
ضرورت لازمی ہے۔ ایک ایسی شخصیت ہوتی ہے۔ جو سرکردہ حامیانِ امداد
باہمی میں بفائزن کی سی روح پھونک سکتا ہے۔ اعلیٰ انتظام اور درست
حساب کتاب رکھنے کے واسطے ایکٹ انجمن ہائے امداد باہمی کے رو سے
یہ ضروری ہے۔ کہ کم از کم سال میں ایک دفعہ کسی ماہر اور ذمہ دار شخص سے
انجمنوں کی پڑتال کرائی جاوے۔

علاوہ ازیں گورنمنٹ اس تحریک کی مندرجہ ذیل طریق سے اعانت کرتی ہے۔

(۱) مشکلات دور کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً ان اراضیات کو جن پر کسی کی حیثیت
مالکیت ثابت نہیں ہوتی۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے نام منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(۲)۔ انجمنوں کو محصول اسٹامپ ۔ فیس رجسٹری اور منافعہ جات پر انکم ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

(۳) جن انجمنوں کا سرمایہ فصل کو ترقی دینے یا خرید مویشی پر لگایا گیا ہو۔ ان کا مقروض ممبروں کے اثاثہ جات پر حقِ مرجح منظور کیا جاتا ہے۔

(۴) سرمایۂ حصص اور منافعہ جات کو دیوانی قرقی سے محفوظ قرار دیا جاتا ہے

(۵) انجمنوں اور ان کے ممبران کے درمیان تنازعات کے متعلق ثالثان کے فیصلہ جات کو عدالت دیوانی کی ڈگری کے برابر قرار تصور کیا جاتا ہے۔

(۶) متوفی ممبر کے حقوق یعنی حصص امانت وغیرہ کی وراثت کو آسان طریق سے سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔

(۷) انجمنوں کے کیش بکسوں کو سرکاری خزانوں میں بطور امانت رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(۸) انجمن کے روپیہ کو ایک خزانہ سے دوسرے خزانہ میں بذریعہ رسید تبادلہ (آر۔ٹی۔آر) بغیر کسی محصول وغیرہ کے منتقل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

پنجاب میں ایک بہت بڑی رعایت منی آرڈر کمیشن میں ۵۰ فی صدی کی واپسی کی منظوری ہے۔ جو غالباً کہیں اور میں نہیں ⁂

ضمیمہ سوم

درخواست برائے رجسٹری انجمن امداد قرضہ بخدمت جناب رجسٹرار صاحب بہادر انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب

۱	نام مجوزہ انجمن	
۲	نوعیت انجمن اور ذمہ داری	
۳	انجمن کا پتہ	
۴	حدود انجمن	
۵	گھروں کی تعداد حدود انجمن کے اندر	
۶	اقوام جو بکثرت آباد ہیں	
۷	تعداد ممبران بوقت دینے درخواست کے	
۸	تخمیناً کسقدر رکھلا قرضہ ممبران کے ذمہ ہے	
۹	رقبہ اراضی جو ممبران نے رہن کیا ہو شرح زر رہن	
۱۰	سرمایہ معہ تفصیل حصص و امانت ہائے و چندہ وغیرہ	
۱۱	سالانہ حصص	
۱۲	شرح سود جو قرضہ جات پر لی جاوے	
۱۳	منتظم کمیٹی	

ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ ہماری یہ انجمن امداد قرضہ زیر دفعہ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۱۲ء رجسٹری کی جاوے اور ہماری انجمن کے بائی لاز مطابق کاپی مشمولہ درخواست ہذا ہونگے ٭

فہرست ممبران درخواست دہندگان

دستخط یا نشان انگوٹھا ممبر	نام ممبر مع ولدیت۔ عمر سکونت اور قائمقام	نمبر شمار

مطبوعہ کوآپریٹو سٹیم پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور
باہتمام ملک فیروز الدین صاحب منیجر

۲۳۲۱۹۵۲ ب ۳۲۲ب

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

LIBRARY

URDU STACKS

LIBRARY

MAULANA

URDU STACKS
۳۳۴ ۹۵۴۲ ب ۲۲ اب
۱۲۰۳
ادارۂ علمی ادبی مجلہ
13.DEC.1994
No.